مناظرہ

۱۳۰۲ھ

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھوں پہلے مین حمد پروردگار — کہ ہی حکم مین جسکے لیل ونہار
ہین تابع اوسی کے بشر اور ملک — اشارے سے پھرتے ہین اوسکے فلک
وہی ایک عالم مین ہی لایزال — اوسیکے لیے ہی جمال وجلال
مقرر وہ ہر عیب سے پاک ہی — بیان کیا کرون قاصر ادراک ہی
حبیب اوسکے ہین سرور انبیا — زمانے مین مشہور ہین مصطفا
حقیقت مین وہ حق کے محبوب ہین — کہ ہر اک نبی سے بہت خوب ہین
خدا سے یہی ہی مری التجا — کہ ہو ساتھ احمد کے محشر مرا

امام الوریٰ یا شفیع الامم ❊ سہارا شفاعت کا رکھتے ہیں ہم
ہماری دمِ حشر لینا خبر ❊ کہ ہیں نہیں کچھ بھی زادِ سفر
اسی وجہ سے نعت کی ہے رقم ❊ کہ اسباب ہوں [illegible]
پڑھا اس سے کچھ علم بھی بیشتر ❊ کہ تا ہو شفیع [illegible]
بہت عالموں سے جو صحبت رہی ❊ شریعت کے تابع طبیعت رہی
کتب جو تھے درسی پڑھے وہ تمام ❊ یہی شغل اپنا رہا صبح و شام
سو نظم مائل طبیعت ہوئی ❊ لکھوں وصف احمد یہ نیت ہوئی
لیا پاس میں حضرت ہوش کے ❊ کہ ہوں خوشہ چین خرمن فیض سے
ملا پھر تو مجھکو معانی کا گنج ❊ بدولت ہوا اونکے میں نکتہ سنج
گنہگار مجھسا نہ تھا دوسرا ❊ تخلص اسی وجہ آثم رکھا
جو کچھ تیرہ سو چار تک تھا کہا ❊ کیا جمع محنت سے سب ایکجا
و اس سن میں دیوان پایا تمام ❊ تو منظور حق رکھدیا اسکا نام ۱۳۰۴
شفیع ہو محشر میں اسکا صلا ❊ کرینگے جناب محمد عطا

وہی ہیں حبیب خدا لا کلام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

تاریخ از جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی

زیبا نعت جناب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ۱۳

قصائد

لکھوں میں نعت احمد میں جو مطلع اپنے دیوان کا / تو ہو کیونکر نہ خامے کی زبان پر شکر یزدان کا

ازل سے ہو نہیں عاشق جلوہ محبوب یزدان کا / مری آنکھوں کے آگے پھر رہا ہی نور عرفان کا

مجھے سودا ہی یارب شاہ کے گیسوی پیچان کا / غبار آنکھوں میں پڑ جائے مدینے کے بیابان کا

فراق مصطفے میں کیا بیان ہو سوز پنہان کا / کہ خورشید قیامت بنگیا ہی داغ ہجران کا

کہاں پایا گہر نے مرتبہ حضرت کے دندان کا / ہوا ہمرنگ لب کے رنگ کب یاقوت رمان کا

یقین ہی یہ کہ لیجائے مقدر جلد طیبہ کو / نظر آیا ہی رویا میں مجھے گلزار رضوان کا

دکھا دو تم خدا را مجکو اپنے حسن کا جلوہ / کہ اک مدت سے ہوں مشتاق دید روتابان کا

اگر آجائے آگے چہرۂ پرنور حضرت کے / تو ہو انداز آئینے میں پیدا چشم حیران کا

خیال مصحف روئے نبی ہر وقت رہتا ہی / نکیوں موزوں کروں میں ان دنوں مضمون قرآن کا

پڑے ہیں داغ یاد قامت دیں گستر سے / مرے تن پر گمان ہی آجکل سرو چراغان کا

تصدق روضۂ انور پہ چکر پھرتے ہوجائے / نظر آتا ہی گردش سے یہ مقصد چرخ گردان کا

سماں رنگینی لب کا حضرت ہو سکے کیونکر / جگر ہو خون جسکے سامنے لعل بدخشان کا

[illegible]

عنایت عام ہی ہو رحمۃ للعالمین شاہا
ہر اک مرہون منت ہی تمہارے لطف و احسان کا

کہاں شبلی میں طاقت کہ ان اوصاف کا ہمسر
مقابل رخ کے ہوئے کہاں مہر درخشان کا

ذرا بھی ہو نگہ ... جو کوئی بوسے گیسو حضرت
رہے نظروں [illegible] سنبلستان کا

سراہا ... ہو صورت شاہ کی پیش نظر ہر دم
[illegible]

اسی سے آرزو کا ہین گریبان گیر رہتا ہوں
کہ مجھ پر سایہ پڑ جائے کبھی تو شہ کے داماں کا

نہ ہو حوروں کا جوبن شبلی ہو سکی خوش طالع ایسی
نہ ہو باغ ارم ہمسر مدینے کے گلستان کا

شفاعت امت عاصی کی چاہی حق تعالیٰ سے
رہیگا حشر تک گردن پہ جسکے بار احسان کا

پیمبر کوئی احمد سے وہ پہلے تھا نہ ...
یہی ہی سیم میں باریک ... رشتہ دندان کا

تصور میں دُر دندان حضرت کے جو میں رویا
گہر سے بڑھ گیا ہر اشک میری چشم گریان کا

تصور روی انور کا رہا کرتا ہے آنکھوں میں
ٹپکتا ہی جو چہرے سے ہر دم نور ایمان کا

یہی ہو موجب خلقت یہی محبوب خالق ہی
اسی باعث وہ عالم میں ... انسان کا

مدینے کے چمن کا مرغ جان بلبل جو بنجائے
ہرا ہو جائے شبلی آرزو ... برگ و سامان کا

بہار افزا ہو اپنا داغ دل عشق محمد کے
ہوا ہے ... میں ... باغ رضوان کا

تمنا ہے کہ ... سے منور ہوں آنکھیں
اگر ہو جائے شامل اسکے ... فضل سبحان کا

نصب ہو خانۂ دل پر علم اللہ کی مد کا
نہ ہوگا دخل اسمیں حشر تک شیطان مرتد کا

کروں میں شکر کیا اللہ کے انعام بیحد کا
عطا اوسنے کیا ہے مشغلہ نعت محمد کا

سر گیسو میں جب ہر دم چھون میں نام احمد کا
عجب کیا پھر جو طائر بول اوٹھے روح مقید کا

سیہ کاری ہے پیوستہ ہی گیسوے محمد کا
نہیں کچھ خوف گو وہ نامۂ اعمال ہو مسود کا

یہاں ہوں نقش بر دل میں ہے نقشہ جا احمد کا
ہے عالم واس دل میں مسکے حرف مشدد کا

نظر آدم کے سر پر تاج آیا گو ہمیں مد کا
مگر پایا دو عالم میں فزوں رتبہ محمد کا

چمکتا تھا ستارہ آپ کے نور مجرد کا
نشان جب کچھ زمین کا تھا نہ اس لوح زبرجد کا

فرشتے پڑھتے تھے صل علیٰ حوریں یہ کہتی تھیں
شب معراج ہے غل ہے نبی کی آمد آمد کا

خدا دکھلائے وہ دن بھی شرف میں پاؤں تیسے
کروں ہر روز ان آنکھوں سے میں نظارہ گنبد کا

خدا نے نعمتیں بخشی ہیں کیا کیا فیض سے حضرت
ہر اک کے ہاتھ میں دامن ہے اپنے مقصد کا

میں دوں تشبیہ کس سے سرو قامت کو تمہارا ہا
بھلا ہم مثل طوبیٰ ہو گا کب تجھسے سہی قد کا

شریعت کی کرو تم پیروی بخشش اگر چاہو
خدا کا عین خوش ہونا ہے خوش ہونا محمد کا

الٰہی ہو دعا میری قضا آئے مدینے میں
مرا ہر عضو طعمہ ہو وہاں کے دام کا دد کا

وہ سرسبزی ہو حاصل سبزہ گلزار طیبہ کو
کہ آئے سامنے تو رنگ پھیکا ہو زمرد کا

خدا کا شکر امت میں کیا محبوب کے پیدا
وسیلہ ہاتھ آیا ہمکو قسمت سے محمد کا

جو آنکھیں ہوں تو دیکھیں نام ظلمت کا نہیں باقی
مثالِ مہر روشن ہو جہاں میں نور احمد کا

دو نیم اعدائے دیں کے دل نہوں کیونکر نعت سن سنکر
مری تیغ زباں میں کاٹ ہی تیغ محمد کا

مثالِ سینہ پر داغ ہو دینار ہے یارب
اوٹھانا لطف [illegible] میں [illegible] عشق محمد کا

یہ خواہش ہے رہوں میں روضۂ پر نور کو تکتا
مری آنکھوں کی پتلی [illegible]

وہی اچھے ہیں جنکی عمر کٹتی ہے مدینے میں
کیا کرتے ہیں روز و شب نظارہ شہ کے مرقد کا

اگرچہ میں نہیں شاعر مگر مداح سرور ہوں
لیا ہے کھول فیض شہ سے میں نے قفل ابجد کا

کسی صورت سے پہنچ جاؤں الٰہی میں مدینے میں
طواف اکدن تو ہو جائے شہنشہ کے مرقد کا

مدینے کی زمیں کو ہو شرف کیونکر نہ گردوں پر
کہ اوسکے سینے پہ تعویذ ہی قبر محمد کا

محمد پر فدا ہوں میں بچانا مجکو شیطاں سے
الٰہی منہ دکھانا تو نہ ہرگز ایسے مرتد کا

عنایاتِ الٰہی پر ہمیشہ تھا گذارا اونکا
توکل پھر نہ کیونکر شہ نکیا اونکے مسند کا

خدا کے فضل سے ہر علم میں اونکو مہارت تھی
پڑھا تھا گو نہ ظاہر میں کسی نے بھی حرف ابجد کا

مرا نقشِ تمنا بیٹھے کس صورت نہ کرسی پر
مدینے جا کے جب کھینچوں میں نقشہ شہ کے مرقد کا

حلاوت ایسی پاتا ہیں کہ خود لب میرے ملتے ہیں
ادا جب نام کرتا ہوں زباں سے میں محمد کا

یہ کہہ دو نغمہ سنجوں سے کہ سب تصویر بن جائیں
ہی شہرہ دہر میں اب میرے اشعار محمد کا

فقیرانِ مدینہ بادشاہوں سے بھی ہیں بڑھکر
حقیقت میں اونھیں کو لطف ہی عیشِ مخلد کا

ہو جب باغ جہان مین سرو شرمندہ تجمل کو
ہو جیسے نظم کیونکر وصف اوس سرو زری قد کا

کرو ذکر خدا یاد محمد مومنو ہر دم
کہ طائر نائل پرواز ہی روح مجرد کا

اثر دکھلائیگا عشق نبی جو بعد مرنے کے
اوٹھون کا حشر کو پڑھتا ہوا کلمہ محمد کا

محمد کا اگر نقش قدم ہوتا نہ دنیا مین
نشان پاتا نہ ہرگز کوئی کبھی لوح زبرجد کا

فرشتے تک تو آکر چومتے ہین آستانے کو
ملا ہی سنگ در کو شرف کے تنہا سنگ اسود کا

حبیب حق تعالی کون ہی اس مرتبانی نیز
جو ڈھونڈو بھی تو نکلے کب کوئی ہمسر محمد کا

مین سچ کہتا ہون حضرت کا نہین ہی مثل عالم میز
نہین ہی دخل اسمین مومنو کچھ بھی خوشامد کا

مین جب پڑھتا ہون قرآن تکتا ہون رب واحد
کسی صورت نظر آجائے مجکو جلوہ احمد کا

حبیب کبریا دیکھون جو عالم رویا مین حضور کو
خیال ای مومنو رہتا ہی آنکھون مین محمد کا

خصوصا ... ہوا ایسا کا رتبہ ہو زمانے مین
وہی مقبول حق ہی جو ہوا خادم محمد کا

نکیون ہاتھ آئے اوسکو سلسلہ بخشش کا بیشتر
جو سودائی ہوا اس عالم مین گیسوے محمد کا

ہین جان اور دل سے ہون قربان حضرت کیا تعجب ہی
جو وقت نزع جاری ہو زبان پر نام احمد کا

جو اونکی چشم رحمت کا ادھر بھی کچھ اشارہ ہو
کھل جائیگا ابھی اک دم مین آثم قفل مقصد کا

... الٰہی تیری رحمت کا
کرو دامن حشر مین ہاتھ آئے احمد کی شفاعت کا

دکھا دے مجکو رویا مین الٰہی چہرہ حضرت کا
کرتا ہی اثر کچھ بھی نہو مہر قیامت کا

نتیجہ دید نور حق ہی حضرت کی محبت کا
ہر اک کی آنکھ پر پردہ پڑا ہی ہمین غفلت کا

ہی کب تاج شہی درکار طالب ہون عزت کا
تمنا [illegible] کی ہمت کا

رہے اونچا نشان کیونکر نہ شان و شوکت کا
کہ جیسا اونکے ہاتھ [illegible]

تمنا ہی خیال آ جائے مجکو پہلے حضرت کا
الٰہی یا شنا جب وقت ہو مہر قیامت کا

پیا ہی اپنے امت کا مہ یارب نعت حضرت کا
نکل جائے زبان سے حرف کوئی شرک و بدعت کا

رہا کرتا ہی ہر دم دھیان مجکو شہ کی رحمت کا
ستارہ او نکل کیا اوج پہ اپنی قسمت کا

ہوا شاید صبح محشر کا مرے چاک گریبان کا
پڑا ہی شاہ جب سینہ پہ مرے داغ فرقت کا

کرون گر پیروی شرع تو پھر کیا تعجب ہی
دم محشر جو دامن ہاتھ آئیگا شہ کی قربت کا

پئے تعظیم سر جھکتا ہے محراب ابرو دین
الٰہی عشق دے مجکو اسی کعبے کی طاعت کا

خدا نے اونکو دی رتبہ کیا سارے رسولون پر
ہوا زیبا اونہین پر جو منصب رسالت کا

طفیل مصطفٰی دفتر گناہونکا جو دھو جائے
کہ یہ سر کی دعا ہاتھو مین دامن اجابت کا

یہ جتنے کارخانے ہین طفیل مصطفٰی سب ہین
دو عالم مین نظر آیا کرشمہ اونکی قدرت کا

فرشتے تک جبین سا ہین در پر نور سرور پر
کسی کا یہ کہان رتبہ ہی جو رتبہ ہی حضرت کا

نبی کی کفش پا کی خاک آنکھون مین لگا لینگے
ہمارے حق مین ہو جائیگا وہ سرمہ بصیرت کا

چلون کعبے سے مین لبیک جب کہتا مدینے کو
تو ہو جائے سبھون کو شوق طیبہ کی زیارت کا

کرون کیا سخت حیران ہون کوئی تو شکل پیدا ہو
تصور ہر گھڑی رہتا ہے مجکو شہ کی صورت کا

پھرے صحرائے طیبہ مین ... ہجر بنی کہائے
نرکھے دوست اس عالم مین سامان عیش و عشرت کا

الٰہی جلد مین پہنچون مدینے مین کسی صورت
اوٹھا سکتا نہیں ہون اب تو ہرگز بار فرقت کا

جہا مین آفتاب نور احمد جب سے چمکا ہے
ہوا ہے چاندنی اہل صفا مین نام ظلمت کا

جو لایا صدق دل سے سرور کونین پر ایمان
نہ چھوٹا ہاتھ سے اوسکے کبھی دامن شریعت کا

جو ہین بو جہل ثانی دشمنی رکھتے ہین حضرت سے
کھلیگا حشر مین حال اونکو کفر و شرک و بدعت کا

خدا کے سامنے کیا لیکے منہ جاونگا حیران ہون
پسینہ حشر مین ہوگا مرے چہرے پہ خجلت کا

پہن کر بیڑیان دوزخ مین جاوینگے قیامت کو
جنھون نے سلسلہ جاری کیا اونسے عداوت کا

خیال شاہ سے کرتا ہون چھپکے چھپکے مین باتین
ہوا ہے خانۂ دل مین بھی پیدا طور خلوت کا

ستارہ جو بلندی پر رہے تقدیر کا میری
تو مین ہر دم رہون مداح جان و دل سے حضرت کا

گل رخسار احمد کی تمنا دل مین رہتی ہے
نہین کچھ لالچ ای رضوان مجھے گلشن جنت کا

کسی صورت نظر آجائے یا رب مجکو وہ جلوہ
بہت مشتاق ہو نین آجکل حضرت کی رویت کا

بیان وصفون کا کیونکر ہو سکے ہے خاتم شہ پر
بلاغت کا فصاحت کا وجاہت کا سخاوت کا

خطر پھر ہے سر شیر اعدا کا کیونکر ہو محشر مین
شہا جب آپنا حامی ہو محشر مین اس امت کا

نہ مثل اپنا کیا پیدا نہ احمد کا کیا ثانی
خدا نے کیا دکھایا ہمکو جلوہ اپنی قدرت کا

نکل آئے وہ صورت جب مدینے مین پہنچ جاؤن
بہت مشتاق ہون یارب مین روضہ کی زیارت کا

تصور جب ہوا انگشت نبی کا وقت مرنیکے
زبان پر [illegible] سیادت کا

مجھے ہی دولت عشق نبی کافی زمانے مین
نہین ہی [illegible] ست کا

اگر زاہد کو ہی ناز اپنے زہد و تقوی پر
تو ہمکو بھی سہارا ہی محمد کی شفاعت کا

بشر ادراک سر حق و احمد کر نہین سکتا
یہان کچھ بھی نہین ہی دم اعجاز و کرامت کا

فرشتے جو وہان پر ہون نہین ہے حور کی صورت
جو ہو کاخ فلک نقشہ مدینے کی عمارت کا

کیا گویا مجھے پھر خدمت نعت نبی بخشی
کرون کیونکر ادا مین شکر یارب اس عنایت کا

مین آنکھون سے لگاؤن دیکھون مجھے حقیقت کے
مجھے ہو جائے خاک پائے شہ سرمہ بصیرت کا

جو ہو محبوب خلاق جہان عالم مین ای گردون
بشر کیا بھر سکے دم کب فرشتہ اوسکی شرکت کا

ہر اک کو اک نہ اک رہتی ہی حاجت دل فانی مین
کوئی محتاج ہے جنت کا کوئی محتاج دولت کا

مثال مہر گردون آپ پر رکھتا ہون عالم مین
پڑا ہی جب سے دلمین داغ شاہا تیری الفت کا

جہان تاریک ہوتا ہی اوسیدم میری آنکھون مین
خیال آتا ہی جب شاہا مجھے مرقد کی ظلمت کا

اونھین کے جلوہ رخسار سے عالم منور ہی
چمکتا صاف ہی اونکی جبین سے نور وحدت کا

نشان عاشق اگرچہ ہون ہے جا کر شاہ کے در کو
تو پھر کیونکر نہ بنجاؤن نشانہ مین ملامت کا

نظر احمد کا جلوہ خواب ہی مین مجکو آجاتے
مرے سینے سے مٹجاتے الٰہی داغ حسرت کا

مقابل آئینہ ہو کیا رخ پرنور احمد کے
سکندر بھی اگر دیکھے تو ہو آئینہ حیرت کا

درود اخلاص سے پڑھتے نہین کیون وقت اونکا ہم
اونھین کے لطف سے جنت مین سایا ہو گا رحمت کا

خدا نے خود یہ فرمایا رہو پیرو محمد کے
بھروسا ذات پر اونکی رکھو ہر دم شفاعت کا

گدا ہین ہم در دولت کے سر پر تاج عزت ہی
گمان ہی جا بجا سر پر ہما افسر خلعت کا

رہین وہ شاد عالم مین جو قربان محمد ہون
بہے آنکھون سے جاری دشمنون کے خون حسرت کا

کیا پیرو محمد کا دکھایا چہرہ ایمان
کرون مین کس زبان سے شکر خالق کی عنایت کا

سواد خط سے میر کیون نہ بوے مشک پیدا ہو
رقم ہر جا کرون جب وصف مین گیسوے حضرت کا

رخ پرنور کی مدحت مین تنہا مین نہین حیران
سخندانون پہ شکل آئینہ عالم ہی حیرت کا

اطاعت چاہیے حق کی پھر اوسکے بعد حضرت کی
یہی مطلب نظر آیا ہمین قرآن کی آیت کا

کسی مین نور ایمان ہی کسی مین کفر کی ظلمت
کوئی طالب ہی دوزخ کا کوئی مشتاق جنت کا

بہار گلشن رضوان بنے میرا بیان سارا
دکھاؤن مدحت شہ مین جو رنگ اپنی طبیعت کا

گنہ وہ بخشوا لینگے خدا سے دن قیامت کے
سیہ کاران امت کو وسیلہ ہی شفاعت کا

نہو کیون موجزن نعت محمد مین مرا مضمون
کہ ہون مین ناخدا قبضے مین ہی دریا فصاحت کا

شفیع روز محشر ہین محمد ہی بقدر اس
نہین کچھ منطقی کی شکل اسمین کام حجت کا

نبی کے عشق مین طرز نکالے نعت کے مضمون
ہوا ہی عمر بھر مین کام یہ مجھسے فراست کا

رسول اللہ محشر مین خدا سے بخشوا لین گے
نہ کبتک دھیان ہوگا اپنی امت کی سماجت کا

اوٹھون مین ساتھ ایمان کے ملے باغ جنان مجکو
الٰہی مین یہ پھل پاؤن محمد کی محبت کا

خدا نے معرفت حضرت کو دی تھی جانتے وہ تھے
طریقہ کل شریعت کا طریقت کا حقیقت کا

محمد پر نہ لایا صدق دل سے جو کوئی ایمان
حقیقت مین وہ جویندہ ہوا راہ ضلالت کا

کیا دین اونکا کامل اور ساری نعمتین بخشین
خدا نے خاتمہ اونپر کیا اپنی عنایت کا

یقین ہی جلد دہو جائیگا میرا دفتر عصیان
ادھر ہی جوش رونیکا ادھر ہی جوش رحمت کا

معطر ہر ورق ہر صفحہ عنبر بیز ہو جائے
ذرا بھی وصف ہو جائے رقم جو زلف حضرت کا

تمنا ہی کہ موت آئے مدینے مین مجھے یارب
کفن مین لطف حضرت سے ہو جلوہ رنگ خلعت کا

ہمیشہ مصحف روئے محمد کا رہون حافظ
الٰہی مشغلہ ہر دم رہے اوسکی تلاوت کا

شب معراج حضرت سے رتبہ یہ آسمانون کا
بندھا ایسا عمامہ کسکے سر پہ ہی فضیلت کا

ہوئی گم عقل شیطان کی محل کسرے کا تھرایا
ہوا شہرہ عرب مین جب محمد کی ولادت کا

نہ پہنچانا کوئی صدمہ مجھے دنیا و عقبی مین
کہ ہون عادی مین یارب فرقت شہ کی مصیبت کا

جو ضد کی کافرون نے شق کیا ماہ منور کو
دکھایا آپ نے اعجاز انگشت شہادت کا

ادھر ہی بار عصیان کا ادھر داماں احمد ہی
ادھر ہی جوش رحمت کا ادھر خرمن ندامت کا

ہر اک ذرہ اوسیکے نور سے پاتا ہی ہم روشن
ہی جلوہ شرق سے تا غرب اوس مہر رسالت کا

خدا نے ذات حضرت پر کیا ہی خاتمہ سارا
نبوت کا رسالت کا سخاوت کا شجاعت کا

شب معراج یہ اللہ نے کی عزت افزائی
سر اقدس پہ رکھا تاج خوش ہوکر شفاعت کا

میں شل ہوا جاتا ہون کہ ان خوف کے مارے
خیال آتا ہی جسدم مجکو آفات قیامت کا

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر اونکے پیرو تھے
اونھین ہاتھ آگیا تھا سلسلہ کیا خوب بیعت کا

ہزارون نعت احمد کے رقم اسمین مضامین ہیں
قبالہ صاف اسی رضوان مرا دیوان ہی جنت کا

کہان مین نعت احمد کی کہان ہی یہ دعا یارب
کہ پھیلاؤن نہ دامن میں کسی کے آگے حاجت کا

گرہ تو باندھ جا پوچھیگا ای آثم مدینے مین
شریک اللہ ہو جائیگا بیشک تیری ہمت کا

ازل سے مین تو عاشق ہون نبی کے روے انور کا
مجھے کچھ ڈر نہین ہی گرمی خورشید محشر کا

رقم کیا وصف مین ہاکرون روے منور کا
مقابل ہو سکے یہ منہ کہان خورشید خاور کا

سگ ہو مجھے یارب رسول اللہ کے در کا
نکلجائے یہ ارمان اس دل بیتاب و مضطر کا

مین شیدا ابھی ہون خاص اک بندہ ہون داور کا
زمانے مین نہ نکلے گا کوئی میرے برابر کا

ہوا کوئی نہ ہوگا دہر مین شہ کے برابر کا
مکرم ہی رسولون مین وہ ہی محبوب داور کا

رہا کرتا ہون مین محتاج شہ کے روے انور کا
نہ ہوگا تیز میرے روبرو خورشید محشر کا

شب و قت دعا یہ مانگتا ہون گنج مین جا کر ۔ الٰہی خواب مین نظارہ ہو اُس روئے انور کا
زبان کو نام احمد بھی نمک کا لطف دیتا ہی ۔ جو پانچون وقت اوٹھتا شور ہی اللہ اکبر کا
رہیگا ایک بھی عاصی نہ پیاسا دن قیامت کے ۔ پلائینگے محمد سب کو پانی حوض کوثر کا
دُرِ دندانِ حضرت کی ثنا نے دی ہی یہ قدرت ۔ اگر چاہون تو اک دریا بہا دون آب گوہر کا
خجل ہو جس سے اکثر مشک چین و عنبر سارا ۔ بھلا پھر ہو سکے کیا وصف اوس زلف معنبر کا
بلا کر لے گیے جبریل کسکو پاس خالق کے ۔ جہان مین کون ہمرتبہ ہوا ہی پیغمبر سرور کا
فراق شاہ نے ایسا کیا ہی پُر الم مجھکو ۔ قیامت تک تھمے گا اب نہ آنسو دیدۂ تر کا
الٰہی جذب عشق شاہ لیجائے مدینے کو ۔ کہ ہون مشتاق مدت سے ترے محبوب کے در کا
یہی ہی آرزو دلمین مدینے مین ہون جا کر ۔ در دولت پہ ہو جائے ٹھکانا میرے بستر کا
اگر تشبیہ دون اُن گیسوؤن سے ہو خطا ثابت ۔ کہ جنکے سامنے ہی پست رتبہ مشک و عنبر کا
جو ہون ڈوبا ہوا مین بحر عصیان مین تو کیا غم ہی ۔ خدا ہی ناخدا ہر وقت اس کشتی کے لنگر کا
گریبان صبح محشر کیطرح کیون چاک میرا ہو ۔ کسی صورت جو دامن ہاتھ آ جائے پیمبر کا
خطا شاعر کی ہی نسبت جو دے روئے مبارک سے ۔ کہان یہ رنگ گلزار جہان مین ہی گل تر کا
فراق سرور دین مین ہون وقت جب گریان ۔ مری نظرون سے گر جائے نہ کیون رتبہ سمندر کا
مری تیغ زبان پر مدحت سرور سے صیقل ہی ۔ جہان مین کون ہی قائل نہین جو اسکے جوہر کا

کیا کرتا ہون مین مدحِ رخِ پرنور سلطنت
ستارہ اوج پر ہی ان دنون میرے مقدر کا

الٰہی فضل سے تیرے قضا آئے مدینے مین
ہو مرغِ روح مین انداز گنبد کے کبوتر کا

بیان ہو کیا ترے اعجاز کا ای سرورِ عالم
سبکا کرنا شجر کا بولنا ثابت ہی پتھر کا

مقابل اس [illegible] پرنور کے کیا ہو سکے کوئی
کہ جسکے آگے ہو حیران آئینہ سکندر کا

زبان پر صدقِ دل سے دمبدم نام محمد ہی
اوٹھے ہر دم نہ کیون خامے سے شور اللہ اکبر کا

لبون کے وصف سے حاصل ہوئی ہی اسقدر لذت
کہ محشر تک نہ لونگا نام مین قندِ مکرر کا

غلامانِ غلام ان پانچ کا ہون دین مین یارب
محمد کا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

ثنا لکھتا ہون مین جسدم درِ دندان حضرت کی
گمان ہوتا ہی سبکو پھر تو ہر نقطے پہ گوہر کا

زمین گلشنِ رضوان کا دھوکا سبکو ہو جائے
پسینہ ٹپکے جس جا آپ کے جسمِ مطہر کا

کیا تھا ہمسری گیسوئے خوش رنگ سے دعوی
ہوتا رنگ کالا کسطرح پھر مشک اذفر کا

ملے داغِ جگر کو فوق ہی خورشید گردون پر
رہا کرتا ہون مین مداح جب سے روے انور کا

تعجب کیا اگر مثلِ ہلال انگ مین بھی نوری ہو
تصور جو رہے ہر دم مجھے روے پیمبر کا

محمد کے کفِ پاے منور سے مقابل ہو
جگر ہی یہ کہان ای پیر گردون مہر خاور کا

ثنا کرتا ہون جب چشم و ابروے محمد کی
زبان مین کاٹ پیدا ہو نہ کیونکر تیغ و خنجر کا

وہ رنگینی ہی ای رضوان رخِ رنگین حضرت مین
کہ جسکے سامنے ہی رنگ پھیکا مہرِ گلِ تر کا

بچانا مجکو یارب گرمیِ خورشید محشر مین
تصور ہو مرے دلمین نبی کے روے انور کا

مجھے ای مومنو خاک در احمد کی خواہش ہے
خدا کے فضل سے طالب نہین دینار و زر کا

تمنا ہی یہی یارب کہ جب برپا قیامت ہو
ہو میرے ہاتھ مین دامن شفیع روز محشر کا

نہایت تنگ آیا ہون بچا لے مجکو شیطان سے
کہانتک ظلم ای خالق سہون مین اس ستمگر کا

کرم کی ہو نظر بہر خدا پیچھے بیٹھے ہین
بہت مشتاق یہ عاصی ہو شاہا آپکے در کا

تمنا ے دل مضطر یہی ہی دن قیامت کے
ہو میرے ہاتھ مین اسدم دامن آل اطہر کا

کسی سے بھی نہ طے میدان حسرت ہوسکا آتم
یہان پر کند پایا ذہن سمجھے سر مضمر کا

رقم وصف حبیب خالق اکبر ہو آتم
میسر ہو بھی جائے گر قلم جبریل کے پر کا

دشت مدحت مین کبھی بہر ہست جو آہوے قلم
پھر تو شرمندہ نظر آئین غزالان حرم

صدف دلمین وہ آتے ہی گہر بنتے ہین
دیتی ہی طبع رسا جو مجھے مضمون بہم

آپکی شان مین لولاک لما آیا ہی
آپکا وصف تو قرآن مین پایا ہین رقم

صاحب مہر نبوت ہین سخی ہین بے مثل
ہین وہ عالم مین وہ یکتا مجھے خالق کی قسم

چرخ پر دھوم تھی معراج کی شب ہر سو
آج آتے ہین یہان ہین شفیع عالم

آتے ہین وہ گل ترجیب ہوئی یہ گرم خبر
پھر تو آراستہ رضوان نے کیا باغ ارم

آپ پیدا گوہر کو پسینے سے وہ نہلاتی تھی
سبزہ و گل پہ جو اوس رات پڑی تھی شبنم

پھولے جامے مین سماتے تھے نہ گل ہی فقط
بلبلون کی بھی زبان پر تھا ترانہ ہر دم

کبک و طاؤس بھی شادی سے تھے سرگرم خرام
اور حق سرہ قمری کی زبان پہ پیہم

تھے نہ حورون کے سے اور نہ غلمان کی [illegible]
آسمانون پہ جلو داری کو حاضر تھے خدم

آمد آمد کی خبر جب شب معراج اوڑی
سر نخوت سے پئے تعظیم کیا چرخ نے خم

شہ نے فرمایا جو جبریل امین لائے براق
میرے خالق نے کیا مجھ پہ بڑا لطف و کرم

جمع تھے مسجد اقصی مین نبی اور رسل
چرخ پر عیسی و ادریس تھے باہم خرم

ہر طرف پھرتے تھے اوس رات فرشتون کے پرے
اور ہر ایک کی تھی گردن تسلیم بھی خم

چل سکا آگے نہ جسوقت براق خوش رو
پھر تو رفرف پہ رکھا شاہ دو عالم نے قدم

منتہی سے رہے جبریل امین تو تنہا
عرش پر لیگئے تشریف شفیع عالم

نور کے پردے بھی طے کر چکے جسدم حضرت
تو میسر ہوا دیدار خدائے اکرم

عرش تک جملہ فلک طے کیے لوٹے حضرت
سوئے دوزخ بھی نظر کرکے گئے باغ ارم

جسنے تصدیق کی صدیق لقب اوسکا ہوا
جھوٹ بوجہل نے جانا ہوا کافر اظلم

مطلع ثانی و ثالث کو بھی پڑھ تو آثم
کہ طبیعت تری ہم پاتے ہین حاضر اسدم

مطلع ثانی و ثالث

سخت حیران ہون وصف آپکا کیونکر ہو رقم / کہ جگر شق مرا اس کام مین ہو مثل قلم

سچ ہی یہ آئے زمین پر جو محمد کے قدم / قصر کسری کے ہوئے کنگرے درہم برہم

کعبے مین دیکھی تو ان نے جو نبی کی صورت / یہ محمد ہین محمد ہین پکارے پیہم

آپکا عدل ازل سے ہی ابد تک قائم / یون تو کسری کے زمانے کی عدالت ہی علم

ہو میسر جو مجھے خواب مین بھی نظارہ / ہو کے بیتاب مین آنکھون سے لگاؤن قدم

گل خورشید سے بڑھکر ہو کہین روئے حضور / گل سے تشبیہ جو دے کوئی تو مانین کب ہم

حکم اللہ کا ہی حکم محمد ہمکو / بخدا کیون نہ شریعت پہ رہین مستحکم

زر توصیف محمد کے مضامین خوش آب / ہین مرے واسطے اے مومنو دینار و درم

اسطرح حب نبی دل مین مرے جم کے رہی / جیسے خاتم مین ہے نقش نگین خاتم

مین تو ہندی ہون بھلا میری حقیقت کیا ہے / عجز کرتے ہین دم نعت بیان اہل عجم

مدح زن کیون نہ دم نعت طبیعت ہو مری / بحر مضمون کے مقابل مین کہان ہے یہ یم

دونون عالم ہین برابر مجھے اے عشق نبی / زندگی کی نہ خوشی اور نہ مرنے کا الم

تاب کیا ہے جو محمد کی کرون مدح و ثنا / نطق بیکار زبان بند ہی مثل بکم

کہتے ہین احمد و محمود و محمد شہ کو / ہی یہ ہر اسم ہمارے لیے اسم اعظم

ہیں فرقت میں جو دیدار محمد سے نصیب
زخم دل کے لیے کافور کا ہو وہ مرہم

حکم جو دیتے تھے حضرت وہ بجا لاتے تھے
جو حضوری میں رہا کرتے تھے ارباب ہمم

شکر صد شکر کہ ہو شغل مرا نعت نبی
گرچہ فرقت ہے مگر کچھ بھی نہیں رنج و الم

دخل شیطان کا دل میں مرے ہوگا نہ کبھی
نفس امارہ کے لڑنے کے لیے ہوں رستم

طرفہ کیونکر نہ لکھوں مطلع رابع آثم
کہ ہوں مداحوں میں مشہور میں اعجاز رقم

مطلع رابع

یا الٰہی ہے یہ پیوند دل ترا فضل و کرم
رہوں ہر وقت میں مداح شفیع عالم

مجھ گنہگار کی آسان تو کر ہر مشکل
نعت احمد کا رہے شغل میسر ہر دم

بھیجوں لاحول سے ہے دور یہ شیطان مجھے
اوسکے حق میں ہو مری تیغ زبان تیغ دودم

گو ہے ظلمت عصیاں سے مری سجھائے تمام
ابر رحمت ہو مجھے صاف ہے چشم پرنم

شہ کے اصحاب ہیں جو چار رہوں انپہ فدا
آل اطہر پہ بھی قربان رہوں میں ہر دم

بخشدینا تو گنہ میرے طفیل حضرت
اور ماں باپ پہ استاد پہ رکھنا تو کرم

اوٹھوں محشر میں تو تھامے ہوئے داماں سو
التجا تجھ سے یہی ہو مرے خالق ہر دم

ہوں گنہگار میں آثم مجھے سب کہتے ہیں
میرے اللہ ہے مجھ پر ترا فضل و کرم

قصیدہ نعتیہ مسمّٰی بہ مدح خیر الانام مقبول اہل اسلام

کام ہی پیروی شرع جناب مرسل
اہل اسلام ہون کیون چھوڑ کے ایمان جاہل

حرف پیچیدہ دم نعت نظر آتے ہین
سخت مشکل ہی کسی سے نہ معما ہووے حل

سر کے بل لا کے چلے خامۂ اعجاز رقم
نعت احمد مین مگر پا نہین سکتا ہی خلل

فخر ہین سارے رسولون مین کیا مدح کرون
گرچہ آخر ہین حقیقت مین ہین نقش اول

جز خدا کون ہی رتبے سے نبی کے واقف
سب رسولون مین بلا ریب وہی ہین افضل

نئے مضمون مرے ذہن مین آتے ہین ہزار
جیسے اوڑتے ہوے آتے ہین ہوا پر بادل

پھل ہی انسان کی تخلیق کا توصیف نبی
نخل ہی ذہن رسا اور ہی مدحت کو پھل

ہو در پاک کی جب خاک نصیب آنکھون کے
درد سر کے لیے سمجھون اسے کیون صندل

جز محمد کے پڑے اور پہ کسطرح نظر
فضل حق سے نہین لکھتا ہون نہین چشم احول

روز و شب مجکو نہین شغل کوئی اسکے سوا
نام حضرت ہی کا رہتا ہی زبان پر مستعمل

جام بھر بھر کے مجھے ساقی کوثر دیگا
جو عقیدے سے نہین پیتے گا ہوگی خلل

ہو گیا صاف عیان سورۂ مزمل سے
کیا نہین کہنے لیے جو شعر ہو افضل الکل

سرمگین آنکھون کا رہتا ہی تصور مجکو
دیدۂ دل مرا ہو جاے نہ کیونکر اکحل

نام لیتے ہی شہ کا مٹگئے سارے عصیان
ہوگئی آئینۂ دل پاک سے صیقل

ہوا گر خواب مین دیدار محمد کا نصیب
تو کہے عقل یہ مجھسے پئے تعظیم سنبھل

سر پہ سر گیسوئے سرور کا تصور ہے مجھے
جوش سودا مین بھرون کیون نہ مین جنگل جنگل

ہے یہ وصف لب شیرین محمد مین اثر
شہد کا پائے مزا کھائے جو وصف حنظل

ہون ضیائے رخ پر نور پہ مین پروانہ
شمع کی طرح نہ روشن ہے کیون دل کا کنول

رہ تو گلچین چمن نعت کا ای قلب حزین
کیا تعجب کہ ثمر لائے ترا نخل عمل

نام اللہ و محمد کا زبان پر جو رہے
ہو نہ تکلیف دم نزع ستائے نہ اجل

ہے یقین پہنچے نہ صدمہ مجھے حضرت کے طفیل
آفتین آئین دم حشر پڑے گو ہل چل

مدحت شاہ جو کی اور ہی نکلے جوہر
ہو گئی صاف مری تیغ زبان پر صیقل

زلف حضرت سے اگر مشک کو مین دون تشبیہ
سارا عالم کہے ہے عقل مین کچھ اسکے خلل

یا الٰہی مجھے روضے کی زیارت کا ہے شوق
کیون مدینے کے نہ جانب مین چلون سر کے بھل

صورت ظاہری و باطنی مین یکتا ہین
سب رسولون مین محمد ہین ہمارے اکمل

حق جو ہے مدح کا وہ ہو نہین سکتا ہے ادا
جسکو دعوی ہو دماغ اسکا ہے بیشک مختل

قلب مضطر کا تقاضا ہے یہی ہر ساعت
جو محمد کی زیارت کو تو چلتا ہے تو چل

ایک ہی وہ تو ہے محبوب جو اوسکا یکتا
نہ احد کا کوئی ہمتا نہ محمد کا بدل

پیشہ کاران شریعت تو چلے جاتے ہین
خام ہے راہ مین آئے تو قدم جلد سنبھل

سر کہ ہجر پیمبر کا مین سر کیونکر کرون — گولیان نالۂ پیچیدہ کی ہین حلق پہ قفل
لب خوشرنگ محمد کی قسم ہی مدحت — کیون نہ دیوان پہ ہو سیر سنہری جدول
شوق حضرت کی زیارت کا یہانتک ہی مجھے — ہو سواری پیمبر تو چلون مین پیدل
کعبے کی طرح نہ کس طرح ہو جلوہ کہ وہ ہی — شمع وحدت کی ضیا بزم رسالت کا کنول
مدحت گیسوے احمد سے مجھے منظور رجوع ہو — تو سیاہی کی جگہ مشک کیا جائے گھل
سخت دشوار ہی آسان نہین نعت نبی — لاکھ ہشیار ہو لیکن ہی یہان بے اٹکل
نعت حضرت کی کوئی کر نہین سکتا تحریر — نہ تو سحبان کی یہ طاقت نہ زبان اخطل
حسرت و یاس سے یہ ہجر نبی مین رویا — کہ ہوے ساکن دریا بھی نہایت بیکل
تیغ فرقت کا مین زخمی ہون اگر جا نکلون — کہہ اوٹھین صل علے سب شہدائے مقتل
منزل شرع وہ ہی کوئی نہین چل سکتا — یہ سفر وہ ہی مسافر یہان لنگ ہین شل
موے گیسوے محمد اگر سامنے آئے — کیا عجب نافۂ خوشرنگ سے بو جائے نکل
شب تیرہ مین کرونگا جو سفر طیبہ کا — آتشین نالے کے ہمراہ چلے گی مشعل
یون مہکتا ہی غلاف آپکے روضے کا ڈلا — پیرہن مین لگی جس رنگ سے عطر گل
در دندان محمد کی جو کرتا ہون ثنا — قالب نور مین مضمون کے گہر جاتے ہین ڈہل
عقل کہتی ہی کہ ہو سرد ابھی سوز نہان — صبر کی برف مین یہ شیشۂ دل جا جھل

پھر عصیان کا اگر جوش نظر آجائے | پانی پانی ابھی ہوجائے جمن اور جبل
اور برجستہ وہ پڑھ مطلع ثانی آثم | جس سے سبکا دل مشتاق ابھی جائے اچھل

مطلع دوم

آرزو ہی یہی جسوقت مری آئے اجل | لب پہ احمد ہو کبھی گہ احد عز و جل
قصر کسریٰ کے گرے کنگرے میلاد کی شب | زلزلہ آیا زمانے مین پڑی اک ہلچل
سارے شیطان ہوئے مقہور ہوا فضل خدا | خیل بد دین نے پایا کہین بچنے کا محل
ہو گئی قصر شریعت کی بنا مستحکم | منہدم آئے نظر سارے ضلالت کے محل
جب اڑی سارے زمانے مین ولادت کی خبر | کی رہ شکر فرشتون نے ادا سر کے بل
واہ ری شان کہ ہوتے ہی تولد شہ کے | مورد طعن ہوا دہر مین کسریٰ کا عمل
تیری درگاہ مین یارب یہ دعا ہی میری | سہو تک کو نہ مری نظم مین ہو کچھ مدخل
میرے اشعار کا شہرہ یہ جہان مین ہوجائے | کہ پڑھے کوئی قصیدہ نہ کسیکا نہ غزل
چاہے اللہ جنان دے مجھے چاہے دوزخ | لکھ چکا نامۂ اعمال مرا روز ازل
کیا ہون محبوب خداوند کے اعجاز بیان | شجر خشک نے کہتے ہی ہزارون دیے پھل
نام حضرت کا لیا ایک عرب نے جسدم | پھر تو آئی شجر کشت کی جڑ سے آن نکل
دیکھا یہ معجزہ حضرت کا تو خوش ہوکے کہا | ہین یہ محبوب خدا شک کو نہین کچھ مدخل

جسطرف کرتے جہاد آپ ادھر پاتے ظفر — گرچہ کفار رہا کرتے تھے بس دل کے دل

معجزے دیکھکے یہ سیکڑون لائے ایمان — نام کو بھی نہ رہا انکے عقیدے مین خلل

طرفہ تر آپ کے اعجاز تھے اللہ اللہ — موم ہو جاتا تھا پا رکھتے ہی سنگ جبل

لائے جب شہ کی نہ اعجاز نمائی کا یقین — کیون نہ بوجہل ہو مشہور جہان مین اجہل

خاک بھی کوچۂ احمد کی اگر مل جائے — پھر تو اکسیر سے بھی مین کرون اسکو بدل

شب معراج کے مانند کوئی رات نہ پائے — آسمان ڈھونڈھے اگر ماہ کی لیکر مشعل

قطرے شبنم کے جو تھے دامن گردون پہ پڑے — شب معراج وہ ہر یک سے تھے اجلے اول

آمد آمد جو سنی باغ جہان مین شہ کی — بلبلین شاد ہوئین گل ہوئے سارے بیکل

قمریان چار طرف کرتی تھین کو پیہم — بیٹھی تھین شاد کسی شاخ پہ گل تھین ہیکل

سارے طاؤس تھے اوس رات مین رقصان باہم — اور جھکائے ہوئے رحمت کے تھے ہر سو بادل

پڑھتے تھے گل چمن دہر کے سب صلی علی — غنچے کہتے تھے ہی معراج جناب مرسل

سبز پتون مین نہان تھے گل نسرین ایسے — جیسے مینا مین کرے آب گہر کو کوئی حل

کہین جنت کی فضا اور کہین طوبی کی بہار — کہین تسنیم کے مانند بھرے گل جل تھل

دیکھنے کو جو سواری کے کھڑی تھین پریز — ناز تھا انکو کہ صوفی کا تھا اک حسن عمل

کس زبان سے مین کرون مدحت رفتار براق — وہ خرام اور وہ کنوتی وہ نرالی چنچل

خوش خرامی سے رواں تھا شب معراج وہ یوں　　جیسے اٹھکھیلیوں سے چلتا ہو توسن کوتل
سر سے پیر نور کی صورت تھا رخ صاف حضور　　کحل مازاغ سے تھیں شاہ کی آنکھیں اکحل
طرف مسجد اقصی جو روانہ ہوے شاہ　　قدرت حق سے مہکنے لگے سارے جنگل
شہ نے جب مسجد اقصی میں کیا قصد نماز　　ابر رحمت کا وضو کے لیے لایا چھاگل
جب براق نبوی اوڑ کے چلا سوے فلک　　پڑ گئی نور الٰہی کی گلے میں ہیکل
آسماں پر شب معراج جو پہنچے سرور　　شرف اندوز ہوا نور سے ہر برج حمل
پیشوائی کو اسی رات میں مرسل سارے　　آ کے موجود ہوے تا بہ سپہر اول
شب معراج میں کیوں روشنی ہوتی نہ فزوں　　سارے تارے تھے چراغ اور قمر تھا مشعل
چرخ پر فرش وہ اطلس کا بچھا تھا اس رات　　کہ نہ قاقم ہی مقابل تھا نہ فرش مخمل
عرش نے شکر کیا اور پڑھا صل علے　　کہ قدم رکھتے ہیں اب مجھ پہ نبی مرسل
عرش سے بڑھکے اوٹھا پردہ دوئی کا جس دم　　تو محمد پہ ہوا لطف خداوند ازل
گرم بستر تھا جو تشریف وہاں سے لائے　　پائی ہلتی ہوئی زنجیر در خاص محل
ہیں ناداں وہ سخنور ہیں جو دیں تشبیہ　　کب ہی بوے تن اقدس کے برابر صندل
مست ہوں نشۂ الفت سے چمن کھاجاؤں　　گرچہ ہر پھول وہاں کا بھی ہو مرکی کوتل
تر و تازہ و بہتر ہی گل اس باغ میں ہیں　　گل مضموں ہیں شگفتہ نہیں نام حنظل

کی ہین منسوخ رسولونکی کتابین تمنے
جز ترے کون ہوا ناسخ ادیان و ملل

واقعی دشمن درگاہ الٰہی ہی بخیل
دل دیا جس نے نہ حضرت کو پڑا اوسمین خلل

روز جو باغ محمد کا تصور ہی مجھے
پڑھتی ہی بلبل دل اسلیے ہر دم یہ غزل

غزل

ہین جو عالم مین غلامانِ جنابِ مرسل
دیکھتے ہین وہ گلستانِ جنابِ مرسل

پاس اپنے شب معراج بلایا حق نے
واہ وہ وصل سے اعلےٰ شانِ جنابِ مرسل

پہلے ہی مغفرت امت عاصی چاہی
کیون نہو سب پہ یہ احسانِ جنابِ مرسل

حشر کے روز جو ہو گرمی خورشید فزون
ای خدا سر پہ ہو دامانِ جنابِ مرسل

سب رسولون پہ دیا فخر خدا نے اونکو
کیون نہ یکتائی ہو شایانِ جنابِ مرسل

قصر گلشن نہ برابر نہ مکانِ جنت
عرش سے بڑھکے ہی ایوانِ جنابِ مرسل

ہو گئے سیکڑون کفار بھی اہل اسلام
حق نما دیکھتی ہی شانِ جنابِ مرسل

بڑھکے قرآن سے ہی مصحف روی احمد
جلوۂ نور خدا جانِ جنابِ مرسل

وہ بھی دن ہوگا الٰہی کہ مین مانند بلال
کبھی ہو جاؤنگا قربانِ جنابِ مرسل

کر قبول اسکو الٰہی یہ ہی آثم کی دعا
رہے تا عمر ثنا خوانِ جنابِ مرسل

مناجات

یا الٰہی تو ہی مالک ہی تو ہی عزّ و جل ہو ترے فضل سے مجھ مین نہ کوئی نقص و خلل

یا الٰہی تری طاعت مین ہون شام و سحر احمد پاک کے صدقے سے پڑے کوئی نہ بل

دل مین ہو ذکر ترا اور زبان نام نبی تا دم مرگ الٰہی رہے یہ شغل و عمل

یا الٰہی مرے کر ناتو گناہون کو معاف روز و شب اسکے سبب نہین پڑتی مجھے کل

چھٹ جائیگی اگر رحمت خالق دم بھر پھر تو آفت یہ مرے سر سے ابھی جائیگی ٹل

بچنا گرمی خورشید قیامت سے نجات تا نہ مین موم کے مانند وہان جاؤن پگھل

پیش آئیگی وہان دیکھیے کیا فکر ہی یہ ہی گناہون کا تو دفتر مرا اک طول امل

حشر کے روز الٰہی ہو رہائی مجھکو صدقہ احمد کا اوٹھاؤن نہ ذرا زل و ذلل

قبر مین دفن جو ہون تو یہ نکیرین کہین حشر تک چین سے سو اب نہ ذرا ہو بیکل

حشر مین بعد فنا کے مرے منور کا ہو دھیان داغ دل ساتھ رہے راہ عدم مین مشعل

رخ پر نور محمد کا تصور ہو مدام گوشہ قبر مرے حق مین بنے شیش محل

رخ چمکتا رہے محشر مین مثال خورشید منہ گناہون سے نہ کالا ہو کبھی مثل زحل

قبر مین ہو نہ عذاب اور نہ محشر مین عذاب میری عزت ہی ترے ہاتھ اے مرے رب ازل

ہو عنایت جو تری تو ابھی ہو جاؤن بحل تو بہ بھی سارے گناہون سے کرون مین مہمل

تیری دوری ہو نہ مجھ سا سہے یارب | [illegible] پھر یون ہی [illegible] ہو نا [illegible]

حشر مین دفتر اعمال تو دھونا بالکل | ہین صحیح آوین نظر مین نہ شمال مہمل

بعد مرنیکے نہ تکلیف ذرا ہو یارب | خادم احمد کا سہے زیست مین جیسے اول

یا الٰہی جو مدینے کی زمین پر ہو گذر | شوق ہو دل مین قصیدہ ہو مرے زیر بغل

ہو چکے مجکو زیارت تو قصیدہ پڑھکر | روضۂ پاک پہ ہو زیست کا جھگڑا فیصل

ختم کرتا ہون قصیدہ یہ الٰہی ہو دعا | ہو قبول اب یہ پئے ذات جناب مرسل

مرے مان باپ اور استاد اور احباب عزیز | شاد عالم مین ہون ہو لطف خداوند ازل

اکثم اب بک نہ زیادہ کہ سنا کرتے ہین | رنج دہ وہ مین ہو طول کلام مہمل

قطعات تاریخ اختتام قصیدۂ ہذا مسمے بمدح خیر الانام
از نتیجۂ فکر بلند جناب مولانا محمد محسن صاحب محسن کاکوروی
وکیل عدالت مین پوری مصنف چراغ کعبہ و صبح تجلی وغیرہ

کیا ہی بے مثل قصیدہ بخدا لکھا ہے | ہین حضور آپ بھی اقلیم سخن کے والی

گذرے محسن کی دعا سے بحضور احمد | اور تاریخ ہو مقبول حضور عالی

از فکر عالی جناب سید مہربان علیصاحب فہم خان بیلوی

شعر عمدہ لکھے ہین اکثم نے | نہین زنہار شاعری ہے

کہدے فرحان زرہ ایمان سال	مدح مین یہ قصیدہ ہی افضل

از حکیم اشفاق علیصاحب اشفاق بن حکیم مشتاق علیصاحب وکیل عدالت بریلی

نسے ہے مضمون آثم جانفزا تر	درین اوراق شد منظوم یکسر
بگو اشفاق بس از رہے آداب	چہپا گلدستۂ نعت پیمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

لکھا جو مین نے وصف خدائے کریم کا	چشمہ مراد ہین ہوا فیض عمیم کا
عشق خدا کی آگ بھڑکتی ہی روز و شب	کسطرح مجکو خوف ہو نار جحیم کا
مہمان اوسکے خوان کرم پر ہراک ہی	کیا ہوسکے بیان غفور رحیم کا
سیدھا جنان کو جائیگا ای مومنو وہی	جو راستہ چلیگا رہ مستقیم کا
جس دل مین درد ہجر ہو یارب ترا مقیم	عیسے سے ہوسکے نہ علاج اوس سقیم کا
تجھسے تجھی کو چاہتا ہون ای مرے کریم	طالب ہون جاہ کا نہین خلد نعیم کا
میرے گناہ اپنے کرم سے تو بخشدے	رہتا ہی مجکو خوف عذاب الیم کا
شیطان کا کچھ فریب نہ اوسپر کبھی چلا	دل سے ہوا جو عبد خدائے قدیم کا
گلزار معرفت کا مین بلبل ہون مدام	جہونکا سا شوق آتی وہان کی نسیم کا

گلزار دہر کی سبھی کھاتا نہ مین ہوا
ہوتا نہ او مین رنگ جو تیری نسیم کا

انسان نہ کوئی تاب تجلی کی لا سکا
حاصل نہ مدعا ہوا ہرگز کلیم کا

اک لفظ کن مین خلق کیا تونے سب جہان
کیا کر سکون بیان مین شان عظیم کا

ٹھیرائے حق جو دوسرا تیرے سوا کوئی
کیونکر وہ مستحق نہ ہو آب حمیم کا

ادراک تیری ذات کو کیا کر سکے کوئی
بیکار اس جگہ پہ ہے شعور حکیم کا

سیدھا چلایا شرع محمد پہ آجتک
احسان مجھپہ کیون نہو طبع سلیم کا

حامی ہر ایک عاجز و بیکس کا ہے تو ہی
ہے دستگیر تو ہی اسیر و یتیم کا

گو کثرت گناہ سے آثم کو ہے حجاب
لیکن ہے ایک بندہ احقر رحیم کا

وصف اے آثم کیا کر صبح و شام الله کا
ذکر کرتے ہین زبانسے خاص و عام الله کا

واسطے اونکے مراتب عالم باطن مین ہین
عالم ظاہر مین جو کرتے ہین کام الله کا

حرف کن سے خلق اونے سب کیا ہے جز و کل
دونو عالم مین ہے جاری انتظام الله کا

دین و دنیا مین سوا اوسکے کوئی حامی نہین
کیون نرکھے آسرا عالم تمام الله کا

دید کے قابل ہے یہ رتبہ کہ جبرئیل امین
روز پہنچاتے تھے حضرت کو سلام الله کا

دار فانی جسکو کہتے ہین فنا ہو جائیگی
باقی رہ جائیگا بس عالم مین نام الله کا

وہ کسی سے ہی نہ پیدا اور نکوئی اوس سے ہو
لم یلد ہی اور ولم یولد کلام اللہ کا

حضرِ جان مین ناتوان اسکو نکیون دم کرون
اہل باطن جپتے ہین ہر وقت نام اللہ کا

مہر و مہ جن و ملک غافل عبادت سے نہین
نام لیتے سب ہی ہین ہر صبح و شام اللہ کا

کیا حسینون کے مین لام زلف کو رکھون عزیز
دل کو میرے ہی بہت مرغوب لام اللہ کا

قبر سے اوٹھتے ہی پہنچونگا مین ہو کر مضطرب
روز محشر ہوگا جب دربار عام اللہ کا

ہی وہ شان اوسکی کہ عرشی بھی نہ واقف ہو سکے
ہم بھلا پہچانینگے کیا احترام اللہ کا

کانپ اوٹھیگی ساری خلقت زلزلہ پڑ جائیگا
تخت پر جب حشر مین ہوگا قیام اللہ کا

کیا تعجب ہی جو ہو مقبول حق میرا کلام
ہون مین جان و دل سے ای آثم غلام اللہ کا

الہی تو ہی مالک دو جہان کا
الہی تو ہو رب کون و مکان کا

بشر سے زیب و زینت ہی زمین کی
ستارون سے ہی رتبہ آسمان کا

الہی معرفت ہو تیری حاصل
کہ ہون عاشق مین شاہ مرسلان کا

نہین ہی حمد کی طاقت کسی مین
یہان دم بند ہی کلک و زبان کا

ترے محتاج ہین اعلیٰ و ادنے
تو ہی یا رب ہی حامی انس و جان کا

مین حیران ہون کہ چھوٹا منہ بڑی بات
یہان کیا نطق ہی میری زبان کا

طفیل سید ابرار یارب
تماشا دیکھوں میں باغ جناں کا

کہاں تک حمد روک آثم زباں کو
نہ دکھلا جوش اب طبع رواں کا

رزاق ہی خلاق ہی محتاج و غنی کا
جز تیرے بھروسہ نہیں بندے کو کسی کا

کیا تاب کہ میں ہوں ترے فرمان سے باہر
ہر حال میں پابند ہوں غمی کا خوشی کا

دے مجکو بھی نعمت کہ تری عام ہی بخشش
رکتا ہی کہیں ہاتھ سخاوت سے سخی کا

تیری ہی محبت میں مری جان نکلجائے
یہ سانس تو جھونکا ہو نسیم سحری کا

پہنچے ترے نکتوں کو بھلا کسکی طاقت
ہرگز نہ کھلا بھید ترے راز خفی کا

کیونکر نہ کروں حشر میں بخشش کی تمنا
رحمت تری پوری ہی نہیں کام کمی کا

قدرت کا تری راز بھلا کسپہ عیاں ہو
مالک ہی الٰہی تو ہی خشکی و تری کا

طاقت نہ زباں کو نہ دہن کو نہ قلم کو
کس سے ہو بیاں ہی یہ محل بوالعجبی کا

تو آتش دوزخ سے بچانا اسے یارب
جز تیرے تو بندہ ہی یہ آثم نہ کسی کا

کیا وصف کر سکوں میں خدائے جلیل کا
اور اوسکے خاص لطف جمیل و نبیل کا

ہو ثنا و ... حمد ... ثنا کا
اور ... کر ... سلسلہ کا

نمرود نے جو ڈالدیا اونکو آگ مین
تیرے بغیر کون تھا حامی خلیل کا

کیا منہ مرا کہ حمد مقدس کرون رقم
دعوی قلم کو ہی نہ زبان کو دلیل کا

روز ازل سے ہی مرض عشق بے طرح
عیسے سے کچھ علاج نہو اس علیل کا

دل کو مرے ذرا نہین خوف عذاب حشر
ہی آسرا وہان مجھے تجھ سے کفیل کا

آثم کی آبرو ہے دونون جہان مین
مالک ہی یا الٰہ تو عبد ذلیل کا

بہت سے ہون الٰہی مین بیمار مصطفے
ہو اب نصیب شربت دیدار مصطفے

اوسکی نظر مین روشنی مہر کچھ نہین
دیکھا ہی جسنے جلوۂ رخسار مصطفے

گلگشت مین وہانکی نکیونکر بہار ہو
جنت سے بڑھکے ہی کہین گلزار مصطفے

رہتا ہون درد ہجر سے گو بیقرار مین
لیکن پسند دل کو ہی آزار مصطفے

صالح وہ ہین جو شان فضیلت کے ہین مقر
وہ ہین شقی جو کرتے ہین انکار مصطفے

کیا دھوپ مہر حشر کی اونکو ستائیگی
جن پر پڑا ہی سایۂ دیوار مصطفے

آثم کی ہی دعا کہ الٰہی قبول ہو
گو نعت یہ نہین ہی سزاوار مصطفے

یارب مین مدح خوان ہون محمد کی ذات کا
عاصی ہون پر نہ کیون ہو وسیلہ نجات کا

کیا شکر مین کہون لب شیرین شاہ کو ۔ کچھ پوچھیے نہ بات مزا کیا نبات کا
اللہ بخشدیگا گنہ اوسکے سر بسر ۔ پابند دہر مین ہی جو صوم و صلات کا
کیون شاعرو نہین نام نہ میرا بلند ہو ۔ لکھتا ہون وصف اوس شہ عالی صفات کا
پہیلی تھی روشنی شب معراج اسقدر ۔ دن سے بھی ہو گیا تھا سوا جلوہ رات کا

آثم کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
معلوم اوسکو حال نہین ہی ممات کا

لکھون کیا وصف مین تاجبر سردار دو عالم کا ۔ اوسیکے نام نامی مین ہی عالم اسم اعظم کا
دلا توصیف ابرو مین ذرا تیغ قلم چمکا ۔ کہ قبضے مین ترے آجائے میدان نظم عالم کا
تبرک جانکر اوسکو جگہ آنکھون مین دیتے ہین ۔ نہین یہ اشک کا پانی ہی شاہا آب زمزم کا
اگر عزت تجھے کونین کی درکار ہی اے دل ۔ تو لازم ہی وظیفہ تجکو صلی اللہ وسلم کا
عطا کی دولت ایمان اگر بے کہے تمنے ۔ تمہارے سامنے کیا تذکرہ ہی جود و حاتم کا
رہا کرتا ہی کشت دل مرا سرسبز اشکون سے ۔ نہال تازہ فرقت مین جما کرتا ہی اک غم کا
بیان اوس شاہ کے رتبے کا مجھسے ہو سکے کیونکر ۔ وہی ہی فخر عالم کا وہی ہی فخر آدم کا
الٰہی خواب ہی مین صورت سرور نظر آئے ۔ نہایت شوق رویت ہی مجھے حسن مکرم کا
در فیض نبی کے سب گدا ہین دہر مین یارو ۔ کہو محتاج جنت کا کوئی محتاج درہم کا

پریشان ہون بہت دنیا کی کروہات سے بچالے
زبان پر نام جاری ہو نہ کیونکر رب ارحم کا

خبر لے جیسے دوران خدارا جلد او میری
تپ فرقت کی شدت سے مین یہان ہون کوئی دم کا

خدایا شکر پادشاہ دین ہو اسطرح دل مین
کہ خاتم مین رہا کرتا ہی جیسے نقش خاتم کا

عجب کیا ہو جنت جو بٹھائے مجکو آنکھون مین
کہ نعت مصطفے ہی مشغلہ ہی میرا ہر دم کا

لٹا دونگا مین اے جوش جنون نقد جان سارا
بنونگا آج کل ہم مثل ابراہیم ادہم کا

خیال نعت مین بے پر اوڑا جاتا ہون مین ایسا
عجب کیا تھام لون جا کر جو پایا عرش اعظم کا

دل خستہ پہ عکس روئے انور ڈالیے شاہا
کہ بہر زخم دل ہاتھ آئے پھایا مجکو مرہم کا

کسیکو نیک اعمالی پہ اپنے ناز ہو شاہا
بھروسا ہی مجھے تو آپ ہی کی ذات اکرم کا

شفیع روز محشر کا ہون مین مداح اے خالق
نکرنا بعد مرنے کے مجھے لقمہ جہنم کا

محمد کی جدائی مین الم رہتا ہی اے آثم
مہ شوال بھی مجکو مہینا ہی محرم کا

خیال روئے مصطفے پہ جب سے دل شیدا ہوا
سب لگے کہنے سویدا کو کہ یہ تارا ہوا

سنبل گلزار رضوان نے بلائین میری لین
گیسوئے سرور کا جبدن سے مجھے سودا ہوا

ہاتھ آیا وصف جب رخ کا تو روشن ہو گیا
یہ ید بیضا نیا اے حضرت موسی ہوا

آنکھ سے گر کر نہین آتا ہے ہرگز ہاتھ یہ
ہی دُر نایاب میرا اشک بھی ٹپکا ہوا

ہو گئی خز فون کی کرسی عرش پر
نعت کے لکھنے سے یہ حاصل مجھے رتبا ہوا

بن گئین آئینہ سراپا یہ حیرانی بڑھی
نقش پاے شہ کا جب چرون کو نظارا ہوا

نقطہ نقطہ بنگیا گوہر مرے دیوان کا
وصف دندان محمد مین جو مین گویا ہوا

چشمۂ کوثر کا دھوکا ہوگیا ہر ایک کو
جب مری آنکھون سے جاری ہجر مین دریا ہوا

جذب دل لایا خیال سرور کونین کو
آج مقصد میرے دل کا اے فلک پورا ہوا

آپ کے اعجاز کا مجھ سے بیان ہوتا نہین
جب ہلی انگلی تو سینہ ماہ کا پارا ہوا

دون کی لینے لگا وہ آفتاب حشر سے
چہرۂ انور کا حاصل جسکو نظارا ہوا

اشک کا قطرہ ستارا تھا فراق شاہ مین
اے منجم جب گرا آنکھون سے سیارا ہوا

نرگس شہلا کو چشم شہ نے دی خجلت تمام
زلف سے شرمندہ سارا عنبر سارا ہوا

کیون کھنچا جاتا ہی یہ سوے مدینہ بھر گھر
کیا حسین روضہ ہوا کیا دل مرا پارا ہوا

عشق احمد کا مرض ہی اندنون آثم مجھے
باعث درد جدائی غیرت عیسا ہوا

دیکھو تو ذرا آج گدایانہ ہمارا
انداز ہی کیسا ہجر مین شاہانہ ہمارا

ہم نام محمد پہ فدا کرتے ہین یہ جان
مقبول ہو اب یا نہ ہو نذرانہ ہمارا

کیا کیا نہ ثنا کی دُر دندان نبی کی
شہرہ ہوا اس دہر مین کیا کیا نہ ہمارا

للہ دکھا دیجیے اب خواب مین جلوہ
بیتاب بہت ہی دل دیوانہ ہمارا

ہو وہیان نہ کم ساقیِ کوثر کا خدایا
کہتا ہی یہی اب دل مستانہ ہمارا

جائے نہ کبھی دل سے خیال شہ والا
آباد الٰہی رہے ویرانہ ہمارا

بوے گل مرقد جو اوڑا لائی صبا رات
گلزار ارم ہوگیا کاشانہ ہمارا

آثم ہی عبث پیرویِ نفس شب و روز
ہوگا نہ کسی طور یہ بیگانہ ہمارا

جا کے طیبہ مین کرون ایسا بیانِ مصطفے
سب پڑھیں صل علیٰ ظاہر ہو شانِ مصطفے

جب مدینے مین پہنچ جاؤن تو ہی یہ آرزو
ہو میسر میرے سر کو آستان مصطفے

یہ نہین ممکن کہ حقِ نعت احمد ہو ادا
ہون اگر جملہ سخندان مدح خوان مصطفے

آپ کے اوصاف مین قرآن مالامال ہی
جز خدا کوئی نہین ہی رتبہ دان مصطفے

اہل ایمان ہین ہمیشہ پیروِ شرع شریف
ہین وہی فضل خدا سے دوستان مصطفے

روز و شب رہتا ہی کثرت سے فرشتون کا گذر
عرش اعلیٰ کے برابر ہی مکان مصطفے

کیا ضرر پہونچا سکے شیطان کا سنگِ جفا
رہتے ہین سارے ملائک پاسبان مصطفے

ہی مدینے کا ہر اک گل غیرت باغ ارم
مرتبہ رکھتا ہی کیا ہی بوستان مصطفے

مدحتِ احمد مین آثم خوب ہی قول زہیر
فہم کیا انسان کا سمجھے جو شان مصطفے

کیون نہ اک عالم مین شہرہ ہو مرے اشعار کا　　وصف لکھتا ہون جناب احمد مختار کا
کیون نہ ہو تیری شفاعت پر بھروسا ای نبی　　ہر دو عالم مین تو ہی محبوب اک غفار کا
یا الٰہی رحم میرے حال پر اتنا تو ہو　　جلد دیکھون جا کے روضہ احمد مختار کا
خواب ہی مین جلوہ روے منور ہو نصیب　　یا رسول اللہ ہون مشتاق مین دیدار کا
گرمیِ نار سقر سے کچھ ہمین وحشت نہین　　سرد اک قطرہ کریگا چشم دریا بار کا
اشرفی مہر سا چمکے نہ کیونکر داغ دل　　مین ہون بے دامون کا بندہ آپکی سرکار کا

بلبل بستان معنی سکتے ہین آثم مجھے
میرے دیوان مین نہ کیونکر رنگ ہو گلزار کا

مرے طالع کا نحوست سے جب اختر نکلا　　پھر تو ہر وقت مرے منہ سے پیمبر نکلا
جب صفین روز ازل باندھ چکی سب خلقت　　سب کا سردار تو ہی ای مرے سرور نکلا
یاد دندان محمد مین جو گویا مین ہوا　　نکلا جو لفظ وہ ہم صورت گوہر نکلا
آپکے جسم مطہر کا پسینا ای گل　　کہین عطر گل گلزار سے بڑھکر نکلا

حق کے محبوب کی یہ نعت رقم کرتا ہی
کہین آثم کو نہ کیون ہم کہ سخنور نکلا

جلوہ اللہ کو دکھاتا تھا　　اسلیے چرخ پر بلایا تھا

کیا تھی معراج اک بہانا تھا — شہ کا رتبہ فقط بڑھانا تھا
چومتے کیون نہ پا شہ قدسی — بخت خوابیدہ کا جگانا تھا
امتی امتی نہ کیون کہتے — حق سے امت کو بخشوانا تھا
تھی شب قدر خود ہی وصل کی رات — فرش کیا نور کا بچھانا تھا
زاہدون کو عبث ہی زہد انس — زلف سرور مین دل پھنسانا تھا

جان ہی سے لیتے کاش آثم کی
جو مدینے نہین بلانا تھا

منہ کسلئے تکون مین رئیس اور امیر کا — بندہ ہون ایک مین بھی تو رب قدیر کا
محتاج تیرے سب ہین بھروسا تجھی پہ ہی — تیرے سوا ہی کون امید اور فقیر کا
ایمان جو نہ لائے خدا کے حبیب پر — ہو مرتکب جہان مین گناہ کبیر کا
کسکی زبان لائق مدح رسول ہی — مدحت لکھے کبیر کی کیا منہ صغیر کا
مداح شاہ دین ہون برابر ہی میرے کون — ہی عرش پر دماغ تو اب اس حقیر کا
یکتا سے دہر کیون نہ کہے ہر بشر مجھے — رکھتا ہون دل مین عشق شہ بے نظیر کا
اسد بعد مرگ یہ ہی آرزوے دل — مجھسے ادا جواب ہو منکر نکیر کا
آثم جمال روئے محمد کے وصف سے — مین نے خطاب پایا ہی روشن ضمیر کا

عاشق ہون جان و دل سے جناب حبیب کا
اختر ہی کیا ہی اوج پہ میرے نصیب کا

اشعار نعت پڑھنے لگا مین چمن مین جب
صل علی ترانہ ہوا عندلیب کا

ہجر نبی کے درد کی کیا ہوسکے دوا
بے فائدہ ہین تو ہی نسخہ طبیب کا

برسون کتاب عشق کا دل نے دیا سبق
احسان ہی میرے سر پہ ضرور اوس ادیب کا

اکم کو خلد دیجیے انعام مین حضور
ہوگا نہ روز حشر کوئی اوس غریب کا

رویا مین مجکو شہ نے جو جلوہ دکھا دیا
سوتے ہوے نصیب کو میرے جگا دیا

رحمت خدا کی دیکھنا صدقے مین آپکے
اسلام کا مجھے بھی تو پتلا بنا دیا

اوسکو خدا کے فضل سے جنت ہوئی نصیب
جسکو خدا نے شاہ کا روضہ دکھا دیا

اوسپر حرام ہوگئی نار سقر ضرور
کوثر کا جام حشر مین جسکو پلا دیا

دیوانہ مین ازل سے تھا احمد کی زلف پر
میرا وطن نہ کسلیے طیبہ بنا دیا

لون رحمت خدا کی نہ کیونکر بلائین مین
گردن مین طوق عشق نبی کا پنہا دیا

فخر رسل کا کیا اونھین نظارا ہوگیا
حورون نے غل جو صل علی کا مچا دیا

اوس وقت شہ کو لیگئے ہمراہ جبرئیل
جب پہلے فرش نور فلک پہ بچھا دیا

زخم جگر ہنسا دیے ابرو کی یاد نے
دندان شہ کی یاد نے فوراً رولا دیا

باندھی ہو جسنے طاعتِ اللہ پہ کمر
مسجد جہان ملی وہین سر کو جھکا دیا

واقف تھے عشق شرع سے لیکن خدا ضرور
واعظ نے تازہ خلد کا مژدہ سنا دیا

آثم ضرور جائیگا دوزخ مین وہ شقی
جسنے خدا کو اور نبی کو بھلا دیا

جس وقت مرے لب پہ محمد کا بیان تھا
بجز وصل سے ملے اور نہ کچھ ورد زبان تھا

فرقت مین مری آنکھ سے آنسو جو روان تھا
ہر ایک کو اوس پر دُرِ غلطان کا گمان تھا

کیون داغ مین بوئے گل جنت نہین آتی
بچپن سے گل عشق نبی دل مین نہان تھا

پیدا ابھی تھے نہ جنات نہ آدم نہ فرشتے
اک نور تری ذات مقدس کا عیان تھا

اصحاب وہ کرتے تھے نہ تھا جو کسی سے
اسوہ جسے ہر یار نبی فخر زمان تھا

اے فخر رسل نعت تری کیا کوئی کرتا
تعریف کے لائق نہ زبان تھی نہ دہان تھا

کیا منہ مرا آثم جو کرون شہ کا بیان میں
واللہ کہ وہ تاج سر شاہ شہان تھا

مجھکو آجائے نظر روضہ رسول اللہ کا
منتظر ہون ایک مدت سے تجلی گاہ کا

کیون نہ ہم مرہون احسان ہون دین کے نیز
راستا سیدھا بتایا دین حق کی راہ کا

اونکو محشر مین عذابون سے رہائی کیون نہو
جو سبھی آفاق مین کرتے ہین کام اللہ کا

آپکے روی مبارک کے مقابل ہو سکے ‖ ای فلک یہ منہ کہاں عالم میں مہر و ماہ کا
کیا دکہائے حشر کے دن منہ خدا کو جا کے وہ ‖ ظلمت عصیان سے منہ کالا ہو جس بدخواہ کا
آسرا تیری شفاعت ہی کا ہی روز جزا ‖ ہی تو ہی حامی ہر اک سے گدا و شاہ کا
روز و شب جن و بشر حاضر ہیں خدمت کیلیے ‖ چرخ سے رتبہ فزون ہی آپکی درگاہ کا

اسکو رویا میں ذرا جلوہ دکہادو ای حضور
ہی بہت مشتاق اثم رشک ماہ کا

تحریر جب سے وصف کیا ہی حضور کا ‖ ہر دائرے میں حرف کے عالم ہی نور کا
جب شغل شعر نعت محمد کا ہو مرا ‖ شہرہ نہ کیوں ہو دہر میں میرے شعور کا
موزون ہوئے جو معنی بے سایہ سرو قد ‖ مضمون نیا بھی باندھ لیا کیا ہی دور کا
انسان کو چاہیے کہ کرے عجز ہر گہڑی ‖ منہ سے نہ ایک حرف بھی نکلے غرور کا
ہر دم فراق شاہ سے ہی بیقرار کیا ‖ میں کیا کروں علاج دل ناصبور کا
شامل رہیگی رحمت حق میرے ہر گہڑی ‖ اک عبد پر خطا ہوں میں رب غفور کا
جب آفتاب چرخ رسالت کا ہو گذر ‖ نقش قدم سے سنگ ہو ہم رتبہ طور کا
دعوی برابری کا کف پا سے کرسکے ‖ مقدور یہ نہیں ہی کسی طرح حور کا

بس ہو کرم کی نظر اسکے حال پر ‖ اثم بھی ہی جہان میں شیدا حضور کا

گل ہو شگفتہ دیکھے اگر روے مصطفے
سنبل ہو تازہ سونگھے جو گیسوے مصطفے

اتنا تو عاشقون کو محبت کا جوش ہو
دل سوے مصطفے ہو نظر سوے مصطفے

ہر دم ہی میرے ورد مین والشمس اسلیے
تا دیکھ لون مین خواب ہی مین روے مصطفے

واللیل مین کیا ہی خدا نے بھی انکا ذکر
بنہرے کو کیون پسند نہون موے مصطفے

کیا منہ مرا کہ خلق نبی کا بیان کرون
اللہ کو پسند ہی خود خوے مصطفے

دیکھون جو خواب مین بھی تو کیون سیر خم کرون
کعبے سے کم نہین مجھے ابروے مصطفے

کیا تاب مہر حشر کرے مجھپہ گرمیان
دیکھا ہی جلوہ رخ نیکوے مصطفے

کہتا ہی رات دن دل آثم تڑپ کے یہ
دیکھون الٰہی آنکھونسے مین کوے مصطفے

جس گھڑی وصف نبی کچھ بھی رقم ہوجائیگا
شاخ طوبی کی طرح اپنا قلم ہوجائیگا

خود بخود ہوگی میسر دید روضے کی مجھے
جب مرے اللہ کا مجھپر کرم ہوجائیگا

شوق جب لے جائیگا مجکو مدینے کی قریب
سر مرا پھر تو پے تسلیم خم ہوجائیگا

دل سے آثم وصف طیبہ کا لکھے جا دمبدم
مرتے ہی تو داخل باغ ارم ہوجائیگا

مقبول نقد دل کا جو نذرانہ ہوگیا
جامہ ہمارے جسم کا شاہانہ ہوگیا

آیا خیال چہرۂ انور کا جس گھڑی
روشن ہمارے دل کا یہ خانہ ہو گیا

صد شکر اسکا ہمکو نتیجہ ہوا حصول
شہرہ ہماری نعت کا کیا کیا نہ ہو گیا

کیا ذکر نور شمع شبستان شاہ کا
جسکا کہ ماہ و مہر بھی پروانہ ہو گیا

میری نجات حشر میں ہو جائیگی ضرور
مقبول جو یہ نعت کا نذرانہ ہو گیا

اللہ و مصطفے کے سوا کون ہی عزیز
دونو جہان سے دل بیگانہ ہو گیا

لائی جو بوے گلشن طیبہ صبا ذرا
خوشبو میں بڑھکے باغ کا شانہ ہو گیا

ای شاہ اسکو زلف کا جلوہ دکھائیے
آثم کو سنتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہو گیا

خدا کے نور سے پیدا جو شہ کا نور ہوا
تو دو جہان میں سو سو طرح ظہور ہوا

میں تنگ ہجر سے تھا جب چلا مدینہ کو
عوض الم کے میرے مجھے سرور ہوا

خدا کا شکر ہوں محبوب اوسکی امت میں
کہ جو حبیب خدا عاشق غفور ہوا

نہ کیوں پسند ہو مخلوق کو سخن میرا
طفیل شاہ کے مشہور دور دور ہوا

جو سر بلند کرے حق تجھے نہ کر غرہ
ہوا او پست جسے دہر میں غرور ہوا

غش آیا حضرت موسی کو تاب لا نہ سکے
خدا ے پاک کا ظاہر ذرا جو نور ہوا

تمام عمر تو غفلت میں کٹ گئی میری
ثواب کا نہ کوئی کام جب قصور ہوا

یہی امید ہی آتشم کی نعت ہو مقبول
کہ اب حضور مین حاضر یہ ای حضور ہوا

ہر زبان کو کام ہی اس جالب خاموش کا
تام ہر بحر طبیعت مین نہین ہی جوش کا

تیری رحمت اپنے دامن مین چھپا لے مجھے
سامنا جب ہوا آلہی گور کی آغوش کا

ذکر سنتا ہی رسول پاک کا ہر صبح و شام
کیا کسیکو حال ہی معلوم دل کے گوش کا

کرو عشق مصطفے سر پر اوٹھا لیتا ہی دل
جانتا ہی ہجر کو بار گران مہ دوش کا

کیون نہ ای آتشم تیرے دیوان مین ہو ذوق سخن
ہی تو اک ذلہ ربا خوان جناب ہوش کا

شہا چہرے کو دکھلایا تو ہوتا
مرے اختر کو چمکایا تو ہوتا

نہ لاتا تاب ای حضرت نہ لاتا
مگر رخسار دکھلایا تو ہوتا

بلا گردان در اقدس کا رہتا
مدینے مجکو بلوایا تو ہوتا

گلی کے اپنے ذرون کو دکھا کر
ذرا انجم کو شرمایا تو ہوتا

غم ہجر محمد نے رولا کر
سیہ نامے کو دہلوایا تو ہوتا

در مقصد تجھے ای چشم ملتا
ذرا اشکون کو ٹپکایا تو ہوتا

تمنا خلد کی رکھتا ہی آتشم
گنہ سے اپنے شرمایا تو ہوتا

حشر کے روز کوئی بھی نہ ہمارا ہوگا
اک شفاعت پہ محمد کے سہارا ہوگا

نعت گوئی کا ہمین شغل رہا کرتا ہی
اوج پر اب تو ہمارا بھی ستارا ہوگا

نظر مہر نہ ہوگی جو ادھر سرور کی
تو مری آنکھ سے جاری کوئی دریا ہوگا

گرد کس روز مین روضے کے پھرونگا یارب
کون سے روز نصیبا مرا سیدھا ہوگا

لب جان بخش دکھادو مجھے رویا مین جناب
ہر مرض کا مرے حق مین وہی نسخا ہوگا

قبر مین بھی رخ شہ یاد رہیگا مجھکو
بعد مردن جو اثر میری دعا کا ہوگا

مرتے دم یہ اثر عشق دکھائیگا مزا
نام حضرت کا مرے منہ سے نکلتا ہوگا

عطر گل کی وہ حقیقت نہ ذرا سمجھے گا
جسکو حاصل رخ رنگین کا پسینا ہوگا

مومنو بیٹھو ادب سے مین غزل پڑھتا ہون
شور اب دم مین بپا صل علے کا ہوگا

تو ہی مداح رسول عربی ای آتش
تجھسے بڑھکر کوئی دنیا مین بھلا کیا ہوگا

دم تشویش ہوگا قول یہ روز جزا میرا
کہ گھبرا تو نہ ای دل ہے محمد مصطفے میرا

دل و جان سے فدا ہون مین رخ پر نور حضرت پر
ہو کس واسطے ہر دم وظیفہ والضحی میرا

نہین کچھ جا کے غم جو مبتلا درد فرقت ہون
کبھی تو حال سن لینگے محمد مصطفے میرا

ترا فضل و کرم دیکھا تو کی یہ التجا مین نے
رسول اللہ کے ہو ساتھ محشر [illegible] میرا

مین ہون پیرو ترا مجکو بچانا نار دوزخ سے
تو ہی ہو رہنما میرا تو ہی ہو پیشوا میرا

گرا ہون کیا نہین کچھ غم مجھے مل جائیگی جنت
کہ حامی دن قیامت کے ہی فخر انبیا میرا

مصیبت ہجر کی کچھ ہو مگر مین مر نہین سکتا
مسیحا جب ہو تجھسا کر سکیگی کیا قضا میرا

محبت سے لکھا کرتا ہون نعت پاک اے احمد
عجب کیا جو سخن ہو جائے مقبول خدا میرا

جب سنا وصف محمد شیفتہ دل ہو گیا
چاہے حیرت ہی کہ بے دیدار مائل ہو گیا

جسنے دیکھا اک نظر نور اوسکو حاصل ہو گیا
نقش پا کے عکس سے ارماہ کامل ہو گیا

جسنے برحق اوس نبی پاک کو سمجھا اگر
ای مسے خالق ہی جنت مین داخل ہو گیا

ہے تمام شکر ہو دلمین تو ہو حب نبی
ورنہ شیطان اور ہمیرا نفس قاتل ہو گیا

معرفت اللہ کی دم مین ہوئی اوسکو حصول
جو تصور مین حبیب حق کے واصل ہو گیا

حشر کی تکلیف کا پھر خوف کیا ہی مومنو
جب رسول حق حبیب رب عادل ہو گیا

آنکے اسکندر اگر دیکھے تو ہو حیرت او
کب نبی کے رخ سے آئینہ مقابل ہو گیا

نعت احمد کے سبب سے خوش نصیبی دیکھیے
رحمت خالق کا میری قبر پر ظل ہو گیا

شکر ہی پیدا کیا امت مین حضرت کی مجھے
ہو کے عاصی نیک بندون مین شامل ہو گیا

تم درود اخلاص سے ہر دم پڑھو اے مومنو
نعت کے باعث سے مین رحمت کے قابل ہو گیا

یا الٰہی یہ تو اوسکی آرزو پوری تو کر
آثم اب عشق نبی کا تجھسے سائل ہو گیا

عاشق فقط نہین مین خداے جلیل کا
دیوانہ ہون مین زلف رسول جمیل کا

کیا خوف روز حشر فداے رسول ہون
دامن ہی میرے ہاتھ مین نعم الوکیل کا

لکھنے سے نعت کے مجھے حاصل ہی عز وجاہ
رتبہ جہان مین دیکھنا عبد ذلیل کا

ہین یون تو پرگناہ مگر پائینگے بہشت
اللہ کو ہی پاس ہمارے کفیل کا

دیوان کا ہر ورق ورق آفتاب ہو
ہو نظم وصف کچھ بھی جو اوس خوش خصیل کا

لکھتا ہون وصف ساقی کوثر کا آجکل
پانی دوات مین ہو مری سلسبیل کا

نکلا دہن سے نام خدا وقت مرگ جب
ابلیس کو محل نہ ملا قال وقیل کا

امت یہ ہمنے بخشدی فرمائیگا خدا
کیا ذکر ہی گناہ کثیر وقلیل کا

رویا جو مین فراق محمد مین ای فلک
ہمسر ہر ایک دیدہ ہوا رود نیل کا

دیکھون جو مین مدینہ تو صحت نصیب ہو
مقصد ہی ای خدا یہی اس مجھ علیل کا

شرمندہ مہر حشر ہو آثم نہ کسطرح
جب دیکھے داغ الفت رب جلیل کا

ثنا خوان ہون محمد مصطفے کا
مجھے ہی خوف کیا روز جزا کا

غلام شاہ طیبہ ہون دم حشر / خدایا ساتھ ہو آل عبا کا
تمنا ہی یہ اپنی روز محشر / زبان پر نام آئے کبریا کا
مین ہون بیمار فرقت کیجیے رحم / کوئی نسخہ ملے مجکو شفا کا
رخ پر نور احمد پر فدا ہون / نکیون مین ورد رکھون والضحیٰ کا
جہان مدح رسول حق پڑھو نیز / نہو کیون غل وہان صل علےٰ کا
وہی ہی خلقت عالم کا باعث / وجود اوس سے ہوا ارض وسما کا
الٰہی جلد دکھلا مجکو جلوہ / مین ہون مشتاق فخر انبیا کا

اوسی کا مومنو خادم ہی آثم
کہ جو ملجا ہوا شاہ و گدا کا

عاشق ازل سے ہون شہ عالی جناب کا / کچھ دغدغہ نہین مجھے یوم الحساب کا
نعت نبی کے لکھنے سے پھیلی ہی روشنی / ہر صفحہ آفتاب ہی اپنی کتاب کا
کیا معجزہ بیان ہو اونگلی کا آپ کی / دو ٹکڑے ہو چکا ہی جگر ماہتاب کا
حضرت نے بخشوا کے جہنم سے دی نجات / کیسا کیا ہی کام ادا یہ ثواب کا
حضرت کے نور سے ہی شب و روز روشنی / یہ مرتبہ کہان ہی مہ و آفتاب کا
گرتے ہی گرتے گوہر نیسان وہ ہوگیا / آنسو جو گر پڑا مری چشم پر آب کا

آتشِ فراق سرورِ دین میں ہوں بیقرار
ہو رشک برق کو بھی مرے اضطراب کا

اک ایک تشنہ کام کو پانی پلائینگے
پیاسا رہیگا کوئی نہ کوثر کے آب کا

سر تا بہ پا ہوں غرق گناہوں میں اے نبی
حامی تو ہی ہے حشر میں مجھ خراب کا

جسنے خدائے پاک و نبی کو بھلا دیا
دوزخ کا مستحق ہوا مورد عذاب کا

آثم کے ہر گناہ کو اللہ کر معاف
ہے اسکے منہ پہ شرم سے پردہ حجاب کا

کاکلِ احمد کا جس انسان کو سودا ہو گیا
مثلِ مجنوں وہ پریشاں سوئے صحرا ہو گیا

شکر ہے عشق محمد دل میں پیدا ہو گیا
حشر کے دن کے لیے اچھا وسیلا ہو گیا

کھینچکر لیجائیگا سوئے مدینہ ایکدن
طالع واژون مرا جو کچھ بھی سیدھا ہو گیا

روز و شب کرتا ہوں مدحت میں رسول پاک کی
پھر تعجب کیا فزوں میرا جو رتبا ہو گیا

جب اوٹھایا آپ نے انگشت کو سوئے قمر
دیکھیے اعجاز وہ دم میں دو پارا ہو گیا

دین و دنیا میں اوسکی نیکنامی ہو گئی
جو نبی پاک کی الفت میں رسوا ہو گیا

جب مدینے کا تصور بندھ گیا آثم مجھے
گلشن فردوس بھی آنکھوں میں صحرا ہو گیا

در شہ پہ ہو یارب سر ہمارا
وہاں کی خاک ہو بستر ہمارا

خدا کو پاس ہی ہر وقت منظور
عجب ذیشان ہی سرور ہمارا

جو شہ کی آستان پر جان نکلے
بہت انجام ہو بہتر ہمارا

کیا کرتے ہین ہم وصف محمد
الٰہی ہو مدینہ گھر ہمارا

نہین عصیان کا ہمکو رنج مطلق
شفیع حشر ہی رہبر ہمارا

ہمارے دل مین عشق مصطفیٰ ہی
ہی سب سے مرتبہ بڑھکر ہمارا

ہمین تو بخشوا ہی لینگے آثم
عقیدہ ہی یہ حضرت پر ہمارا

آفاق مین شہرہ ہی بہت طرز بیان کا
جوہر ہی کھلا صاف مری تیغ زبان کا

لاتا تھا وہ اللہ کا پیغام شب و روز
جبرئیل بھی خدام سے تھا فخر زمان کا

رہتی ہی مدینے مین بہار ایک نئی روز
جھونکا وہان جاتا ہی نہین باد خزان کا

ای کاش پہونچ جاؤن مین روضے پہ کسیطرح
خادم مجھے کردے کہین اللہ وہان کا

اللہ جو چاہے تو کسی روز سنا دے
مشتاق مین رہتا ہون مدینے کی اذان کا

کرتا رہا ابرو کے جو اوصاف تو آثم
قائل ہی ہلالی بھی تری طبع روان کا

لکھو نہین کیا وصف شہ دین کا وہ فخر ہی سارے سلیمان کا
نشان ہی ادس سے فلک زمین کا بہا ہی نقش اولیا کا

فراق سرور دین میں ہوں لاغر کہ سب سمجھتے ہیں تار بستر
کہ کیون نہ ہو میرا یہ حال ابتر ہی جب بیان اوس زلف عنبرین کا

عجب ہی خوشبوئے زلف حضرت خدا کو جس سے ہوئی ہی الفت
بھلا میں دون کس سے اوسکو نسبت ہما ان ہی پیچ کا ہی شک پیچ جنبر کا

بیان ہو اعجاز شاہ کا کیا خدا کے اٹھا نور کا وہ جلوا
ہوا اشارے سے مہ دو پارا یہ معجزہ اک تھا شاہ دین کا

ہوے جو پیدا رسول اکرم تو نور افزا ہوا یہ عالم
کہ بولے آثم یہ جن و آدم فلک سے رتبہ بڑھا زمین کا

فراق شاہ میں اس درجہ میں نزار رہا
کہ خار دشت کے دلمین کبھی میں خار رہا

چلا مدینے کو ایسا نہ پھر کہیں ٹھیرا
نبی کے ہجر میں اس درجہ بیقرار رہا

اونھیں کے دم سے ہوا شمع معرفت کو فروغ
اونھیں کی ذات سے اسلام کو وقار رہا

کسیطرح ہو سخن میرا ای خدا مقبول
کہ میں حبیب پہ تیرے ہوں جان نثار رہا

نبی کے بعد ابو بکر نے بڑھایا دین
پھر اونکے بعد عمر کا ہی اختیار رہا

ق

ہوے وہ فوت تو عثمان سے بڑھا اسلام
علی پہ ختم پھر اسلام کا وقار رہا

الٰہی جلد پہنچ جائے اب مدینے میں
یہان پہ آثم غمگین ذلیل و خوار رہا

بیان انسان سے مشکل ہی شان مصطفائی کا
کہ اونکی ذات میں آیا نظر جلوہ خدائی کا

طفیل ذات احمد کر لیا اقرار خالق نے
عجب کیا روز محشر حال کھلجائے رہائی کا

الٰہی جلد مین پہنچون نظر آجاے وہ روضہ — کہ صدمہ اوٹھ نہین سکتا ہی مجھسے بیجدائی کا

خدا نے اپنی قدرت کا عجب جلوہ دکھایا ہی — نبی کا روے اقدس آئینہ ہی حق نمائی کا

الٰہی مین خلاف شرع اکثر کام کرتا ہون — تجھے کو اختیار اب ہی بھلائی اور برائی کا

مرا عقدہ بھی حل کر دے طفیل مصطفےٰ یارب — کہ ہی تیرے کرم پر خاتمہ مشکل کشائی کا

ہین جتنے انبیا سب تابع احمد کے شاہ ہین — اونھین پر ختم ہی پایا ہی خلعت مصطفائی کا

نہ کیونکر سر کو میرے سرفرازی سربلندی ہو — کہ تاج اونکی بدولت سر پہ رکھتا ہون گدائی کا

ہر اک گمراہ کو کیون راہ بتلائین نہ ای آثم — خضر سے بڑھکے تھا اونکا طریقہ رہنمائی کا

لو گلِ نعت نبی کا خامہ گلچین ہو گیا — ہر ورق دیوان کا میرے باغ رنگین ہو گیا

وصف لبہاے محمد نظم جب مین نے کیا — پھر تو جو نکلا سخن منہ سے وہ شیرین ہو گیا

جو پھرا محبوب خلاقِ دو عالم سے ذرا — اوسکا سب جاتا رہا ایمان بیدین ہو گیا

گل کی بو آئی جو لکھا وصف روے شاہ دین — زلف کی تعریف سے ہر حرف مشکین ہو گیا

جان لو اوسکو کہ ہی وہ نام احمد پہ نثار — مال و زر کو جو تصدق کرکے مسکین ہو گیا

فی الحقیقت ہمکو چارہ کچھ نہین تقدیر سے — جو کہ ہونا تھا وہی روز نخستین ہو گیا

شاد ای آثم حقیقت مین اوسکو جان لو — جو رسول اللہ کی فرقت مین غمگین ہو گیا

ی کا

اکی نقش اولین کا

جب مرے پیش نظر شہ کا مدینا ہوگا
پھر تو روضے کی زیارت کا قرینا ہوگا

عشق کامل مجھے دیگا جو خدا احمد کا
داغ الفت سے منور مرا سینا ہوگا

پار ہو جائینگے دریائے الم سے ہم سب
عرش پر رحمت حق کا جو سفینا ہوگا

زندگی میں جو مدینے کو نہیں جاؤنگا
پھر تو کچھ مرنے سے بڑھکر مجھے جینا ہوگا

شرع احمد پہ تو ہر وقت چلا کر آثم
یہی جنت کا ترے واسطے زینا ہوگا

الٰہی دوست ترا دلبر یگانہ ہوا
یہی ہو وجہ کہ قربان سب یگانہ ہوا

خدا کی راہ میں دیتا ہے جو کوئی منعم
اوسی کے واسطے کل غیب کا خزانہ ہوا

حبیب حق کی صفت سے یہ روشنی پھیلی
کہ شمع مجلس انجم تمام خانہ ہوا

کیوں ہو روشنی ہر دم نبی کی تربت پر
خدائے پاک کی رحمت کا شامیانہ ہوا

مثال نغمے کے نالہ کیا محبت میں
دہن سے وصل کے نغمے کا عیاں ترانہ ہوا

الٰہی وہ بھی دن آئے کہ بس کہیں ملکر
مدینے آثم ناشاد بھی روانہ ہوا

ہوا ادا ہے جو رجواب اوسکے ناز کا
محبوب جو زمانے میں ہو بے نیاز کا

[illegible] جو بشر ہو ہمیشہ ناز کا
کیونکر [illegible] نہ ہو [illegible] کا

اللہ جب بتائے حقیقت کا راستہ / پھر سیکھیں کس لیے یہ طریقہ مجاز کا

یارب چھڑانے مجھے تو محمد کے واسطے / قیدی ہوا ہوں میں ہوس و حرص و آز کا

غم کیا ہے مجھے میں غلام نبی کا ہوں شیفتہ / آیا ہے ہاتھ سلسلہ عمر دراز کا

روشن ہو میرا نام نہ کیوں بزم دہر میں / عادی ہوں مثل شمع میں سوز و گداز کا

وہ میکدے میں دھر کے پیتا ہوں میں شراب / جسکے لیے ہے شرع میں فتویٰ جواز کا

رد ایک کو کیا تو کیا ایک کو قبول / عقدہ کھلا کسی پہ نہ خالق کے راز کا

اللہ رے شان شاہ کی صورت تو دیکھیے / دم بند جس سے ہوتا ہے آئینہ ساز کا

آتا زبان پہ نام محمد ہے بار بار / مثل اویس کشتہ ہوں میں تیغ ناز کا

عصیان کو میرے بخشدے اپنے کرم سے تو / یارب ہے تجکو واسطہ شاہ حجاز کا

کیا ہے بھروسا زیست کا طیبہ کو جلد چل
اختر نہ کر خیال نشیب و فراز کا

شافع روز جزا جب سے پیمبر ہو گیا / خلد ملنے کا یقین ہمکو مقرر ہو گیا

کیا رخ پر نور کو تشبیہ دوں میں چاند سے / کفش پا سے جب خجل مہر منور ہو گیا

چہرہ اقدس سے شرمایا گل باغ ارم / زلف سے شرمندہ شاہا مشک اذفر ہو گیا

دونوں عالم میں ہوا حاصل مجھے عز و وقار / جب سے جاری نام شہ میری زباں پر ہو گیا

آپ کے جسم مطہر کا بھلا کیا وصف ہو — جسطرف گذرے وہی کوچہ معطر ہو گیا

جب پیا مین سنگ فرقت سے بہی مونہہ — جسم میرا خنجر ایمان کا جوہر ہو گیا

یاد جب آگئے دم گریہ دندان مجھے — میرا ہر آنسو جہان مین رشک گوہر ہو گیا

جب کیا نام مبارک آپکا مین نے رقم — میرا دیوان چرخ چارم کے برابر ہو گیا

وصف ابروے محمد ہو گیا جسمین رقم — شعر وہ کفار کو مانند خنجر ہو گیا

نعت احمد نے بڑھایا رتبہ ای آثم مرا
مین بھی اب مشہور عالم مین سخنور ہو گیا

نعت گوئی مین مجھے حاصل مزا ہو جائیگا — ہر سخن میرا ابھی مقبول خدا ہو جائیگا

جاؤنگا کس دن مدینے کو زیارت کے لیے — یا الٰہی کب یہ حاصل مدعا ہو جائیگا

کی ہی مین نے عمر ساری نعت گوئی مین بسر — میرا حامی روز محشر مصطفےٰ ہو جائیگا

جب خدا پونہچائیگا ہمکو مدینے کے قریب — پھر تو اپنا سبز نخل مدعا ہو جائیگا

دھیان ہی جو نبی کا ہر گھڑی آثم تجھے
ہی یقین بالخیر تیرا خاتمہ ہو جائیگا

یا الٰہی کہین لڑ جائے مقدر اپنا — ساتھ سردار دو عالم کے ہو محشر اپنا

پھر تو سوتا ہوا جاگ اٹھے مقدر اپنا — تم جو دنیا مین دکھا دو رخ انور اپنا

مدعا ہی یہی ہر وقت مین داور اپنا
نعت احمد کے سبب حال ہو بہتر اپنا

کسطرح فخر ہو لون کا نہ مین او سلک کہون
دونون عالم کا ہی مختار پیمبر اپنا

حشر مین دیکھکے امت یہ کہیگی ہمکو
دیکھلو آتا ہی وہ شافع محشر اپنا

ہند سے ہمکو مدینے مین بلا لیجے جلد
اسجگہ اب تو گذارا نہین دم بھر اپنا

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہونگے
پھر نہ کیون سمجھین کہ ہی چشمۂ کوثر اپنا

یا الٰہی کہین دیدار محمد ہو نصیب
چین اک دم نہین پاتا دل مضطر اپنا

یہ تمنا ہی الٰہی جو مدینے پونہچین
آستانے پہ رہے شاہ کے خم سر اپنا

ہو منو ہمکو پسند آئے بھلا کیا عنبر
مدحت زلف سے ہی مغز معطر اپنا

آرزو ہی کہ کسی طور خدا پونہچائے
ہو مدینے کی زمین اور تن لاغر اپنا

مین گدا کوچۂ احمد کا ہون یہ خواہش ہی
روضۂ پاک کے نزدیک ہو بستر اپنا

عشق احمد کی ترقی ہو مدام ای اثیم
کیا تعجب ہی کہ ہو خاتمہ بہتر اپنا

پریشان ہون کہون کیا حال مین اپنی تباہی کا
گنا ہون نے مرے دل ہی کیا دھبا سیاہی کا

خدا سے حشر مین کیونکر گنا ہون کو چھپاؤنگا
کریگا قصد اک عضو تن میرا گواہی کا

کھلا پا سوز غم نے یہ کہ دم آنکھون مین باقی ہی
ہی میری رشح مین عالم چراغ صبحگاہی کا

کہ نہ کثرت سے ہین کیا پیش جائیگی دم محشر
نہ منہ سے بات نکلیگی نہ موقع عذر خواہی کا

نکلیو نکر بات بنجائے زمانے مین تری آثم
کیا کرتا ہی اکثر ذکر تو فضل الٰہی کا

کچھ کیجیے علاج بھی درد شدید کا
شربت سنے مجھے پلائیے یا شاہ دید کا

اللہ نے جو ابرو شہ کا دیا ہی انس
اس وجہ داغ دل ہی ہمین چاند عید کا

ہی قرب ہر بشر سے نہین دور رب ذرا
مضمون کھل گیا ہمین حبل الورید کا

کرتا ہون تازہ طرز سے ہر نعت شاہ
شہرہ نہ کیون ہو میرے کلام جدید کا

دوزخ کی آگ سے تو بچانا مجھے کریم
رہتا ہی خوف صدمۂ یوم الوعید کا

جنت بغیر اوسکے نہ پاؤگے مومنو
مالک وہی ہی قفل جنان کی کلید کا

شیدا ہون مصحف رخ شاہ زمن کا مین
حافظ نہ کسطرح ہون کلام مجید کا

آثم تو راہ عشق کو طی کر کے جا عدم
نزدیک ہی یہ راہ سفر دور بعید کا

اعلیٰ ہی سب سے رتبہ رسالت پناہ کا
کیا اونکے آگے ذکر کسی بادشاہ کا

درپیش ہی ہر اک کے لیے منزل عدم
ای دل خیال چاہیے کچھ زاد راہ کا

سٹ جائے میری ظلمت عصیان کسطرح
تیرے سوا نہین کوئی مجھ روسیاہ کا

آنکھیں ملوں جو روضۂ اقدس پہ جاکے میں — کیوں ہو زیادہ نور نہ میری نگاہ کا
کس طرح لیکے جائینگے محشر کے روز آہ — گٹھا ہمارے سر پہ ہی بار گناہ کا
ہی جائے شکر امت احمد ہوے جو ہم — آیا وسیلہ ہاتھ رسالت پناہ کا
گو آپ اپنے پاس نہ رکھتے تھے مال و زر — پر تھا خیال خلق خدا کی رفاہ کا
اللہ نے وہ اوج دیا ہی رسول کو — بڑھکر ہی رتبہ مہر سے جنکی کلاہ کا
آگے ہمارے کیا ہی نکیرین کا سوال — کافی ہی ذکر اشہد ان لا الہ کا

نعت نبی میں خوب یہ آثم کہی غزل
صل علے کا شور ہی غل واہ واہ کا

کس زبان سے ہو شکر داور کا — عشق ہمکو دیا پیمبر کا
تو بچانا طفیل حضرت کے — یا الٰہی خطر ہی محشر کا
روی رنگین کے ہو سکیں ہم مثل — یہ کہاں حوصلہ گل تر کا
کیا بیان ہو صفای روے نبی — ہی خجل آینہ سکندر کا
تشنہ لب کب رہیگی یہ امت — ہاتھ آئیگا جام کوثر کا
وصف دندان مصطفے ہو رقم — رتبہ ہر نقطے کو ہی گوہر کا
کر سکے یہ زبان کیا مدحت — ہی محمد حبیب داور کا

خلد کو جاؤں گا نہ خوش ہو کر / میں ہوں مشتاق آپکے در کا
یا الٰہی یہ نفس شیطان ہے / ظلم دکھلا نہ اس ستمگر کا

میں ہوں عاشق رسول کا آثم
مجکو کیا غم ہے روز محشر کا

گناہوں میں سب عمر کھویا گیا / نہ جاگا مرا بخت سویا کیا
ادا کیوں نہ کرتا میں شکر خدا / زبان کو مری حق کے گویا کیا
میں اس کشت دل میں ریاضت کے تخم / ترے تخم الفت کو بویا کیا
میسر نہ دیدار حضرت ہوا / میں اس غم میں ہر وقت رویا کیا

رہا نعت لکھتا میں آثم مدام
قلم اپنا موتی پرویا کیا

یا رب کہیں زمیں بھی آسمان نہ تھا / بس تو ہی جلوہ گر تھا کسی کا نشان نہ تھا
تعریف تیری کرتے سراسر تھا یہ محال / قابل تری صفت کے ہمارا دہان نہ تھا
دنیا میں رہکے اوسکی عبادت نہ بھولتے / عقبےٰ کا کام کچھ ہمیں بارگران نہ تھا
مہر رسول پاک کی چمکی جو روشنی / دیکھا جو پھر تو ماہ کا جلوہ عیان نہ تھا
اچھا ہوا خدا نے جو قرآن میں مدح کی / قابل ثنا کے شہ کے ہمارا دہان نہ تھا

تنہائی مین رہی شب معراج بات چیت
اللہ و مصطفےٰ کے کوئی درمیان نہ تھا

شکر خدا ادا کرون کیون مین نہ رات دن
ایسی کہونگا نعت یہ ہر گز گمان نہ تھا

روشن کیا تھا نور ہی نے جہان جب
تارے نہ تھے بروج نہ تھے آسمان نہ تھا

آفاق مین ولادت حضرت کا شور تھا
ہر جا تھا ذکر پاک محمد کہان نہ تھا

آثم غم حضور نے دی آبرو تمھین
پہلے تو آنسوؤن کا یہ دریا روان نہ تھا

اعجاز مصطفےٰ کا فلک پر اثر ہوا
انگشت کے اشارے سے شق القمر ہوا

دندان مصطفےٰ کا جو ہر دم خیال تھا
گرتے ہی آنسو آنکھ سے اپنی گہر ہوا

وہ پھل ملے الٰہی کہ سب خلق کھائے یہ
تو نخل نعت سے اسے حاصل ثمر ہوا

کس روز ہمنے نعت نہین کی رسول کی
کس دن نہ روز حشر کا خوف و خطر ہوا

جا ئینگے کرتے راہ مین ہم سجدۂ شکر کے
جس دن ہمارا جانب طیبہ سفر ہوا

شہرہ نہ کیون ہو سارے زمانے مین مدح کا
میرے تو دل مین عشق محمد کا گھر ہوا

آثم ہلال ہو گیا مصرع ترا ہر اک
ابرو کا وصف جب سے تجھے مد نظر ہوا

کیونکر کرون نہ شکر مین پروردگار کا
عاشق کیا ہے مجھے شہ عالی وقار کا

کرتا رہا ہون یاد سکے زلف گاہ رخ
میرا ہوا وظیفہ یہ لیل و نہار کا

جو کوئی راہ حق پہ چلے روز حشر مین
رتبہ زیادہ ہوا اوسی پرہیزگار کا

بے آپ کی مدد کے ٹھکانا کہین نہین
ہر وقت مجکو خوف ہی روز شمار کا

مین نے جو وصف چہرہ رنگین کیا رقم
دیوان کا ہر ورق ہوا تختہ بہار کا

مین پیرو رسول ہون شیطان کریگا کیا
لاحول کام کرتا ہی خنجر کی دھار کا

دندان شہ کے سامنے آئے اگر کبھی
رتبہ رہے نہ کچھ گہر آبدار کا

طیبہ مین جا کے میری اجل آئے ای خدا
گو بد ہون پر خیال ہی انجام کار کا

آثم کے جو گناہ ہین وہ جلد ہون معاف
تیرے سوا نہین ہی کوئی اوس ار کا

صدقہ احمد سے رتبہ روز محشر دیکھنا
مومنو ظل لوائے حمد سر پر دیکھنا

دفتر اعمال بد کو کردو نیکی سے بدل
اسطرف بھی اک نظر ای میرے سرور دیکھنا

کیون نہ فوج اشک پر نازان ہون ہم ای مومنو
جائیگا کفار کا دوزخ مین لشکر دیکھنا

سب شفاعت سے نبی کی چھوٹینگے روز جزا
انبیا ہونگے کھڑے نزدیک منبر دیکھنا

پاس اپنے کسکو خالق نے بلایا ہی بھلا
ذات حضرت کا شرف اللہ اکبر دیکھنا

عاشق حضرت ہون مین آنسو بہانا کام ہی
آگ کو ٹھنڈا کرے گا دیدہ تر دیکھنا

ابتدا سے ہون مین شیدائی ترے محبوب کا | چشم رحمت سے ادھر ای میرے داور دیکھنا
حق تو یہ ہی ای مرے رزاق تیرا ہی کام | رزق پہونچانا سبھون کو اور برابر دیکھنا
آپ کے صدقے سے آثم پر نہو کچھ بھی عذاب
اوسکی جانب میرے آقا میرے سرور دیکھنا

جان کھونا عشق احمد مین گوارا ہوگیا | لو بلند اپنے مقدر کا ستارا ہوگیا
عاشقان روے احمد نے جو کھولی چشم دل | مہر گردون و برو اونکے شرارا ہوگیا
کیا کرون اعجاز کا اونکے بیان ای مومنو | ماہ بھی جنکے اشارے سے دو پارا ہوگیا
جا چکی تھی ہجر مین جان عزیز ای شاہ دین | وعدۂ دیدار محشر پہ سہارا ہوگیا
اختر قسمت ہوا اونکا درخشان مثل مہر | جنکو حاصل آپکے رخ کا نظارا ہوگیا
کیا کیا اعجاز تمنے شاہ بے دیکھے ہوے
آثم دل خستہ کیون عاشق تمھارا ہوگیا

گو آج تک مدینے نہ یہ مبتلا گیا | دل سے مگر نہ عشق حبیب خدا گیا
صدقے سے زلف کے خطا ہو مری معاف | ابر سیاہ دل پہ گناہون کا چھا گیا
دل مین بھرے ہین سیکڑون مضمون نعت کے | حسرت کی جا ہی کوزے مین دریا سما گیا
جائیگا روسیہ بھی زیارت کے واسطے | جسدم کہ سوی طیبہ کوئی قافلا گیا

روز ازل سے عشق محمد ہوا مجھے — آنکھون سے کب تصور شاہ ہدا گیا
جاؤن جو ہند سے سوئے طیبہ تو ہو یہ شور — صرصر کا جھونکا باغ کی جانب گیا گیا

آثم خدا کے فضل سے سارق نہین ہین ہم
باندھا وہی جو ذہن مین مضمون آگیا

ہی نعت نبی شام و سحر کام ہمارا — واعظ سے ہی بڑھکر کہین اسلام ہمارا
بھیجا جو درود آپ پہ رحمت ہوئی نازل — اللہ نے بخشا ہین انعام ہمارا
دیوان مین رقم نعت محمد ہی سراسر — مٹنے کا نہین دہر سے اب نام ہمارا
تا مرگ رہے نعت کے کہنے کا ہمین شوق — بہتر ہوا آگہی کہین انجام ہمارا
دیتا رہا دھوکے ہمین شیطان ہزارون — کھویا اسی کم بخت نے آرام ہمارا
اب درد جدائی سے نہین جان بلب ہم — پہنچا دے صبا جا کے یہ پیغام ہمارا

آثم کی طرح نعت کا ہی شغل ہمین بھی
صد شکر کہ کیا خوب ہی اب کام ہمارا

جلوہ نظر اللہ کا ہر شان مین آیا — پر یہ بھی حیرت کہ نہ پہچان مین آیا
اطاعت سے نہ غافل رہو اللہ و نبی کی — ہی حکم الٰہی یہی قرآن مین آیا
حضرت کی اطاعت سے جو کوئی ہوا منکر — واللہ خلل اوسکے تو ایمان مین آیا

حق نے جو بلایا تو سواری کو براق ایک
جبریل جنان سے لیے اک آن مین آیا

جانا کہ تجھے عشق محمد کا ہی آثم
جب وصف نبی کا ترے دیوان مین آیا

کیا نعت نبی مین مجھے دعوی ہو رقم کا
عاجز ہی زبان حوصلہ ہی پست قلم کا

پیرو ہون جو محبوب خدا کا مین ازل سے
ہون مستحق اللہ کی بخشش کا کرم کا

خال رخ حضرت کا جو رہتا ہی تصور
شاید کہ ستارہ ہی مری بخت کا چمکا

نعت نبوی کہنے سے دل شاد ہی اپنا
اندیشہ نہین کثرت اندوہ و الم کا

کچھ خوف نہین کثرت عصیان سے کہ ہو
محشر مین وسیلہ ہی شہنشاہ امم کا

مداح نبی خسرو اقلیم سخن ہی
رتبہ ہی یہ سلطان عرب کا نہ عجم کا

روغن ہی مرا خون تو فتیلہ ہین رگین سب
شعلہ دل پرسوز ہی مصباح حرم کا

ہون بلبل شیدائے گلستان مدینہ
آثم مری نظرون مین ہو کیا رتبہ ارم کا

کرون کیا وصف مین شاہا تری شیرین بیانی کا
یہان آتا ہی صادق حکم مجھ پر بے زبانی کا

کرون کیونکر نہ مین ذکر خدا و مصطفیٰ ہر دم
بھروسا کچھ نہین ہی مجکو اپنی زندگانی کا

شب معراج جب آئے تو شہ کے جلوہ رخ سے
مثال طور روشن ہو گیا گھر امہانی کا

میں کتنی جلد نعت سرور دیں نظم کرتا ہوں ۔ کریں انصاف تو شاعر طبیعت کی روانی کا
گنہگاروں کی بخشش ہوگی محشر میں شفاعت سے ۔ یہ امت کے لیے مژدہ ملا ہی شادمانی کا
غم عشق رسول پاک سے مغموم رہتا ہوں ۔ ملے کیونکر نہ خلعت مجکو عیش جاودانی کا
رسول اللہ کے میں چہرۂ انور کا عاشق ہوں ۔ جگر پر داغ روشن ہی مرے سوز نہانی کا
حقیقت میں فقط نام خدا رہجائیگا باقی ۔ ہی ساماں جسقدر مٹجائیگا سب دار فانی کا
کلام نعت تیرے کیوں پسند آئے نہ عالم کو ۔ جہاں قائل ہی اے آثم تری شیریں زبانی کا

ردیف بای موحدہ

یا الٰہی میری آنکھوں کو بصیرت ہو نصیب ۔ خواب ہی میں روے انور کی زیارت ہو نصیب
یا الٰہی آرزوے دل ہماری ہی یہی ۔ مصطفے کی دن قیامت کے زیارت ہو نصیب
ہوں میں مداح حبیب حق عجب کیا روز حشر ۔ آب کوثر ہاتھ آئے اور جنت ہو نصیب
یا اله العالمین مجکو طفیل ذات پاک ۔ زندگی میں کیا پس مردن بھی رحمت ہو نصیب
گرچہ عاصی ہوں مگر امت میں ہوں شافع کی میں ۔ کیا تعجب ہی اگر مجکو شفاعت ہو نصیب
یا الٰہی فضل سے تیرے عکاشہ کی طرح ۔ مجکو بھی اک بوسۂ مہر نبوت ہو نصیب
یا الٰہی رات دن میں بندگی کرتا رہوں ۔ اعتکافی طور ہو ہر وقت خلوت ہو نصیب
یا الٰہی شہ کا چہرہ وقت مرگ آئے نظر ۔ جب نکیرین آئیں مرقد میں زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ہر گھڑی وردِ زباں ہو والضحیٰ مصحفِ روئے محمدؐ کی تلاوت ہو نصیب

یا الٰہی جلد اب میری دعا مقبول ہو شرع پر قائم رہوں تیری اطاعت ہو نصیب

یا الٰہی میں مدینے میں پہونچ جاؤں شتاب دل کا نکلے حوصلہ حضرت کی رؤیت ہو نصیب

یا الٰہی ابروئے شہ کا ہے ہر دم خیال یہ نئی تلوار ہو اس سے شہادت ہو نصیب

یا الٰہی یہ تمنا ہے کہ آثم کی طرح
ذرۂ ناچیز کو بھی کار مدحت ہو نصیب

یہ قلم کو نہیں طاقت جو لکھے شانِ عرب رحمتِ حق سے بھرا پاتے ہیں بستانِ عرب

یہی حسرت ہے الٰہی مرے دل میں ہر دم مرے سر پر ہو پڑی خاکِ بیابانِ عرب

کیا کروں سیر میں باغوں کی مدینے کو چلوں اپنا ہمسر نہیں رکھتا ہے گلستانِ عرب

اپنے محبوب کا خالق نے بنایا مسکن پھر نہ کس طرح سے ہر جان ہو قربانِ عرب

ہر ولایت پہ فضیلت ہو نہ کیونکر اس کو جب رسولِ دو جہاں ہوں ثنا خوانِ عرب

ہاں مدینے کو چلے جاتے ہیں اے ہمرہیاں کیا قیامت ہے کہ بندہ نہیں شایانِ عرب

تاجِ عزت کا سرِ شہ پہ مزین ہو نہ کیوں درِ دولت کے ہوں خادم جو شاہانِ عرب

نور میں جلوۂ خورشید سے بھی کچھ بڑھ کر ماہ بن جائے اگر شمعِ شبستانِ عرب

بعد مرنے کے وہیں قبر بنے گی آثم ہے یہ تا حشر بھی چھوٹے گا نہ میدانِ عرب

شیخ لطف و عنایات تھی معراج کی شب
احمد احمد کی ملاقات تھی معراج کی شب

وصف معراج کا ہو کلک سے کس طرح رقم
لاکھ راتون کی مگر رات تھی معراج کی شب

درمیان تھا امت عاصی کا نبی کو ہر دم
لب پہ حضرت کے مناجات تھی معراج کی شب

جانے ہاتھ آیا تھا کیا شاد تھین جو سب یون
یہ نہ ظاہر ہوا کیا بات تھی معراج کی شب

نور اللہ کا تھا جلوہ نما ای آثم
یا محمد کی فقط ذات تھی معراج کی شب

آرزو ہی جا دفن ہی دل مدینے کے قریب
ہون تڑپ کر جلد اب داخل مدینے کے قریب

فوق ہی شاہان عالم پر دفین ہر طرح جسے
ای فلک ہوتے ہین جو سائل مدینے کے قریب

لوح دل پر لکھ لے عدل شاہ دین کا وہ بیان
کوئی جا سکتے اگر عادل مدینے کے قریب

کس لیے پھرتا ہی او نادان تو ہر ایک جا
دولت کونین ہی حاصل مدینے کے قریب

بے تکلف ہوتے ہین اسرار غیبی منکشف
جب پہونچتا ہی کوئی کامل مدینے کے قریب

کس طرح عاصی ہین وہ جو پہونچ جاتے ہین وہان
رحمت حق ہوتی ہی نازل مدینے کے قریب

ہند کے شہرون مین گھر آثم بنانا ہی عبث
کر تو مسکن جا ای غافل مدینے کے قریب

ردیف تای فوقانی

کرون اب کس زبانے مین بیان مولد حضرت
فرشتے جانتے ہین عز و شان مولد حضرت

خدایا جلد جا پونہچون مدینے یہ تمنا ہی — رہون مین دیکھتا ہر دم مکان مولد حضرت
حقیقت مین زمین آسمان سے بڑھکے رتبہ ہی — برابر لامکان کے ہی مکان مولد حضرت
گذر ایسی مبارک جا پہ کب شیطان کا ہوتا — فرشتے سیکڑون تھے پاسبان مولد حضرت
کبھی چومون زمین کو اور کبھی الفت سے سر رگڑون — خدایا ہو میسر آستان مولد حضرت
زیارت انکی بھی کرلون تو سجدہ مجکو شادی ہی — عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت
شرف پایا ہی ایسا دونون عالم ہوگئے ہین قربان — ہی بڑھکر آسمان سے عز و شان مولد حضرت

مین کیا ہون او زبان میری ہی کیا جو وصف ہو آثم
تعجب مین ہین سارے مدح خوان مولد حضرت

رہے گی بعد مردن یاد شان مولد حضرت — زمین خلد پر ہوگا گمان مولد حضرت
جو منکر ہین کہو جو چاہو حق مین انکے زیبا ہی — بہشتی ہین بہشتی دوستان مولد حضرت
خوشا قسمت مشرف رہتے ہین ہر دم زیارت سے — عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت
برستی رہتی ہی ہر دم وہان پر رحمت یزدان — وہ اعلی ہی زمین دلستان مولد حضرت
بیان کر تو شرف اوسکا برابر وعظ مین واعظ — ہمارے دل کو کھینچے گا بیان مولد حضرت
نہ کیونکر اشتیاق دل مین ہے اسکو پڑھون ہر دم — نہین قرآن سے کم داستان مولد حضرت
نہین ہی صبر کی طاقت مثال آثم کے اب مجکو — خدایا جلد دکھلادے مکان مولد حضرت

حق سے احمد کی ملاقات تھی معراج کی رات
لطف تھا اور نئی بات تھی معراج کی رات

بخشواتے وہ نہ اللہ سے امت کیونکر
حق کی جانب سے مدارات تھی معراج کی رات

واہ کیا عاشق و معشوق مین تھے راز و نیاز
سچ تو یہ ہی کہ عجب بات تھی معراج کی رات

دھیان امت کا اسے کہتے ہین پیش خالق
لب پہ احمد کے مناجات تھی معراج کی رات

قید ابلیس ہوا سخت بلاؤن مین پھنسا
اوسکو تو مورد آفات تھی معراج کی رات

مشتعلین نور کی ہر ایک جگہ روشن تھین
بٹ رہی نور کی خیرات تھی معراج کی رات

کیون بلایا تھا محمد کو فلک پر آثم
کوئی واقف نہین کیا بات تھی معراج کی رات

چل مدینے کو دلا مدت ہوئی رویا بہت
بخت تیرا اب تو جاگا گرچہ تھا سویا بہت

کیا کرین ناچار ہین دھبا نہ عصیان کا مٹا
آنسوؤن سے نامۂ اعمال کو دھویا بہت

ہین نبی کی وہ مدح جو مقبول خالق ہو گئی
یون تو نعت شاہ مین ہوتے ہے گویا بہت

پھل نہ آنا تھا نہ آیا کیا کرین اسکا علاج
کشت دلین ہمنے گو تخم عمل بویا بہت

جز شفاعت کے نہ آیا ہاتھ کوئی سلسلہ
مغفرت کی امت عاصی رہی جویا بہت

یا الٰہی روضۂ اقدس پہ جاگون عمر بھر
کھو دیا غفلت نے مجکو نیند مین سویا بہت

زائرون نے جب غلاف قبر شہ لا کر دیا
پھر تو آنکھون سے لگا کر اوسکو مین رویا بہت

مدح کرتا ہون تمھاری مفلس و ناچار ہون / یا نبی اسکا صلہ تھوڑا سا تم دو یا بہت

یا الٰہی یون تو آثم بھی سیہ کار و نکما تھا / پر پڑہا نعت رسول اللہ مین گویا بہت

ردیف ثای مثلثہ

الفت مین آپ کی ہون مین زار الغیاث / شاہا مجھے دکھائیے دیدار الغیاث

یارب رہائی مکر سے شیطان کے ملے / بہکا رہا ہی مجھکو یہ مکار الغیاث

ای نخلبند باغ جہان رحم کر ذرا / آتا ہی یاد وہ گل رخسار الغیاث

عشق نبی مین جوش جنون نے مجھے بڑھا / ثابت رہا نہ جبہ و دستار الغیاث

ہین صدمۂ فراق سے کانٹا ہون سوکھکر / ای باغ قدس کے گل بیخار الغیاث

وہ آپ کے مریض کو اچھا نہ کر سکا / شہرہ مسیح کا ہوا بیکار الغیاث

بہر خدا دکھا دین لب جانفزا کو آپ / مرتے ہین لاکھون آپکے بیمار الغیاث

طی کرنا راہ نعت کا مشکل ہی کیا کرون / لاکھون یہان بہک گئے ہشیار الغیاث

آثم کو بس تھی دولت عشق محمدی
بیفائدہ کیا اسے زردار الغیاث

دین و ایمان کا گلستان ہی فرمان حدیث / دلمین قرآن تو لب پر گل خندان حدیث

اہل اسلام کرین پیروی شرع خدا / فقہ کا ہی یہی فرمان یہی فرمان حدیث

دین و دنیا مین نہ کیونکر ہون وہ سب سے اعلیٰ
ہون جو احمد پہ فدا اور ہون قربان حدیث

سنت احمد مرسل پہ مرا دل ہو نثار
جان رہے حق پہ فدا مین ہو قربان حدیث

نام کو بھی نہ رہی ظلمت عصیان باقی
جلوہ گر جب سے ہوا مہر درخشان حدیث

کیون نہ مقبول ہو درگاہ مین آثم کا کلام
پیرو حکم الٰہی ہی ثنا خوان حدیث

مصطفےٰ کی کیون نہین ہوتی ہی دیت الغیاث
درد فرقت سے نہین ہی مجھہ مین طاقت الغیاث

مجکو طیبہ مین بلالو جلد ای والا نسب
ہند مین کرتا رہون کبتک شکایت الغیاث

تم بچاؤ گے مصیبت سے تو مین بچ جاؤنگا
سامنے ہی آج کل محشر کی صورت الغیاث

یا الٰہی روضۂ احمد پہ دم نکلے مرا
رہتی ہی دلمین مرے ہر دم حسرت الغیاث

یا الٰہی کسطرح پونہچون مدینے کی طرف
مفلسی رکھنے لگی مجھسے محبت الغیاث

مجکو لیجاتا ہی کب سوے مدینہ آسمان
دیکھیے ٹلتی ہی کب طالع کی شامت الغیاث

بخت ای آثم کبھی لیجائے طیبہ کو مجھے
کی بسر اس آرزو مین ایک مدت الغیاث

ردیف جیم تازی

ہو پہلے سب سے خالق اکبر کی احتیاج
بعد اسکے پھر ہو شافع محشر کی احتیاج

دندان آبدار نبی کا ہون شیفتہ
مجکو نہین ہی گوہر و اختر کی احتیاج

ہر دل کو آرزو ہی کہ عشق نبی ملے
ہر آنکھ کو ہی دید پیمبر کی احتیاج

طالب نکیون تمھارے ہین ایت کے سب امیر
وہ کون ہی جسے نہین رہبر کی احتیاج

جنت مین جاؤنگا تو کہونگا رسول سے
مجھ پیاسے کو ہی ساغر کوثر کی احتیاج

محشر مین یہ کہے گی شفاعت پکار کر
ہی کشتئ نجات کو لنگر کی احتیاج

سب کچھ دیا ہی اسکو خدا نے طفیل شاہ
آثم کو ہی درم کی نہ کچھ زر کی احتیاج

رتبہ سرور نے کیا ہی پایا آج
حق نے افلاک پہ بلایا آج

حورون نے چوم کر قدم شہ کے
بخت خوابیدہ کو جگایا آج

حشر مین سب کہینگے حق نے تمھین
سید المرسلین بنایا آج

نعت کہنے سے اپنے رتبے کو
کچھ فزون آسمان سے پایا آج

کیون نہ خوش ہون کہ ہمکو واعظ نے
مژدۂ مغفرت سنایا آج

حلقۂ زلف کی بلائین لین
طوق کس نے یہ پنہایا آج

شب معراج کہتے تھے قدسی
حق نے جلوہ تمھین دکھایا آج

ق

ہو کرم کی نظر ادھر بھی حضور
ہمنے مدت مین تمکو پایا آج

جلد طیبہ دکھادے آثم کو
یہ دعا اسکی ہی خدایا آج

ہر بشر کو حشر مین ہوا انبیا کی احتیاج
انبیا کو ہو محمد مصطفے کی احتیاج

اپنے گھر کا جب کرے مختار اونکو کبریا
کیون نہو ہر اک کو ایسے پیشوا کی احتیاج

ہم تو عاشق ہین نبی پاک کے رخسار کے
ہی ہمین والشمس کی یا والضحے کی احتیاج

واسطے حضرت ہی کے پیدا ہوئی ہی کائنات
تھی نہ کچھ اللہ کو ارض و سما کی احتیاج

یا الٰہی شربت دیدار ہوا ابتو نصیب
مجھ مریض احمدی کو ہی شفا کی احتیاج

ہم مریض عشق احمد ہین ہمین غم ہی خوشی
ای طبیبو کچھ نہین ہمکو دوا کی احتیاج

دے گل باغ رسالت کو مرے جا کر خبر
اسلیے رکھتا ہون مین باد صبا کی احتیاج

دین و دنیا کا خدا نے اونکو مالک ہی کیا
اونسے بر آئے نہ کیون شاہ و گدا کی احتیاج

چشم دل آتش کی کرتی ہی اشارا دمبدم
ہی بجای سرمہ خاک کفش پا کی احتیاج

اک آن مین پہنچے سوئے داور شب معراج
خالق سے ملے جا کے پیمبر شب معراج

محبوب کی خاطر تھی جو اللہ کو منظور
ہر چرخ پہ تھا نور کا بستر شب معراج

یہ رنگ دکھایا شب معراج نے تازہ
گلدستے بنے چرخ پہ اختر شب معراج

حضرت کے جو دشمن تھے اونھین غم تھا قلق تھا
یہ عیش کے سامان تھے گھر گھر شب معراج

خلوت تھی نکیون ہو تین ہمراز کی باتین
یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

امت کی شفاعت کا سبب ہی کہ خدا سے
پایا ہی لقب شافع محشر شب معراج

آمد کی خبر سنکے ملائک تھے بہم خوش
باندھے تھے پر سب نے فلک پر شب معراج

ٹپکا جو پسینا رخ شہ سے دم گلگشت
کچھ اور ہوا خلد معطر شب معراج

معراج کے آثم ہون بیان قدر کیونکر
تھی مثل شب قدر منور شب معراج

خالق نے محمد کو بلایا شب معراج
کس لطف سے دیدار دکھایا شب معراج

جبرئیل نے پر رکھ کے کف پائے نبی پر
سوتے سے محمد کو جگایا شب معراج

لحظے مین کیا آپ نے طی ساتون فلک کو
گھر دم مین اق آپ کو لایا شب معراج

کہتے تھے ملک دیکھکے حضرت کا رخ صاف
لو نیر اعظم نکل آیا شب معراج

جسوقت ہوا لطف الٰہی تو نبی نے
سجدے کے لیے سر کو جھکایا شب معراج

نزدیک گئے حق کے ہوئین راز کی باتین
واللہ کہ کیا مرتبہ پایا شب معراج

ہر ایک کی بخشش کا لیا وعدہ خدا سے
جو حال تھا امت کا سنایا شب معراج

آثم ہوئے حیران ملک دیکھکے جبکہ
اللہ نے وہ رتبہ بڑھایا شب معراج

اللہ سے احمد ہوئے واصل شب معراج
ہر طرح کی عزت ہوئی حاصل شب معراج

۲۲۶۳۱

خال رخ پرنور سے شرمندہ تھے تارے
اور رخ سے خجل تھا مہ کامل شب معراج

یہ تیز تھی رفتار براق نبوی کی
اک دم میں گیا سیکڑوں منزل شب معراج

مہتاب تھا روشن تو منور تھے ستارے
ترتیب تھی گردوں پہ بھی محفل شب معراج

جتنے تھے ملک پڑھتے تھے واللیل کی سورت
والشمس کے جبریل تھے شاغل شب معراج

سب خوش تھے یہ آتی تھی صدا چار طرف سے
آپونہچے فلک پر شہ عادل شب معراج

تا بخشش امت میں کچھ آثم نہیں باقی
شہ جا کے سند لائے ہیں کامل شب معراج

گوہر ہیں وصف شاہ کے درج دہن میں آج
ہو کیوں بھرا نہ لطف ہمارے سخن میں آج

حاصل ضرور ہوگی اوسیکو بہشت گل
مر جائیگا جو عشق رسول زمن میں آج

گیسوے مصطفے کے یہ ہوتا ہی روبرو
خوشبو ذرا رہیگی نہ مشک ختن میں آج

کرتا ہی وصف یہ دل غمگین رسول کا
جلوہ ہی رشک عیش کا بیت الحزن میں آج

آثم نہیں جو عشق محمد بڑھا ہوا
لگتا نہیں ہی کیوں دل محزون وطن میں آج

ردیف حای مہملہ

طیبہ دکھادے پھر ہمیں پیمبر کسیطرح
یارب ٹھکانے ہو دل مضطر کسیطرح

اللہ سے دعا ہی کرتا ہوں میں مدام
سرور کے ساتھ ہو مرا محشر کسیطرح

روتے مین یاد رکھتا ہون دانتونکو اسلیے
ہر اشک تا ہو غیرت گوہر کسیطرح

کرتا ہون وصف زلف معنبر کا بار بار
تا یہ لب و دہن ہون معطر کسیطرح

بیتاب ہون بہت مین فراق حضور سے
یارب دکھادے روے منور کسیطرح

پیاسا ہون وقت نزع تو سرور سے یہ کہون
مجکو پلا دو ساغر کوثر کسیطرح

نکلے چمک چمک کے یہ کتنا ہی اے فلک
خورشید ہو نہ آپکا ہمسر کسیطرح

ابلیس کے فریب مین آؤن نہ مین کبھی
مجھ سے الگ رہے یہ ستمگر کسیطرح

آثم کو نعت کہنے کا ہی شوق رات دن
ہمسر نہ ہوگا کوئی سخنور کسیطرح

سوتے مین کھینچتا ہون مین خمار کی طرح
دل جاگتا ہی طالع بیدار کی طرح

عصیان کا بار مجھپہ نہایت ہی اے خدا
پیدا ہی میرے سے پیچ گنہگار کی طرح

افسوس ہی کہ بوجھ سے عصیان کے دب گیا
گٹھری دھری تھی سر پہ مرے بار کی طرح

امید ہی کہ پونہچون مدینے مین جسگھڑی
تو گھومون گرد روضہ کے پرکار کی طرح

شیطان کے مین جور سے عاجز ہون بسر
ظالم ہی یہ بھی نفس ستمگار کی طرح

حاصل ہوئی ہی ہجر نبی سے عجب بہار
داغ جگر ہی سینے مین گلزار کی طرح

مین ہون ترا فقیر عطا کچھ تو ہو مجھے
تیری طرف ہی ہاتھ طلبگار کی طرح

آتش کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
ہر دم کھٹک رہی ہی اجل خار کی طرح

ہی میرے طرز نعت مین اسلام کی طرح　　ہون مین تو خاص مجھ مین نہین عام کیطرح
لکھا جو کچھ ہی ظلمت عصیان کا ہمنے حال　　پیدا سواد خط مین ہوئی شام کیطرح
مین عاشق رسول ہون محشر مین کیا عجب　　ظاہر ہو میرے چہرے سے اسلام کیطرح
پہونچین گے اب سوا مدینہ کہین نہ اور　　سیکین گے ہم نہ گردش ایام کیطرح
بسمل کیطرح میرا پھڑکتا ہی عضو عضو　　مضطر ہی روح بھی دل ناکام کیطرح
رحمت جو ہو تری تو رہائی نصیب ہو　　عصیان نے مجکو پھانس لیا دام کیطرح
بندہ جو ہو خدا کا وہ دے مصطفے پہ جان　　یہ دین کی روش ہی یہ اسلام کیطرح
جب تک نہ حج کے بیٹھونگا کوچے مین آپکے　　پیدا نہ ہوگی کوئی بھی آرام کیطرح
نام رسول نقش ہو دل کے نگینے پر　　تا نکلے دو جہان مین کوئی نام کیطرح
آتش مین جیسا آیا ہون ویسا ہی جاؤن بھی　　آغاز کی مثال ہو انجام کیطرح

ردیف خای معجمہ

خالق کہین دکھادے نبی کا جمال رخ　　رہتا ہی اندنون مجھے ہر دم خیال رخ
ماہ تمام اپنا دکھاوے گا کیا کمال　　ظاہر ہر ایک پہ ہی نبی کا کمال رخ

اوس رشک آفتاب کا کیونکر گھٹے فروغ
پیدا ہو پھر زمانے مین کیونکر مثال رخ

کچھ بھی نہین ہی اختر گردون مین آب و تاب
شرمندہ ہو جو دیکھ لے حضرت کا خال رخ

وہ دن بھی ہو کہ جلوۂ رخسار ہو نصیب
کرتا ہون ہر گھڑی مین حق سے سوال رخ

آثم یہی ہی مہر قیامت کی آرزو
وہ دن خدا کرے ہو میسر وصال رخ

کمال شرم ہی مین کسقدر رہا گستاخ
تمھاری نعت کو کہکر مگر ہوا گستاخ

نبی پاک کے دندان کی کیا کرون تعریف
عبث حضور مین آیا گہر ہوا گستاخ

خدا کی شان کہان مہ کہان رخ انور
مقابلہ کیا رخ سے قمر ہوا گستاخ

اگرچہ سنگ در شاہ کے نہ لائق تھا
کیا جو سجدۂ طاعت یہ سر ہوا گستاخ

نہ خیرہ چشم تھا خورشید آسمان اتنا
رخ جناب پہ ڈالی نظر ہوا گستاخ

وہ بے ادب ہوا مشہور دونون عالم مین
نبی کی شان مین کوئی اگر ہوا گستاخ

نبی پاک کا دیکھا کرم جو آثم نے
تو ناز کرنے لگا سر بسر ہوا گستاخ

آئے نظر مدام جو دست خدا فراخ
کیونکر نہ اس غریب کا ہو حوصلا فراخ

ہر دم زبان پہ بخشش امت کا تھا سوال
کسقدر تھا رسول کا دست دعا فراخ

کیا منہ ہی میرا وصف مدینہ جو مین کرون
رحمت کے در وہان پہ تو ہین جا بجا فراخ

میری زبان پہ نعت محمد ہی دم بدم
شکر خدا کہ ذہن مرا ہو گیا فراخ

عیش و نشاط ہند پسند آئے کسطرح
کرتی ہی دل کو طیبہ کی آب و ہوا فراخ

سبحان کسطرح نہ آثم کو سب کہین
مدح نبی مین جو ہوئی فکر رسا فراخ

ردیف دال مہملہ

مین دل سے ہون ثنا خوان محمد
مری جان بھی ہی قربان محمد

مری یہ آرزو بر لا خدایا
کہ ہو جاؤن مین مہمان محمد

بنے رشک گل خورشید دم مین
بڑھے جو داغ ہجران محمد

زبان کو میری یہ طاقت کہان ہی
کرون مین جو بیان شان محمد

بشر کسطرح پھیرے حکم سے سر
ہین عرشی زیر فرمان محمد

بھرون مین گوہر مقصود سے دامن
طفیل وصف دندان محمد

الٰہی حشر مین مجکو بنانا
مین ہون دنیا مین گریان محمد

نبی کی قدر کیا جانے تو آثم
خدا ہی مرتبہ دان محمد

مجھے ہی انس گیسوے محمد
بسی ہی دل مین خوشبوے محمد

دکھا دے ای خدا کوچے محمد
رہا کرتا ہی دل سوے محمد

ابھی مٹ جائے داغ دل ہمارا
جو آ جائے نظر روے محمد

کیا انگشت سے شق ماہِ گردون
یہ دیکھو زورِ بازوے محمد

وہین ہو جائے وہ تفسیر قوسین
جو لکھون وصفِ ابروے محمد

پسند آئے نہ اوسکو مشک و عنبر
جو کوئی سونگھے خوشبوے محمد

پیے گی تشنہ امت اوسکا پانی
جو ہوگی حشر مین جوے محمد

بیان ہو رتبہ شاہِ دین کا کیونکر
فلک ہین زیرِ قابوے محمد

مرا دل بن گیا خورشید نور
طفیل مدحت روے محمد

ہلال اپنا گریبان ہو نہ کیونکر
نہ مجھے ہی عشق ابروے محمد

وہی ٹھہرے جہان مین صاف باطن
نظر جسکی پڑے سوے محمد

کوئی کیا خلق مین ہمسر ہوا اونکا
خدا کو بھاتی ہی خوے محمد

خدایا جلد دکھلا دے مدینہ
طفیل قدِّ دلجوے محمد

نہ دیکھون پھر تو ای آثم مین جنت
جو آ جائے نظر کوے محمد

الٰہی ہون مین بیمار محمد
دکھا دے مجھکو دیدار محمد

دعا میری یہ ہی ہر دم خدا سے — نظر آجائے رخسار محمد

مقر ہین ہم رسول حق کے دل سے — شقی کرتے ہین انکار محمد

عزیز خلق اونکی ذات ہو جائے — جو پائین ظل دیوار محمد

کہینگے روز محشر انبیا سب — شفاعت ہی مگر کار محمد

ہی زلفون پر گمانِ لیلۃ القدر — منور ہی شب تار محمد

دعا آثم کی ہی ہو مجھسے وہ نعت
جو ہو شایان آثار محمد

ہی شکر الٰہی کہ ہون شیدائے محمد — رکھتا ہون ازل سے مین تمنائے محمد

آباد بیابانِ مدینہ رہے مجھسے — ہو سر کو الٰہی مرے سودائے محمد

مین عاشق شیدا ہون مری نعت ہی مقبول — ہر شعر سراپا ہی سراپائے محمد

خورشید قیامت کو بھی وہ جان لے ذرہ — دیکھے جو جمال رخ زیبائے محمد

کہتے تھے فلک پر شب معراج یہ قدسی — دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے محمد

یہ جاہ یہ منصب نہ ملا ایک نبی کو — پیدا نہ ہوا دہر مین ہمتائے محمد

یہ آرزو رہتی ہی شب و روز الٰہی — ان آنکھون سے دیکھون مین تجلائے محمد

آنکھون مین لگاؤن مین اسے صورت سرمہ — ہاتھ آئے اگر خاک کف پائے محمد

ہر دم مری اللہ سے آثم یہ دعا ہی
دکھلا دے ذرا روضۂ زیبائے محمد

قرآن اگر ہی رخ زیبائے محمد
تو کعبہ سے کچھ کم نہین ابروے محمد

مدت سے تمنائے زیارت ہی الٰہی
رویا ہی مین آجائے نظر روے محمد

ثابت ہو خطا مشک ختن جو کہون انکو
بڑھکر ہین شب قدر سے گیسوے محمد

محشر مین پلائینگے سب امت کو وہ ساغر
کوثر کو نہ کیونکر کہون مین جوے محمد

سب شیر کہین بیشۂ اسلام کا مجکو
یارب کہین بنجاؤن سگ کوے محمد

اللہ سے ہر دم ہی یہی دل کی تمنا
ہر وقت رہے آنکھ مری سوے محمد

شق کر دیا انگلی کے اشارے سے قمر کو
کس زور پہ تھی قوّت بازوے محمد

اللہ نے بخشا تھا عجب مرتبہ آثم
تھا جلوہ فرشتون پہ بھی قابوے محمد

مدت سے یہ بندہ ہی طلبگار محمد
اللہ دکھائے اسے دیدار محمد

کچھ شک نہین دوزخ مین ہیگا وہ ہمیشہ
جسنے کہ ذرا بھی کیا انکار محمد

کرتا نہ کبھی کن فیکون خالق اکبر
منظور جو ہوتا نہین اظہار محمد

کچھ عرصۂ محشر مین ہمین فکر نہو گی
کرتے ہین دل و جان سے ہم اقرار محمد

ہر جا ہی کھلی مسئلۂ فقہ کی دکان
ہی گرم بہت دہر مین بازار محمد

طیبہ کو سمجھتا ہون مین جنت سے زیادہ
کافی ہی مجھے سایۂ دیوار محمد

کیونکر نہ رکھین دھیان شب و روز ہم اوسکا
جنت سے ہی بڑھکر ہمین گلزار محمد

ای شیخ جو خواہش ہی تجھے باغ ارم کی
رکھ دلمین خیال گل رخسار محمد

مداح رسول دو جہان جب ہو خدا خود
کب وصف ہمارا ہو سزاوار محمد

کیا خوف نکیرین کا ہو اوسکو پس مرگ
آثم بھی ہی اک بندۂ سرکار محمد

الٰہی مجھے یہ ولاے محمد
کہ ہو جاؤن اک دن فداے محمد

خدا کا رکھو خوف ہر وقت دلمین
ہمیشہ یہی ہی رضاے محمد

نہو تابش مہر محشر سے کچھ خوف
رہون مین بھی زیر لواے محمد

مدینے کی توصیف ہو کس زبان سے
کہ ہی عرش سے بڑھکے جاے محمد

لگاؤن مین آنکھون مین کیسے نہ توتیا
میسر جو ہو خاک پاے محمد

خدا نے خدائی جو کی ہی ہویدا
وہ پیدا ہوئی ہی براے محمد

الٰہی تو کر میری امت کی بخشش
یہی دمبدم تھی دعاے محمد

حقیقت مین جتنے ہین اصحاب والا
وہ ہین سب کے سب آشناے محمد

فلک پر جو معراج کی شب وہ پہنچے — کہا سب نے تشریف لائے محمد

سنا یہ جو مژدہ تو حورین پکاریں — ق کہ صل علے آج آئے محمد

سوئے خلد جب وہ گئے بہر گلگشت — تو رضوان نے بھی چومے پائے محمد

یہ حورون کے نغمے سے آتی تھی آواز — کہ ہو جان سب کی فدائے محمد

یہ کہتے تھے معراج مین سارے عرشی — ملا کون حق سے سوائے محمد

جو ہین اولیا انبیا حشر کے دن — کرینگے سبھی اقتدائے محمد

تصور رہی طیبہ کا دن رات مجکو — کبھی لے اڑے گی ہوائے محمد

یہ ہی ابتدا سب مین پہلے ہوا نور — کوئی جانے کیا انتہائے محمد

ہمیشہ شریعت پہ ثابت قدم ہون — وہ کرتا ہون جو ہی رضائے محمد

دعا حق سے آثم کی ہر دم یہی ہی
کہ مقبول ہو یہ ثنائے محمد

عالم مین ہی جو خلق کو رتبے نبی پسند — تو اپنے مغز جان کو ہی بوئے نبی پسند

ہی خلق اونکا خلق خداوند دو جہان — کیونکر نہ آئے خلق کو خوئے نبی پسند

یارب گدائی مجکو مدینے کی ہو عطا — جنت سے بھی زیادہ ہی کوئے نبی پسند

اللہ کہا کے کہتا ہی والشمس کی قسم — یعنی کہ ہی بہت ہمین روئے نبی پسند

محشر کے دن پلائینگے کوثر کا جام شاہ
ہر تشنہ لب کو آئیگی جیسے نبی پسند

والیل جنکے وصف مین نازل کرے خدا
آثم کو پھر نہ کیون ہون وہ ایسے نبی پسند

یہ معجز نما تھا ہمارا احمد
کہ سنگ و شجر نے پکارا احمد

کرے پیروی خلق کیونکہ نہ ہر دم
جب اللہ کو خود ہو پیارا احمد

بشر کیا ملائک کو حق نے کیا ہی
زمانے مین وصف تمہارا احمد

تھے قائل نہ اعجاز کے کتنے کافر
نہ کیون ماہ کرتے دو پارا احمد

قیامت کو جائیگی جنت مین امت
کرینگے برابر اشارا احمد

گناہون کی کثرت سے ایسا کیا ہے
شفاعت کا اک ہی سہارا احمد

قیامت مین آثم کو تم بخشوانا
بھروسا ہی تم پر ہی سارا احمد

کوئی انسان کریگا کیا بیان روضۂ احمد
بڑھی ہی عرش اعظم سے بھی شان روضۂ احمد

رہا کرتا ہی مہر آسمان جاروب کش دن بھر
ہی شان رفعت گردون نشان روضۂ احمد

گلستان مدینہ بلبلون کی طرح چہچہے
برنگ باغ ہی ہر اک مکان روضۂ احمد

لیا کرتے ہین بوسا ساکنان عرش کرسی کے
ہی مثل سنگ اسود آستان روضۂ احمد

شرف بخشا ہی وہ آثم خدا نے شاہ والا کو
کہ رہتے ہین ملائک پاسبان روضۂ احمد

ردیف ذال معجمہ

دامن گل کا نکیون ہی پئے دیوان کاغذ
مدح رخ سے جو بنے رشک گلستان کاغذ

جب سے کی خسرو ذی قدر کی مدحت تحریر
ہو گیا دہر مین اوسوقت سے ذیشان کاغذ

جب مین جانون کہ مدینے سے ہی شقہ آیا
ہاتھ مین لاکے جو دے مرغ سلیمان کاغذ

وصف لکھا جو رخ صاف نبی کا مین نے
تو سکندر بھی ہوا دیکھ کے حیران کاغذ

شعلہ ہجر بھڑکتا تھا جو لکھا مضمون
صفت دامن آتش ہوا سوزان کاغذ

مدح رخسار سے ہوتا ہی منور یکسر
وصف سے خال کے ہوتا ہی پرافشان کاغذ

آرزو باد صبا سے ہی یہی آثم کی
کہ پہونچ جائے مدینے کسی عنوان کاغذ

ہی وصف حسن شاہ سے میری زبان لذیذ
یہ بات ہی جو سبکو ہی میرا بیان لذیذ

جائینگے عاشقان نبی سوی خلد جب
معلوم ہو گا اونکو نہ باغ جنان لذیذ

آتا ہی بار بار محمد کا نام پاک
ہو جائے کیون نہ شہد سے بڑھکر دہان لذیذ

پوشیدہ چاہ اوس لب شیرین کی ہی مجھے
نزدیک میرے ہی یہی عشق نہان لذیذ

تو وصف دہان شاہ و کہا لیے جو ہو
آثم ہر ایک عضو ہو مثل زبان لذیذ

ردیف رای مہملہ

گنہ کرتی ہے امت جو زمین پر — عرق آتا ہے حضرت کی جبین پر
جہان مین آکے بخشی سبکو نعمت — ہے رحمت ختم المرسلین پر
امیر خلد ہم ہونگے مسرت سے — ہم ایمان لائے ہین مہر وادین پر
ہمین کافی ہے سودا زلف شہ کا — ہے نازان حور زلف عنبرین پر
ملائک جتنے ہین خادم ہین شہ کے — نہین موقوف کچھ روح الامین پر
ہلال آسمان بھی غم مین خم ہے — نہین قربان فقط اک مین جبین پر

صحابہ اور اہل بیت اطہار
صلوٰۃ آثم کی پہنچے اجمعین پر

بھروسا ہے شفیع روز محشر کی شفاعت پر — نہین ہم مطمئن اس زہد کی پر اپنی طاعت پر
بہت بیتاب ہین جلوہ ہمین دکھلائیے شاہا — نہین رکھنے کے یہ موقوف ہم روز قیامت پر
الٰہی شکل حضرت وقت مرگ آئے نظر مجھکو — مرا ہو خاتمہ بالخیر احمد کی زیارت پر
گل جنت مجھے خوش آئے بعد مرگ گیا رضوان — فدا ہون جان و دل سے مین بہار روے حضرت پر
بشر ہین ہم تو کیونکر عشق ہو ہمکو نہ سرور سے — فدا حوران جنت جب ہین اس حسن و لطافت پر
ہوا کب خلق ایسا کوئی مرسل از فانی بشر — کہ ہو کل کو بھروسا حشر مین جسکی شفاعت پر

اگرچہ ہون مین بے بس پہ مدینے کا ارادہ ہی
فرشتے مرحبا کرتے ہین ہر دم میری ہمت کو

وہ دل پتھر سے بدتر ہو نکیونکر وہ ہین آثم
نہو مائل جو سردار دو عالم کی محبت پہ

ہی گیسوئے احمد کا جو ہر تار معطر
کیا اوسکے مقابل ہو کوئی باغ جنان کا
رہتا ہی خیال اوسمین گل روئے نبی کا
ہوتا تھا گلاب اونکا گرتے ہی پسینا

ہوتا ہی قلم وصف سے ہر بار معطر
طیبہ کا ہی ہر کوچہ و بازار معطر
کیونکر نرہے اپنا دل زار معطر
تھا ایسا تن احمد مختار معطر

آثم مین مدینے کا کرون وصف تو کیا
رہتے ہین وہان کے در و دیوار معطر

کہین اللہ محمد کا دیار آئے نظر
وہ بھی دن آئے کہ پہنچون مین مدینے کے قریب
آنکھین روشن ہون مری اور ہو دل آئینہ
نہ دکھا رخ رنگین نہ تسلی گا ہے
خلد مین پھر مجھے مل جائے مقام
اثر الفت احمد سے سبکبار رہون

کہین طیبہ کے گلستان کی بہار آئے نظر
دور سے آنکھون کو وہ پاک مزار آئے نظر
جب مدینے کا مجھے گرد و غبار آئے نظر
کسطرح شاہ مجھے شکل قرار آئے نظر
یا الٰہی نہ سقر کی کبھی نار آئے نظر
یا الٰہی مجھے عصیان کا نہ بار آئے نظر

دیکھوں جز گیسوئے احمد نہ کوئی شئی آثم
تا قیامت نہ مجھے مشک تتار آئے نظر

مہ کیا ہو رخ احمد ذیشان سے برابر
ہو مہر نہ جب چہرۂ رخشان کے برابر

کیونکر نہ حدیث نبوی پر رہوں قائم
یہ بھی تو ہی اللہ کے فرمان کے برابر

کچھ خوف نہیں کثرت عصیان سے کہ شاہا
شفقت ہی تری رحمت یزدان کے برابر

جن و بشر و حور و ملک کیا ہوں مقابل
کوئی بھی نہ ہو شہ کے ثناخوان کے برابر

پونچوں جو مدینے تو چھٹوں قید الم سے
ہی ہند الٰہی مجھے زندان کے برابر

اک کوہ گران سر پہ اوٹھائے ہوے ہم ہیں
ہی بوجھ نہ بھاری کوئی عصیان کے برابر

بیدین ہو کیا مسلم ذیشان کے مقابل
کافر کا نہ رتبہ ہو مسلمان کے برابر

جو منکر حضرت ہی وہ منکر ہی خدا کا
کافر ہی وہ مردود ہی شیطان کے برابر

ہیں نوح پہ کشتے دل مجکو محمد
قطرہ ہی مجھے اشک کا طوفان کے برابر

خادم در حضرت کا سکندر ہی جہان میں
دارا تو کبھی ہوگا نہ دربان کے برابر

آثم مرے اشعار ہیں سب نعت نبی میں
دیوان ہی کسکا مرے دیوان کے برابر

ہی آپکا جو روضۂ انور زمین پہ
پابوس کو فلک کا جھکا سر زمین پر

معراج میں تو ساتوں فلک طے کیے مگر
اک لمحہ میں پھر آ گئے پیمبر زمین پر

وقت خرام شاہ نہیں تھا یہ کچھ بعید
روح الامین بچھاتے جو شہپر زمین پر

چمکا ہی جب سے مہر جمال محمدی
اک فرش نور کا ہی برابر زمین پر

طیبہ کے ذرے کو ہی شرف آفتاب پر
گرتے ہیں صدقے ہو کے یہ اختر زمین پر

رتبہ بڑھانا شہ کا خدا کو تھا اسلیے
کل اختیار انکو دیا ہی زمین پر

عمر دراز کٹتی ہی جنکی مدینے میں
کیسے نصیب آور ہیں بہتر زمین پر

آثم فلک سے دون کی کیونکر زمین بلے
ہو جب بنا سے روضۂ انور زمین پر

ردیف زای معجمہ

کرتے تھے جبرئیل بھی نیابت کا کام روز
پہنچاتے تھے خدا کا نبی کو پیام روز

ایمان کیسا عشق نبی میں کٹے یہ عمر
پیتا رہوں الٰہی محبت کا جام روز

ہی کیا عجب کہ سارے گنہ ہوں مرے معاف
مدحت تمہاری لکھتا ہوں خیر الانام روز

افسوس بے نصیب زیارت سے میں رہوں
طیبہ میں زائروں کا رہے ازدحام روز

خالق اگر بچائے تو بچنا نہیں محال
پھیلا رہا ہی نفس گناہوں کا دام روز

اللہ التجا یہ مری ہی کہ عمر بھر
ہو دل میں عشق لب پہ نبی کا ہو نام روز

مدحت کروں خدا کی خدا کے رسول کی
یارب رہے زبان پہ ایسا کلام روز

اب آرزو یہی ہی یہی ہی مراد دل
بھیجون درود تجھ پہ رسول انام روز

دن رات ہی نبی کے رخ و زلف کا خیال
کیونکر کرون نہ وصف بھلا صبح و شام روز

کرتا ہون وصف گیسو و رخسار شاہ کا
اپنا تو مشغلہ ہی یہ شب بھر تمام روز

جملہ ملائکہ کو یہی ہی خدا کا حکم
بھیجو مرے نبی پہ درود و سلام روز

آثم قدیم سے ہون مین عاشق رسول کا
نعت شریف سے مجھے رہتا ہی کام روز

تنہا نہین ہی مجکو یہ نام خدا عزیز
محبوب تم ہو تم بھی ہو اے مصطفےٰ عزیز

مین ہون فدائے چہرۂ پرنور مصطفےٰ
یہ وجہ ہی کہ مجکو ہوئی والضحےٰ عزیز

ذات رسول پاک ہی نقش مراد ہی
نام نبی ہی جان سے مجکو سوا عزیز

اکسیر کو ملاؤن نہ کیونکر مین خاک مین
مجکو رسول پاک کی ہی خاک پا عزیز

دلمین کمال گرمیِ عشق رسول ہی
طیبہ کی کسطرح نہ مجکو ہوا عزیز

جسکے سبب سے کلک بنے شاخ نخل طور
آثم ہو کسطرح نہ مجھے وہ ثنا عزیز

پڑھتے ہین شوق دل سے جو با چشم تر نماز
اونکے لیے بناتی ہی جنت مین گھر نماز

کیونکر کرین نہ سجدے ہم اللہ کے لیے
خود حشر مین بجھائیگی نار سقر نماز

شام لحد کا انکو نہیں ہی ذرا بھی خوف
مومن جو پڑھتے رہتے ہین وقت سحر نماز

کردیگی مطمئن وہ مصلی کو وقت مرگ
کھودیگی روز حشر کا خوف و خطر نماز

بندہ ہی تو خدا کا تو غفلت نہ کر ذرا
سر پر کھڑی ہی موت قضا اب نہ کر نماز

دنیا مین بھی بڑھاتی ہی انسان کا وقار
جنت کی راہ کی بھی ہوئی راہبر نماز

گرمئ مہر حشر سے آثم اگر ہی خوف
تو پڑھتے رہیے رکھتی ہی جلد اثر نماز

شرمندہ کف پا سے ہی مہتاب شب و روز
خورشید ہی رخ دیکھکے بیتاب شب و روز

للہ ذرا جلوہ دیدار دکھا دو
بیتاب ہی دل صورت سیماب شب و روز

ابروے محمد پہ مین عاشق ہون ازل سے
ہی مورد سجدہ یہی محراب شب و روز

اے شاہ امم اب تو دکھا دیجیے جلوہ
ہین صدمہ فرقت سے ہوئے بیتاب شب و روز

ہوتی جو نہین مجکو محمد کی زیارت
آتا نہین آنکھون مین مجھے خواب شب و روز

جلوہ نظر آئے مری آنکھون کو الٰہی
فرقت مین بہا کرتی ہین خوناب شب و روز

کیا جلوہ رخسار محمد کا بیان ہو
رہتے مہ و خور دونون ہین بیتاب شب و روز

آثم اٹھو اب تم بھی جو کرنا ہی وہ کرلو
لدنے لگا احباب کا اسباب شب و روز

رہتا ہی شغل نعت علیہ السلام روز
جاری زبان پہ ہی محمد کا نام روز

عالم مین نعت کہنے سے ہو نہین عزیز خلق
میرا کلام پڑھتے ہین سب خاص و عام روز

یارب قبول کر تو کرم سے مرا کلام
اتنو دعا ہی تجھسے یہی صبح شام روز

الفت مین آپ کے نہین چکر ہین فقط
گردش مین ماہ و خور بھی ہین خیر الانام روز

نار سقر سے کام ہمین کیا ہی منو
نعت نبی کے کہنے کا ہی ہمکو کام روز

ہو نہین ازل کے روز سے عاشق رسول کا
پیتا ہون ذوق و شوق سے الفت کا جام روز

کیا مرتبہ بلا تھا ہمارے رسول کو
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

ممکن نہین کہ طائر جان چھوٹ سکے کبھی
پھلاتی زلف شہ کی ہی الفت کا دام روز

اکرم کی رات دن ہی یہی آپ سے دعا
نازل رہے نبی پہ درود و سلام روز

ردیف سین مہملہ

میرے دلمین یہ رہی شاہ تمنا افسوس
کہ ان آنکھون نے ترا روضہ نہ دیکھا افسوس

تا دم مرگ یہ حسرت رہی ای فخر امم
جیتے جی آپکو مین نے نہین پایا افسوس

درد ہجران کے اوٹھاتا رہا مے صد برسون
موت نے بھی نہ خبر لی مری شاہا افسوس

کوہ و صحرا تو پھرا پھر نہ مدینے آیا
مین تو شرمندہ رہا آپ سے مولا افسوس

پیر ہوکر بھی گنا ہونسے نہ مین باز رہا
خواب غفلت سے مین اسدم بھی نہ چونکا افسوس

آپ کے رتبے سے رتبہ نہ کسیکا تھا بلا
پھر بھی قدمون پہ یہ سر ہمنے نہ رکھا افسوس

نظر مہر مرے حال پہ فرمایئے آپ
ہو سوا آپکے کوئی نہ سہارا افسوس

ایک عالم ہو فدا آپ پہ اے شاہ رسل
مین ہی کچھ ہجر مین مرتا نہین تنہا افسوس

آثم خستہ جگر کو بھی بلا لیجیے آپ
جز در شاہ نہین اسکا ٹھکانا افسوس

ہو لحد میری الٰہی مرے سرور کے پاس
ہو زمین باغ رضوان روضۂ اطہر کے پاس

انبیا ہونگے نبی کے گرد یون محشر کے روز
جیسے تارے شبکو ہوتے ہین مہ انور کے پاس

وصف گیسوے محمد سے معطر ہو دماغ
اب نہ آئے بوے عنبر اس دل مضطر کے پاس

یا الٰہی ہو نہین پیاسا حشر کا دن جب آئے
ہو گذر میرا ہی پہلے چشمۂ کوثر کے پاس

ہم ہین عاشق مصطفا پاک کے اے زائرو
لاش دفنانا ہماری شاہ دین کے در کے پاس

داغ دل کا پاس ہو تو حرص اے آثم نکر
یہ چراغ آنے نپائے دیکھ اس صرصر کے پاس

پہنچون شتاب روضۂ شاہ زمن کے پاس
بلبل وہی ہے خوب رہے جو چمن کے پاس

دنیا نجات مجکو عذاب لحد سے تو
سانپ آئین یا الٰہی نہ میرے کفن کے پاس

مداح مین تو گیسوے عنبر فشان کا ہون
پھٹکے گی میری روح نہ مشک ختن کے پاس

یارب خلاف شرع نہو مجھسے نعت نظم
آئے نہ لفظ شرک زبان و دہن کے پاس

پھر جبہ شریف کو چوموں ہزار بار
جا پہونچوں جب رسول کے پیرہن کے پاس

دیکھے جو بوستان نبی کی ذرا بہار
پھر عندلیب آئے نہ اپنے چمن کے پاس

وصف لب رسول کیا ہی بقول ہوش
تلخی نہ آئیگی کبھی میرے سخن کے پاس

آثم اگر تو شہر مدینہ پہونچ گیا
زنہار پھر نہ آئیگا اپنے وطن کے پاس

ردیف شین معجمہ

وہ کون ہی جسے رہتی نہیں خدا کی تلاش
جسے خدا کی ہو اسکو ہی مصطفےٰ کی تلاش

ہمیں تو خاک در مصطفےٰ ہوئی اکسیر
ہوا یہ خوب نہ کی ہمنے کیمیا کی تلاش

نصیب ہو تو الٰہی بناؤں سرمۂ چشم
اسی سبب سے ہی مجھے سرور خاک پا کی تلاش

جہاں میں یوں تو تمام انبیا مشرف تھے
مگر وہ کرتے رہے فخر انبیا کی تلاش

ہمیں وسیلۂ احمد ہی حشر کے دن تک
ہوا کرے جو کسیکو ہو مقتدا کی تلاش

الٰہی درد جدائی مصطفےٰ ہی ہمیں
یہی سبب ہی جو کرتے ہیں ہم دوا کی تلاش

الٰہی موت مدینے میں آئے آثم کی
اگرچہ ہی بھی تو ہی اسکو اس قضا کی تلاش

مومن ہی تو پھر کیوں کرے طاعت کو فراموش
کافر ہی کیا جسنے شریعت کو فراموش

محبوب خدا ہمکو کسی وقت نہ بھولے — پھر ہم کرین کیا اونکی محبت کو فراموش

ایمان مین اور زہد مین آیا خلل اُسکے — جسنے کہ ذرا بھی کیا حضرت کو فراموش

امید ہی یہ فضل خدا سے ہمین آتش
فرمائینگے حضرت نہ قیامت کو فراموش

ہو دم مدحت رخ کوئی نہ انسان خاموش — ہو نہ قرآن کے پڑھنے سے مسلمان خاموش

وصف مین روے محمد کا نہ کسطرح کرون — کسلیے ہو کے رہون حافظ قرآن خاموش

شمع سان جلتی رہی وصف محمد مین زبان — یا الٰہی نہو یہ آتش سوزان خاموش

بعض کفار تو تقریر کرینگے بیجا — ہونگے سب پیش خدا صاحب ایمان خاموش

عشق احمد مین نہ کر نالہ تو بلبل کی روش — صبر کہتا ہی کہ رہ مثل گلستان خاموش

عمر بھر مدح محمد نہ کرون مین کیونکر — شعر کہنے سے نہو کوئی سخندان خاموش

حشر کے روز بھی ہم مدح کرینگے شہ کی — ہونے دیگی نہ ہمین رحمت رحمان خاموش

وصف احمد مین ملائک سے جب بن آئی — صورت آئینہ ہم کیون نہون حیران خاموش

کرچکا وصف نبی لگگئی جنت تجکو — اب یہ مناسب ہی کہ ہو آتش نالان خاموش

ردیف صاد مہملہ

میرے دلمین تو ہی اللہ نبی کا اخلاص — مجکو کسطرح پسند آوے کسیکا اخلاص

تاب کیا ہی کہ بیان کر سکے اوسکا انسان
کسپہ ظاہر ہوا اللہ و نبی کا اخلاص

ساتھ رہتے تھے محمد کے ابو بکر و عمر
تھا بہت شاہ سے عثمان و علی کا اخلاص

اہل ایمان کے لیے ہی وہ بجا مصحف
کسطرح پھر نہ رہے روے نبی کا اخلاص

یہ خدا سے ہی تمنا کہ پس مردن بھی
رہے ہے تا حشر رسول عربی کا اخلاص

بخشش حق سے ہی محروم وہی جسکو نہو
مکی و ہاشمی و مطلبی کا اخلاص

بھائی سردار دو عالم کے تھے داماد بھی تھے
دلمین کیون ہو نہ نبی کے نہ علی کا اخلاص

عشق رکھ شاہ سے اور آل سے اونکی آثم
کام آئیگا نہ محشر مین کسیکا اخلاص

خالق نے محمد کو رسولون مین کیا خاص
محبوب کا رتبہ بھی کیا اونکو عطا خاص

کیونکر نہ مجھے ناز ہو اس بخت پر اپنے
اللہ کا بندہ ہون محمد کا گدا خاص

کسکو ہی شرف انکے برابر یہ کہو تو
ہین دونون جہان مین وہی محبوب خدا خاص

اللہ عذابون کی مصیبت سے رہا ہون
پہنچے تری درگاہ مین میری دعا خاص

مین واعظون کا کیون نہ رہون تابع فرمان
وارث ہین نبی کے وہی جو ہین علما خاص

یون کرتے مناجات ہمیشہ شہ والا
ہی رحم کے قابل مری امت تو خدا خاص

ق
تو آتی صدا غیب سے کیون فکر ہی تمکو
شافع ہو سبہا امت کے تمہین روز جزا خاص

کچھ قبر کی ظلمت سے نہ کر خوف تو آثم
آ جائیگی نظر چہرۂ انور کی ضیا خاص

ردیف ضاد معجمہ

مین تو عاشق ہون مدینے کا وطن سے کیا غرض
بلبل محبوس کو کھیے چمن سے کیا غرض

وصف گیسوے نبی سے ہی معطر یہ دماغ
مجکو بوے نافۂ مشک ختن سے کیا غرض

مین تو پابند شریعت ہون کہون کیونکر نہ نعت
عشق شہ جنکو نہین اونکے سخن سے کیا غرض

چاہتا ہون مین کہ بو سونگھون گل رخسار کی
مجکو گلزار جہان مین یاسمن سے کیا غرض

خط و خال شاہ پر رکھتا ہون مین ہر دم نظر
ای مہ گردون تری اس انجمن سے کیا غرض

مین اشارون سے کیا کرتا ہون وصف شاہ ذکر
مجکو کیا مطلب زبان سے اور دہن سے کیا غرض

کفر ہو جسمین کہین کہون نعت وہ ای مومنو
مجکو اب سارے زمانے کے چلن سے کیا غرض

چل مدینے اب تو آثم باندھ جلد اپنی کمر
ہوش مین آ بہر حق دیوانہ پن سے کیا غرض

کچھ خاص سے غرض ہی نہ کچھ عام سے غرض
ہمکو فقط حضور کے ہی نام سے غرض

کرتے ہین زلف و روی محمد کی ہم تلاش
کچھ صبح سے غرض ہی نہ کچھ شام سے غرض

کہتے ہین نعت بہر رضا مندی نبی
واللہ کچھ ہمین نہین انعام سے غرض

ہی چشم دشت دیکھلین آنکھین حضور کی
آہو کی چشم سے ہی نہ بادام سے غرض

چلتا ہی آسمان اشارے ہین آپکے
پھر ہمکو کیا ہو گردش ایام سے غرض

جسکو کہ نذر کر چکے پھر اوس سے کام کیا
کیونکر ہو ہمکو اس دل ناکام سے غرض

ہین آپ شاہ کشور حسن و شباب کے
پھر کیون ہو ہمکو اور گل اندام سے غرض

عاشق ازل کے دن سے ہین محبوب حق کے ہم
نا سرو قد سے کام نہ گلفام سے غرض

آشم کی یہ دعا ہی کہ تا حشر ای خدا
ہر دم رہے رسول کے ہی نام سے غرض

ردیف طای مہملہ

لازم ہی یون رسول کے فرمان کی احتیاط
مسلم کو جیسے ہوتی ہی قرآن کی احتیاط

ای دل تو آہ سرد سے داغون کو بچا
رکھ اس ہوا سے سرو چراغان کی احتیاط

نازل کیا ہی حق نے ہدایت کے واسطے
ای مومنو ضرور ہی قرآن کی احتیاط

جب بات ہی کہ نعت بھی لکھے سلیقہ کے ساتھ ہی
آخر کو کام آتی ہی انسان کی احتیاط

آشم ضرور ہوگا اثر نعت شاہ کا
خود ہو رہیگی غیب سے دیوان کی احتیاط

ردیف ظای معجمہ

وہی ہی خاص بشر جسکو ہو خدا کا لحاظ
وہی ہی خوب جو رکھتا ہی مصطفی کا لحاظ

طفیل ذات نبی گو امید بخشش ہی
مگر ضرور ہی فرمان کبریا کا لحاظ

یہی کلام امام الوری سے ثابت ہی
وہی ہی آدمی جسکو ہو مقتدا کا لحاظ

کسی جگہ پہ نہ سرزد ہو طبع بے ادبی ۔ نبی کی مدح مین رکھنا ذرا خطا کا لحاظ

ملے کہین مجھے خاک در نبی آثم
کہ اوسکے آگے کرون کچھ نہ کیمیا کا لحاظ

کس وجہ سے ہو ہمکو گل تر کا اب لحاظ ۔ رہتا ہی صاف روے پیمبر کا اب لحاظ
کیا خاک سوئین چین سے ای چرخ کج نہاد ۔ ہین پر گناہ ہمکو ہی محشر کا اب لحاظ
پوچھون نہ پوچھون قصد مدینہ کرونگا مین ۔ بے بس ہون کیا کرون ہین مقدر کا اب لحاظ
نکلے گا کوئی منہ سے نہ کلمہ گناہ کا ۔ رہتا ہی مجکو ذات پیمبر کا اب لحاظ
ابلیس اب پھٹکنے نہ پائیگا میرے پاس ۔ کچھ تو کریگا عاشق سرور کا اب لحاظ
ہی شوق نعت مجکو کہے جاونگا ضرور ۔ آثم رہے گا کچھ نہ سخنور کا اب لحاظ

ردیف عین مہملہ

جلوہ مجھے دکھائیے یا مصطفی شفیع ۔ مشتاق ہون مین دید کا ای رہنما شفیع
کرنا مدد برائے خدا میری حشر مین ۔ جز آپ کے نہین کوئی روز جزا شفیع
ہردم دم فراق یہ کہتا ہون بار بار ۔ مجکو نہین ہی اور کوئی آسرا شفیع
مالک ہین آپ رتبہ ہی سب سے بڑھا ہوا ۔ ہین زیر حکم آپکے ارض و سما شفیع
محبوب اپنا تمکو خدا نے کیا ہی آج ۔ عالم مین کوئی آپکا ہمسر ہو کیا شفیع

قرآن مین وصف آپکا فرمائے جب خدا — پھر آپکی بشر سے ہو کیونکر ثنا شفیع

کیونکر نہ نام پاک پہ بھیجین درود ہم — کون آپکے سوا ہی ہمارا بھلا شفیع

ہی آپ ہی کے نام مبارک سے زندگی — جلوا ہمین دکھائیے بہر خدا شفیع

آثم کی ہی خدا سے یہی التماس دلی — روز جزا انہی کی ہو آل عبا شفیع

ردیف غین معجمہ

عشق ہی سے ہو دل ناکام کو فروغ — عالم مین خوب ہووے اسلام کو فروغ

لازم ہی مومنو تمہین خوف خدا کے پاک — دنیا مین دو نہ عیش کے ہنگام کو فروغ

جب شش جہت مین شہ کا ہو تیرے طریق کا — پھر کیون نہ دہر مین ہو تیرے نام کو فروغ

زلف سیاہ شہ سے ٹپکتا ہی نور حق — کیونکر نہو زمانے مین اس لام کو فروغ

جب پیش کردین پیش خدا جبرئیل — پھر کیون نہو حضور کے پیغام کو فروغ

غم ہو نہ کوئی الفت احمد مین ای خدا — عشرت کی دھوم ہو سبے آرام کو فروغ

آثم کی یہ دعا ہی خدا کی جناب مین
ہو خاتمہ بخیر ہو انجام کو فروغ

عشق احمد اگر دکھائے داغ — پھر تو مہر سما نشانے داغ

پھر یہاں کیا یہ ترقی دے — ظلمت کفر کو مٹائے داغ

مہر محشر نہ مجکو زرد دکھائے | حشر کے روز کام آئے داغ
شمع بنجاؤن جاکے روضے کی | حب دنیا اگر چھڑائے داغ
شوق طیبہ کی خاک کردے مجھے | ذرہ اوس خاک کا بنائے داغ
خواب ہی مین دکھائیے جلوہ | مرہم دید ہی دو سلے داغ
یا الٰہی تمام عصیان کو | ہیں ہم خشک سان جلائے داغ
الفت شہ بڑا وسیلہ ہے | بخش یارب مجھے برائے داغ
مہر آئے نہ سامنے آثم | ہے یہی حشر مین دعائے داغ

ردیف ف

ایک مین آپکی کرتا نہین سرور تعریف | ہوتی ہے آپ کے اخلاق کی گھر گھر تعریف
آپکے رتبے سے رتبہ ہے سوا کسکا آج | کرتے ہین آپکی عرشی بھی فلک پر تعریف
ہمہ تن روئے ارادت ہے مرا شہ کی طرف | دلمین ہے عشق تو جاری ہے زبان پر تعریف
جب صفت آپکی قرآن مین ہو ثنائے خدا | کیا ہو پھر بندہ سے اے حق کے پیمبر تعریف
اہل اسلام کو رحمت کا وسیلہ ہے یہی | مرتے دم نکلے محمد کی نہ کیونکر تعریف
راہ سیدھی ہمین بتلائی مسلمان ہوے ہم | پھر کرین آپ کی اے شاہ نہ کیونکر تعریف
ہے بیان گیسو کا ہم وصف رخ جب آثم | کیون نہ عالم مین نظر آئے معطر تعریف

یا الٰہی دل رہے مائل شریعت کی طرف
اور عشق مصطفےٰ لیجائے جنت کی طرف

ہی جو ابلیس لعین دشمن تو ہو کچھ غم نہین
ہین حبیب کبریا بھی اپنی امت کی طرف

جب خیال شاہ دین ہر دم رہے دلمین مجھے
ہو طبیعت کیون راغب بدعت کی طرف

ہین جو منکر جلوۂ حق اونکو بھی آئے نظر
غور سے دیکھین فراز شان حضرت کی طرف

روز و شب رحمت برستی ہی مزار پاک پر
دیکھین کیا خادم وہان کے ابر رحمت کی طرف

یا الٰہی زندہ جبتک مین ہون خواہش ہی
دل مرا راغب رہے زہد و عبادت کی طرف

ہی یہ آثم کی دعا دم نکلے طیبہ مین مرا
منہ ہو کعبے کی طرف آنکھین ہون تربت کیطرف

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہین اس جواد کی طرف
تا کہ دل راغب رہے ہر دم پیمبر کی طرف

بوئے گیسوئے نبی سے ہی معطر مغز جان
کیا ہو پھر میری توجہ مشک و عنبر کی طرف

بعد عشق مصطفےٰ پھر انکے جانب دل پھرے
یعنی بوبکر و عمر عثمان و حیدر کی طرف

مصطفےٰ کا دیکھیے روضہ نظر کس روز آئے
دیکھتا ہون یاس سے ہر دم مقدر کی طرف

کسکی الفت سے جگر مین چاک ہی منعو
غور سے دیکھو تو داغ لالہ انور کی طرف

جسکو ہو عشق آپکے روئے عرق آلود سے
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھے وہ گل تر کی طرف

رات بھر رہتی ہی چشم دل سوئے زلف نبی
اور دن بھر رہتی ہی روئے منور کی طرف

یاد آئیگی دردندان شہ کی جب چمک
پھر نہ آنکھ اوٹھے گی اپنی آب گوہر کی طرف

جب ہوئے روح الامین گہوارہ جنبان تو کھلا
تھی ملائک کی نظر بھی آل اطہر کی طرف

آستان شہ پہ یارب اب تو پہنچا دے مجھے
دل لگا رہتا ہے آثم کا اسی در کی طرف

آثم نکیون اوٹھاؤن مین مدح و ثنا کا لطف
مجھ پر خدا کے فضل سے ہے مصطفی کا لطف

حق نے دئیے رسولون کو رتبے جدا جدا
پر تھا نبی پاک مین کل انبیا کا لطف

امت کو بخشوائینگے محشر مین جب حضور
تب ہوگا ہر بشر پہ عیان مصطفی کا لطف

پڑھتا ہون بہ وصف رخ کی جگہ والضحی کبھی
حاصل زیادہ اور ہوا والضحی کا لطف

کرتا ہون ہر گھڑی مین محمد کا ذکر نیک
ہر دم زبان اوٹھاتی ہے صل علی کا لطف

یارب نصیب شربت دیدار ہو کہین
صحت نہو مریض کو تو کیا دوا کا لطف

دیگا مجھے نجات خدا ہر عذاب سے
مرکر ملے گا الفت آل عبا کا لطف

یارب گنہ معاف ہون جنت نصیب ہو
روز جزا اوٹھائین ہم اپنی دعا کا لطف

کرتے تھے حسن رو کی زیارت تو اہل چشم
اندھون کو تھا رسول کی آواز پا کا لطف

لب پہ فغان تھی پہلے اب آثم سکوت ہے
وہ ابتدا کا لطف تھا یہ انتہا کا لطف

ردیف قاف

بخشش کا ہی وسیلہ مجھے مصطفے کا عشق
لیجائیگا بہشت مین آل عبا کا عشق

جز اسکے اور کوئی تمنا نہین مری
دلمین رہے مدام حبیب خدا کا عشق

اس وجہ وصف چہرۂ انور کا ہی خیال
دلمین بھرا ہوا ہی مرے والضحی کا عشق

منظور اپنا جلوہ دکھانا خدا کو تھا
ہرگز نہ تھا رسول کو سیر سما کا عشق

شیطان کا سحر مجھپہ چلیگا نہ اب ذرا
میرے گلے کا ہار ہوا کبریا کا عشق

سایہ لوائے حمد کا بلجائے ہمکو کاش
ہم وہ نہین جو ہمکو ہو ظل ہما کا عشق

الفت حبیب حق کی ہی کافی مرے لیے
پھر کسلیے رکھون مین بھلا انبیا کا عشق

آثم زبان پہ نام محمد ہی ہر گھڑی
کیونکر نہ میرے دلمین ہو صل علی کا عشق

بدعت سے کیا غرض ہی شریعت سے مجکو عشق
اللہ و مصطفے کی ہی طاعت سے مجکو عشق

رکھتے ہین سب جہان کے شاعر مجھے عزیز
جبسے ہوا حضور کی مدحت سے مجکو عشق

گرچہ کیے گناہ مگر ہی امید عفو
بندہ ہون مین خدا کا ہی جنت سے مجکو عشق

قرآن مین ہی ذکر محمد بھرا ہوا
خالق کے بعد کیون نہو حضرت سے مجکو عشق

کرتا ہون یہ دعا کہ مجھے دیدار ہو نصیب
بے انتہا ہی آپکی صورت سے مجکو عشق

مین امت رسول ہون پابند شرع ہون — بندہ خدا کا ہون ہی عبادت سے مجکو عشق

مین وہ گدا ہون بڑھکے ہی شاہون سے فخر — طالب نہ جاہ کا ہون نہ ثروت سے مجکو عشق

آثم قدیم سے ہون مین خادم رسول کا
پھر کسطرح نہ اونکی مودت سے مجکو عشق

حق سے ہی عشق اور ہی خیر الوریٰ سے عشق — پھر اسکے بعد مجکو ہی آل عبا سے عشق

واللیل جسکی شان مین نازل کرے خدا — پھر رکھے کیون نہ ہر کوئی زلف دوتا سے عشق

یا در رخ جناب مین یہ حال ہی مرا — والشمس سے لا ہی تو ہی والضحیٰ سے عشق

جتنے نبی ہین قائل شان حضور ہین — ہی کل ملائکہ کو رسول خدا سے عشق

اللہ بھیجتا ہی نبی پر صلوٰۃ خود — یہ وجہ ہی جو مجکو ہی صل علیٰ سے عشق

محمود کو ایاز کی الفت سے فخر تھا — کیون مین کرون نہ فخر کہ ہی مصطفے سے عشق

کیونکر نہ شکر خالق اکبر کرون ادا — مثل اویس مجکو ہی خیر الوریٰ سے عشق

انجام ہو بخیر نہ آثم کا کسطرح — آغاز ہی سے ہی اوسی شاہ ہدیٰ سے عشق

ردیف کاف

غم ہجران سے گھل گیا تن تک — پر نہ پونہچا نبی کے مدفن تک

حیف یہ ہی کبھی مدینے کی — خاک آئی نہ اوڑکے دامن تک

طاق ابروئے پہ شہ کے عاشق ہوں | ہوں ادب سے جھکائے گردن تک
تیز ہے وہ تجلی حضرت | جل گیا جس سے مہ کا خرمن تک
گل مضمون ہے اک عجب ہی ہوا | جس سے ہے شرمسار گلشن تک
رنگ لائی ہوائے حب نبی | دردِ دل پر رہی نہ چلمن تک

مفلسی ہے کمال اے آتش
پونہچوں کیونکر مزار روشن تک

خواب میں دیکھیے جلوہ وہ دکھائیں کبتک | زلفِ سرور کی بسیر ہوں بلائیں کبتک
ہو نگاہ کرم و لطف و عطا اب مجھپر | نفس کی شاہ اوٹھاؤں ہیں جفائیں کبتک
یاد رہی بخت کی کبتک ہے یہ ہی فکر مجھے | دیکھیے وہ مجھے طیبہ میں بلائیں کبتک
ہو ہدایت کہ کریں توبہ اوٹھیں دنیا سے | بارِ عصیان کا ہم اے شاہ اوٹھائیں کبتک
ہے پریشان دماغ اور ہے حالت ابتر | دیکھیے خواب میں وہ زلف سنگھائیں کبتک
ابتو بس دکھا دیجیے ہمکو جلوہ | ہم دعا کے لیے ہونٹونکو ہلائیں کبتک
موت آجائے مدینے جو نہیں جاسکتے | صدمے اس دردِ جدائی کے اوٹھائیں کبتک
جتنے پیاسے ہیں وہ سب چاہ کرینگے اسکی | پانی کوثر کا ہمیں شاہ پلائیں کبتک
جلد داخل ہو مدینے میں ترے گدا اے رب | مثل آتش کے یہ ہم صدمے اوٹھائیں کبتک

کیا ہو ضبط مین نے اب یہان تک
کہ آتی بھی نہین لب پر فغان تک

الٰہی مین کرون نالے کہان تک
نہین جاتے نہین جاتے وہان تک

نکالون چیر کر پہلو مین اپنا
رکھون یہ داغ دل پنہان کہان تک

سمجھتی ہی رسول حق کو برحق
خدا کی خلق ہی پیدا جہان تک

لکھون کیا حمد حق نعت محمد
یہان ہی لال بلبل کی زبان تک

نکیون ہم جان و دین محبوب حق پہ
فدا ہین اونکے او پر عرشیان تک

نہ حق نعت محمد کا ادا ہو
ثنا خوان ہو اگر سارا جہان تک

تمھاری آبرو کیونکر ہو اسکو
کرو افشا جو تم راز نہان تک

بیان رتبہ کیا ہو اونکا ہمسے
جو دم مین آئے جا کر لامکان تک

خدا کے واسطے فرماؤ اب رحم
کوئی دم مین مری جاتی ہی جان تک

حقیقت کیا ہی ای آتم ہماری
ہی خادم شاہ کی حور جنان تک

ردیف کاف فارسی

کسطرح پائے کوئی گل احمد کے تن کا رنگ
اوڑتا ہو اوسکو دیکھکے ہر دم چمن کا رنگ

پیش حضور مدح سرائی کرینگے ہم
محشر مین رنگ لائیگا اپنے سخن کا رنگ

اوسکو بہار خلد کسیطرح خوش نہ آئے
جو چشم دل سے دیکھلے طیبہ کے بن کا رنگ

تعریف زلف شاہ کی مین کسطرح کرون
پھیکا ہی اوسکے سامنے مشک ختن کا رنگ

بے آب ہی گہر در دندان کے سامنے
اوڑتا ہی لب کے آگے عقیق مین کا رنگ

محبوب حق کا کون سوا آپکے ہوا
عالم سے کیون جدا ہنو شاہ زمن کا رنگ

پاتا ہون مین سفر مین مدینے کے انبساط
آتا نہین ہی یاد ذرا بھی وطن کا رنگ

یاد رخ حضور مین مرتا ہوا ہون مین
کیونکر نہو کفن مین گل یاسمن کا رنگ

آثم کی آرزو ہی شب و روز یا خدا
جسنے کبھی نہ پایئے یہان پہ محن کا رنگ

ردیف لام

جا نہین مقبول ہی دعائے دل
جب مدینے مین گھر بنائے دل

ہجر نے آپکے کیا ہی نزار
شربت دید ہی دوائے دل

گل رخ حضور کے ہونشا آ
آج کل ہی یہی ہوائے دل

نذر ہم کرچکے خدا کا ہی شکر
اور کیا پاس تھا سوائے دل

پونہچے پھرتا ہوا مدینے مین
بخت خوابیدہ کو جگائے دل

التجا ہی یہی خدا سے مری
جز نبی اور پر نہ آئے دل

صورت مہر ہو نہ کیون روشن
خاک طیبہ اگر لگائے دل

دشت گردی ابھی تو ہی آثم
دیکھین آگے کو کیا دکھائے دل

ہجر نبی سے زار ہی ہو کچھ دوائے دل
ہر دم یہی ہی اے مرے خالق دعائے دل

حضرت نہ لین خبر تو کرے کیا مدد کوئی
کس سے کہون خدا کے سوا ماجرائے دل

روضے پہ شہ کے جا کے کرون کیا نثار میں
موجود میرے پاس نہین کچھ سوائے دل

اس دہر مین تو چین یہ پانے کا اب نہین
دنیا ئے اک اور ہو یارب برائے دل

عاشق کیا رسول کا امت مین بھی کیا
دونون جہان کا لطف نہ کیونکر اٹھائے دل

یہ بات ہی جو نعت مین کہتا ہون بار بار
آرام روز حشر ہی کچھ تو یہ پائے دل

یارب یہ التجا ہی کہ صدقے مین شاہ کے
عصیان کا نقش لوح بدن سے مٹائے دل

ہم مثل زلف شہ کے سمجھتا جو مشک کو
ثابت نہوتی کسلیے ہم پر خطائے دل

یارب یہی ہی ایک مری تجھسے آرزو
جز مصطفے کے اور کسی پر نہ آئے دل

بوئے گل مزار وہین لائیگی صبا
بندھ جائیگی جو دہر مین آثم ہوائے دل

ہی یہ ارمان کہ ہر دم رہون قربان رسول
مانتا صورت مصحف رہون فرمان رسول

ایک مین کیا کہ ہدایت کی نبی نے کل کو
سارے مخلوق کی گردن پہ ہین احسان رسول

مین وہ بلبل ہون کہ جیتے مین مدینے کے پھرون
شومی بخت سے پاؤن جو نہ بستان رسول

مہ و خورشید بھی ہون صورت پروانہ نثار
دیکھ پائین جو ذرا شمع شبستان رسول

کونسا دن ہو الٰہی کہ مدینے پہنچون
مین گنہگار بھی جا کر ہون مہمان رسول

عشق صادق ہی اگر تیرا تو کر وہ تدبیر
نام پر دل ہو فدا جان ہو قربان رسول

روز و شب حق سے یہی اپنی دعا ہی آثم
حشر کے روز بھی ہو ہاتھ مین دامان رسول

الٰہی میرے دلمین ہی ولاے احمد مرسل
کسی صورت دکھا دے جلد جلوے احمد مرسل

کلام اللہ مین اسطرح فرمایا ہی خالق نے
کہ عالم کل ہوا پیدا براے احمد مرسل

ہوا بالا تو کیا لیکن کہین ہی پست تیرے زیر
فزون ہی عرش اعلیٰ سے بھی پاے احمد مرسل

شب معراج اکدم مین زمین سے آسمان پہنچے
ملا یہ مرتبہ کس کو سواے احمد مرسل

لگاؤن کیون نہ آنکھون سے کہ ہر دم نور برستا ہی
بجاے توتیا ہی خاک پاے احمد مرسل

شریعت کے ہین تابع پیروی انکی مناسب ہی
ہین سارے باعمل عالم بجاے احمد مرسل

خدا و مصطفےٰ مین راز کی باتین ہزارون تھین
کسی پر کیا ہوا افشا ماجراے احمد مرسل

مبارکباد کا غل تھا فرشتون مین بہم ہر سو
زہے قسمت خدا کا شکر آئے احمد مرسل

نہین ہی شرق سے تا غرب خالی کوئی جلوے سے
مثال مہر پھیلی ہی ضیاے احمد مرسل

تو آثم صدق دل سے کہ محبت آل اطہر کی
بھری ہی جوش سے دلمین ولاے احمد مرسل

ردیف میم

رہا کرتا ہے اب ہر دم خیالِ سرورِ عالم
الٰہی جلد دکھلا دے جمالِ سرورِ عالم

کیے صدہا ہی عالم میں یوں تو خلق خالق نے
کیا پیدا نہ کوئی بھی مثالِ سرورِ عالم

کہاں پونہچے شب معراج کیا کیا آبرو پائی
ذرا تو غور سے دیکھو کمالِ سرورِ عالم

مری امت بہت عاصی ہے اسکو بخشدے یا رب
خدا سے تھا یہی ہر دم سوالِ سرورِ عالم

ہوئے روح الامین گہوارہ جنباں کسلیے اے آثم
شرف رکھتی ہے نبیوں پر بھی آلِ سرورِ عالم

پہلے ہے وہ اور بعد ہیں سرور صلی اللہ علیہ وسلم
حق سے ہیں کمتر سب سے ہیں بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ کرم خسروِ اعظم نور مجسم فخر دو عالم
حامی و ہمدم شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

عزِ جہاں ہے فخرِ زماں ہے صاحبِ شاں ہے تاجِ شہاں ہے
کل کی جان ہے میرا پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

چرخ سے بالا عرش سے اعلیٰ کعبۂ دنیا قبلۂ عقبیٰ
مالک فردا دین کا رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

ماہِ شریعت مہرِ طریقت نورِ حقیقت ابرِ رحمت
حامی امت ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے سوا ہے فضل و عطا ہے ماہِ سخا ہے نورِ خدا ہے
دل کی جلا ہو سبکے ہو افسر صلی اللہ علیہ وسلم

گیسوئے اطہر سنبلِ خوشتر موئے معنبر غیرتِ عنبر
مشک سے بڑھکر عود سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم

بیت ہلالی نظمِ جمالی نعتِ کمالی نقص سے خالی
مدحت عالی سب کی زبان پر صلی اللہ علیہ وسلم

اُو لولا کو مہرِ والا ماہِ تجلیٰ مہرِ مجلّیٰ
آپ کا رتبہ سب سے ہے بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

دل سے تو آثم شہ کا ہی خادم تجھکو لازم کسب مکارم
اسکو تو دائم دل سے پڑھا کر صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ لون یارب روے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دلمین بسی ہی بوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باغ جنان مین سنبل پیچان اور گل تر کو دیتے ہین خجلت
گیسوے احمد روے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عنبر سارا دلسے خجل ہی مشک کا دل بھی خون ہی آہ
کیا ہین معطر موے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جود و عطا مین خلق و کرم مین مثل نہین ہی شاہی کا کوئی
بھاتی ہی رب کو خوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم بصیرت وا ہو ہماری ہم تو بنا مین سرمہ بینش
پائین جو خاک کوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے ہین تعظیم اوسکی ملائک جیتے وہان سب آکر اوسکے
کعبہ ہی اونکو سوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نور خدا سے آنکھین روشن ہمنے نہ دیکھین اوسکی نگاہ سے
جسنے نہ دیکھا سوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر مین کیا دکھلائیگا کرنی نہین قیامت اس آثم کو
ہون مین فدا روے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شہنشاہ اعظم علیک السلام
جناب مکرم علیک السلام

مین ناچیز کیا وصف تیرا کرون
ہی تو فخر آدم علیک السلام

شرف تجھسے حاصل ہی کونین کو
شہنشاہ عالم علیک السلام

لبون پر ہو جب دم مرا یا رسول
زبان پر ہو اوسدم علیک السلام

در فیض پر آپ کے اے رسول
رہے ہے سر مرا خم علیک السلام

تمنا ہے آثم یہ ہی آپ پر
ہو قربان ہر دم علیک السلام

داغ الفت سے ہی پر نور مرا تن ہر دم
پاس رہتا ہی مرے ماہ کا خرمن ہر دم

وصف رخسار محمد کا مین لکھتا ہی ہون
میرا دیوان بھی رضوان کا ہو گلشن ہر دم

ہر گھڑی یاد ہی مژگان محمد مجکو
چبھتی رہتی ہی مرے دل مین سوزن ہر دم

نفس امارہ کی شر سے تو بچانا یارب
میری آغوش مین رہتا ہی یہ دشمن ہر دم

یہ تمنا ہی وسیلہ نہ کوئی اور ملے
ہاتھ مین میرے رہے آپکا دامن ہر دم

بعد مرنے کے بھی جائے نہ خیال شہ دین
رہے آباد الٰہی مرا مدفن ہر دم

بلبل زار گل روے محمد ہو نمین
کیون نہ تازہ ہو مری شاخ نشیمن ہر دم

نام لے لے کے محمد کا جیا کرتا ہون
خم اوسی در پہ رہا کرتی ہی گردن ہر دم

خوف تاریکی مرقد کا ہو آثم مجھے کیا
مثل مہتاب مرے داغ ہین روشن ہر دم

ردیف نون

دل حضور مین الفت سے آہ کرتے ہین
اگرچہ یون تو ہم اکثر گناہ کرتے ہین

ہمارا حال فرشتون کو خوب ہی معلوم
ہم اپنے درد کا اونکو گواہ کرتے ہین

ثنائے شاہ سر بزم جب میں کرتا ہوں
جو ذی شعور ہیں وہ واہ واہ کرتے ہیں
ذرا وہ نقش کف پائے شاہ تو دیکھیں
ضیا پہ ناز عبث مہر و ماہ کرتے ہیں
خیال چہرۂ رنگین جو دل میں آتا ہے
تو اوس پہ غنچہ کا سب اشتباہ کرتے ہیں
ازل سے ہو چکیں فدا شہ پہ لوگ کیوں بس مرگ
جواب لکھکے کفن کو سیاہ کرتے ہیں

کہیں حضور بھی ارشاد یہ کریں آثم
کہ ملک نعت کا ہم تجکو شاہ کرتے ہیں

الفت لبہائے شہ فضل خدا سے کم نہیں
اپنا آب اشک کچھ آب بقا سے کم نہیں
کس نبی کی شان میں لولاک نازل ہے بھلا
کون وہ ہے جو جناب مصطفےٰ سے کم نہیں
پیستی ہے نقطۂ دل کو مرے دانے کی مثل
میری قسمت کی یہ گردش آسیا سے کم نہیں
کیوں نہ پہونچے ہے ترے در میں نہ مستغنی ہوں میں
خاک طیبہ کی ہمیں کچھ کیمیا سے کم نہیں
زلف کا سودا ہے جتنا اوسقدر ہے حب رخ
آیۂ واللیل ہمکو والضحیٰ سے کم نہیں
دلمیں رہتی ہے مرے ہر دم تمنائے حضور
لہلہائے دل بھی جنت کی ہوا سے کم نہیں
لیکے جاتے ہیں ملائک اوسکو بھی حضرت کے پاس
شعر نعت مصطفےٰ صل علیٰ سے کم نہیں
کی عنایت کی نظر جسپر ملا سب کچھ اوسے
مہربانی شہ کی کچھ لطف خدا سے کم نہیں
مثل نقش پائے شہ ہے مہر اس سے ہی خجل
داغ الفت بھی ہمارا نقش پا سے کم نہیں

کیجیے وہ کام آثم جسمین راضی ہون نبی
بالیقین شہ کی رضا حق کی رضا ہے کم نہین

محشر مین الٰہی مین گنہگار نہ اُٹھون
گٹھری لیے عصیان کی گرانبار نہ اُٹھون
محشر مین گناہون سے نہو مجہہ پہ تباہی
صدقے سے نبی کے مین نگونسار نہ اُٹھون
ہو مجہہ پہ ترا فضل و کرم اے مرے خالق
رحمت کا رہے جوش خطا دار نہ اُٹھون
پرسش کے لیے حشر مین جب بہی طلب ہو
اے خالق اکبر مین سیہ کار نہ اُٹھون

آثم ہون قیامت کا نہ کچھ غم ہو الٰہی
صدقے سے محمد کے دل افگار نہ اُٹھون

ہر وقت جب تصور رخ مصطفیٰ کرین
بخشش کی روز حشر کیون آرزو کرین
پہلے ہی لازم آب گہر سے وضو کرین
پھر مصطفیٰ کی مدحت و نعت و ذکر کرین
اوصاف لکھہ کے سرور عالم کی ذات کے
یہ کاغذ و دوات و قلم مشکبو کرین
نعت محمدی کا رہے شغل ہر گھڑی
اسکے سوا نہ اور کوئی گفتگو کرین
زوار ہر طرف کے مدینے کو جاتے ہین
حسرت سے ہم نگاہ نہ کیون چار سو کرین
مشہور ہون جہان مین اوصاف نبی کا مہر
کیونکر نہ اہل فہم مرے آبرو کرین

آثم جو حق نعت ہے ہمسے ادا نہو
برسون اگرچہ فکر کرین جستجو کرین

خفت ہو روز حشر ہمارے گناہ مین
یارب ہو یہ قبول دعا بارگاہ مین

یارب وہ دن بھی آئے کہ پہنچین مدینے مین
مدت سے بس رہا ہی ہماری نگاہ مین

ہر عضو مین ہو آبِ دُرِ آبرو بھرا
یارب کوئی نہ عیب ہو اس روسیاہ مین

دنیا و آخرت مین رہے اونکی آبرو
جو جان نثار ہوگئے خالق کی راہ مین

ذات رسول پر ہی عدالت کا خاتمہ
یہ منصفی کہان ہی کسی بادشاہ مین

کیا پیش شاہ رتبہ سلیمان کا مو[illegible]
حضرت بڑے ہوئے تھے کہین اونچے جاہ مین

تھا مست مین تو بادۂ الفت سے ای حضور
آیا گھٹا کا لطف نہ تجھے بود و آہ مین

طیبہ تمام آپ کے دم سے نہال تھا
پھولون سے بھی زیادہ تھی خوشبو گیاہ مین

یہ آرزو ہی عمر دو روزہ کسیطرح
یارب بسر ہو عشق رسالت پناہ مین

آثم کا ہوگا پلہ حسنِ عمل گران
ہوگا اثر یہ اشہد ان لا الہ مین

ہی التجا یہ درگہ رب غفور مین
ہو کچھ نہ دیر اب مرے عفو قصور مین

مین نقش پا ہے شاہ سے کیونکر مثال دون
یہ ماہ و مہر اتنے کہان ہین نور مین

روشن نہوگا صاحب نخوت کا نام تک
ٹھیریگا کب چراغ ہوائے غرور مین

سنگ و شجر کا قول تھا برحق ہین مصطفیٰ
شک تھا حجر شجر کو نہ شہ کے ظہور مین

کس سے بھلا مثال رخ پاک کو مین دون
غلمان مین ہی یہ نور نہ یہ حسن حور مین

پونہچون مدینے تک تو نکالون مین ایک ایک
ارمان سیکڑون ہین دل ناصبور مین

آثم کی آرزو ہی کہ ہو جائے حکم خاص
حاضر رہے مدام یہ خادم حضور مین

کرتا ہون ہر گھڑی یہ دعا اضطراب مین
پونہچا الٰہی جلد نبی کی جناب مین

ایمان کے ساتھ عمر کٹے میری ای خدا
دم نکلے میرا یاد رسالت مآب مین

ضد کی جو کافرون نے اشارے سے شق کیا
خط فاصلے کا ایک پڑا ماہتاب مین

کیا تاب ہی کہ بندے سے کچھ ہو سکے صفت
وصف نبی لکھا ہی خدا کی کتاب مین

منکر نکیر کا ہو الٰہی نہ کچھ خطر
ہو جاؤن بند مین سوال جواب مین

پیرو رسول کا ہون مین پابند شرع ہون
کی ہی ہمیشہ کوشش بیحد ثواب مین

محبوب رب عزّ و جل تم ہو یا نبی
افضل نکیون ہو سب سے خدا کی جناب مین

دشمن جو ہین صحابہ کے دشمن نبی کے ہین
ہین غم مین وہ یہان بھی وہان بھی عذاب مین

بیڑا ہو پار صدقۂ احمد سے ای خدا
کشتی ہماری اب تو ہی گرداب آب مین

دشمن جو تھا نبی کا ابو جہل اسلیے
رکھا مدام اوسکو خدا نے عذاب مین

آثم کہین جو جاتے تھے سردار انبیا
ہوتا تھا پیدا چتر کا عالم سحاب مین

نعت حضرت کی ہم سناتے ہین — سفت لعل و گہر لٹاتے ہین
خواب مین لب نظر جو آتے ہین — پہر تو دل کی لگی بجھاتے ہین
اختر بخت اوسکا روشن ہو — جسکو جلوہ نبی دکھلاتے ہین
ہاتھ ہو آپ کے مری عزت — نفس و شیطان مجھے ستاتے ہین
شور کرتے تھے سب ملائک یون — آج افلاک پر وہ آتے ہین
جنکے صدقے مین فرش خاکی پر — قائم اس آسمان کچھ پاتے ہین
کون بڑھکر ہو آپ سے سرور — آپ اللہ سے ملاتے ہین
ابر مین چاند منہ چھپاتا ہی — داغ فرقت جو ہم دکھاتے ہین
چار یار رسول ہین مقبول — راہ نیکی کے وہ بتاتے ہین
گیسوونکا نبی کے کیا ہو بیان — سارے عالم کو وہ بساتے ہین
ہم تو جاتے ہین اب مدینے کو — بخت خوابیدہ کو جگاتے ہین

آئے تو دھیان شاہ کا آثم
آنکھین ہم زیر پا بچھاتے ہین

خدا و مصطفی کی یاد سے دل شاد کرتے ہین — ہم اپنا خانہ برباد یون آباد کرتے ہین
مدد بھر محمد کی ہماری اسگھڑی یارب — گرفتار بلا ہین روز و شب فریاد کرتے ہین

اوسی پہ ہی بھروسا ہین اوسکے کمترین بندے
اوسیکا ذکر کرتے ہین اوسکو یاد کرتے ہین

وہ ہی چشم محمد دفتر عالم مین ای گردون
فرشتے ہر گھڑی آنکھون سے جسپر پیار کرتے ہین

سوائے کلک قدرت کھینچ سکے تصویر کیا معنی
یہان پر عجز آکر مانی و بہزاد کرتے ہین

اوڑے آتش نکیونکر بے پر و فرقت مین اونکی
قفس سے تن کے مرغ دل کو ہم آزاد کرتے ہین

جو محمد مصطفے کے دین کا قائل نہین
سخت کافر ہی وہ اپنے دین مین کامل نہین

اہل ایمان شرع احمد پر نکیون چلتے ہین
حق اگر پوچھو تو پابندی مین کچھ مشکل نہین

روز محشر آتش دوزخ جلائیگی ضرور
کونسا کافر ہی جو تعزیر کے قابل نہین

وہ غنی بے مثل ہی محتاج ہی اوسکا ہر اک
کونسا بندہ ہی جو اللہ سے سائل نہین

عشق احمد مین ہا کرتے ہین آتش محو ہم
شک ہی پھرتا کسی جانب نہ اپنا دل نہین

نعت احمد مین نہین جانتے کیا کہتے ہین
مرحبا ہم تجھے ای طبع رسا کہتے ہین

کیون برا مانتا ہی اسمین نہین ہی کچھ شک
لوگ جو تجھکو گنہگار خدا کہتے ہین

ق

تو حقیر ایک فقیر اپنے محمد کا ہی
رنج کیا اسکا اگر تجھکو برا کہتے ہین

ہون در دولت سردار دو عالم پہ فدا
شکر صد شکر جو سب مجھکو گدا کہتے ہین

ماہ و خورشید کو جب دیکھتے ہیں ہم آگے	دونوں کو شاہ کا نقش کف پا کہتے ہیں

اسلیے میں نے تخلص بھی رکھا ہی آثم
لوگ کہتے ہیں گنہگار بجا کہتے ہیں

لکھا جب شعر کوئی وصف ابروے پیمبر میں	تو محراب حرم ٹھیری نہ ہمسر اوسکے ابرو میں
مدد کرتا نہ جو جلوہ رخ پر نور حضرت کا	تو پھر ہرگز نہ ہوتی یہ ضیا ماہ منور میں
نظر داغ فراق شاہ میں آتی ہی جو گر مجھی	کہاں تیزی ہی وہ اسی مہر و خورشید خاور میں
سنو جسقدر دندان سرادر دو عالم تھے	نظر آئی چمک اونکی نہ ہمکو آب گوہر میں
غلام حیدر ہم ہوئیں تیرے محبوب کا یارب	اونہیں کا واسطہ مجھکو خجل کرنا نہ محشر میں
ہزاروں ہیں گنہ کرتا ہوں دنیا میں اسی کو	سنو حرف بدی واں پہ مرے لکھیو نہ دفتر میں
تمنا ہی مدینے میں بلالو مجکو ای سرور	بھرا رہتا ہی ان روزوں یہی سودا مرے سر میں

کریں کیونکر نہ میری آبرو جن کے سہارے
رہوں آثم جو میں ہر دم خیال مہر پیغمبر

بھرے ہیں گہر لاکھوں درج دہن میں	نکلتی ہی ہر اک بات میرے سخن میں
خدا اوسی سے جو ڈرتا رہیگا	نہ لپٹینگے سانپ اوسکے ہرگز کفن میں
سمجھتا ہی ہر ایک ہشیار اونکو	جو دیوانے پھرتے ہیں ہر اک بن میں

جو بالون مین آتی تھی خوشبو نبی کے — نہ عنبر مین تھی وہ نہ مشک ختن مین

مدینے مین بلوائیے جلد مجھکو — یہان مبتلا ہون مین رنج و محن مین

بلا لو مدینے مین اسکو خدارا
پریشان ہی آثم نہایت وطن مین

محبت مین نبی کے ہم دل و جان چاک کرتے ہین — جدائی مین یہ سودا ہی گریبان چاک کرتے ہین

خدا کے واسطے صورت دکھا دو اپنی رویا مین — ہمیشہ انتظار ای صاحب لولاک کرتے ہین

مین کیا ہون کر سکون جو وصف تیرا ای شہ والا — تری تعظیم سب جن و ملک افلاک کرتے ہین

بہا لائیگی اکدن اپنے جانب کشتی مقصد — ابھی تو رو کے ہم دامان دل کو پاک کرتے ہین

تعجب ہی مدینے کو نہین جاتے ہین کیون آثم
عبث بیٹھے ہوے دلکو یہان غمناک کرتے ہین

لائق نعت نبی مجھکو سخن ملتا نہین — جو لگا بھی ہاتھ کوئی تو دہن ملتا نہین

درمیان موے زلف پرشکن ملتا نہین — دل ہوا جیسے گرفتار رسن ملتا نہین

طائر جان قید تن مین ہو مدینے جائے کیا — بلبل محبوس کو ہرگز چمن ملتا نہین

کس سے مین تشبیہ دون عنبر ہی خوشبو کہان — گیسوون سے نافۂ مشک ختن ملتا نہین

ایک وہ رہتے ہین وان آٹھون پہر مین ایک ہم — دیکھنے کو بھی ہمین طیبہ کا بن ملتا نہین

کیا بھلا نور خدا سے حور کو تشبیہ دین
کیونکہ جسم پاک سے اوسکا بدن ملتا نہین

ہی جو قسمت مین یارب تو کبھی ہوگی نصیب
کہنے سے تجکو کچھ اے چرخ کہن ملتا نہین

ہجر احمد مین پڑا رہتا ہون منہ ڈھانکے ہوے
مین کسی سے بھی گرفتار محن ملتا نہین

یا الٰہی کسطرح دل ٹھیرے صحت ہو حصول
دیکھنے کو بھی شہا سیب ذقن ملتا نہین

آب و رنگ چہرۂ احمد سے کیا تشبیہ دون
رنگ سے حضرت کے رنگ یاسمن ملتا نہین

خوب آنکھونسے لگاتا چومتا مین بار بار
پر کرون کیا شاہ دین کا پیرہن ملتا نہین

کیا کرون نعت نبی آثم رقم مین صاف صاف
بات جب تک کچھ نہو لطف سخن ملتا نہین

نگاہ شوق سے روضے کو ہم جب دیکھ لیتے ہین
تو چشم دل سے انوار قدرت دیکھ لیتے ہین

فرشتے ہوتے ہین رحمت کے اوسکے ساتھ ہر لحظہ
نبی کے عشق مین جسکو ڈوبا دیکھ لیتے ہین

مدینے کو چلے جاتے ہین وہ سوچے نہ سمجھے
بلندی پر مقدر کا جو کوکب دیکھ لیتے ہین

کوئی بدکار و بد طینت رہے کیا بزم عالی ہین
محمد مہر لشکر کا نیک و بد سب دیکھ لیتے ہین

فرشتے کہتے ہین آمین خدا تک پہنچ جاتے ہین
محمد کے اگر ہلتے ہوے لب دیکھ لیتے ہین

جناب ہوش کو دیتے دعا ہین شکر کرتے ہین
ہم آثم اپنا دیوان جب مرتب دیکھ لیتے ہین

عاشق ہوں میں شیدا ہوں محمد پہ فدا ہوں
عاجز ہوں گنہگار ہوں خاک کف پا ہوں

دیدار کا مشتاق ہوں یہ دکھا دو
بیمار ہوں ناچار ہوں مفلس ہوں گدا ہوں

اللہ محمد سے رکھوں کام نہ کیونکر
طاعت کے لیے روز ازل میں تو بنا ہوں

تم عقدہ کشا ہو مجھے فرقت سے چھڑا دو
قیدی ہوں گرفتار ہوں محبوس بلا ہوں

کل اہل سخن پر مجھے آثم نہ ہو کیوں فوق
محبوب خداوند کا میں مدح سرا ہوں

جب ثنائے شہ ابرار سنا دیتے ہیں
مرحبا کی ہمیں عشاق صدا دیتے ہیں

کھینچ لیتے ہیں تصور میں شبیہ حضرت
نقش غم ہم دل محزون سے مٹا دیتے ہیں

کب ہے اعجاز مسیحا لب احمد سے فزوں
سیکڑوں مردے غلام اوس کے جلا دیتے ہیں

جب سے ہے اوس رخ روشن کا تصور ہمکو
چاند سورج کو نگاہوں سے گرا دیتے ہیں

در احمد کی یہ توقیر تو ہے قابل دید
کہ فرشتے بھی یہاں سر کو جھکا دیتے ہیں

حق یہ ہے شربت دیدار پلا کر اپنا
تشنہ کاموں کی بھی پیاس وہ بجھا دیتے ہیں

اس عنایت پہ میں حضرت کی ہوں جان سے شیدا
بات میری جو بگڑتی ہے بنا دیتے ہیں

شہ کے بالوں کو بھلا مشک سے نسبت کیا دوں
جب وہ کھلتے ہیں تو عالم کو بسا دیتے ہیں

نعت کرتا ہے رقم شاہ کی جس دم آثم
یہ صدا آتی ہے ہم تجھکو صلا دیتے ہیں

رویا ہین جلوۂ رخ پرنور دیدہ ہون
مین بادۂ وصال کی لذت چشیدہ ہون

بیٹھا ہون اعتکاف مین ہی نبی کا دھیان
محبوب کے پاس ہی خلوت گزیدہ ہون

[redacted] کر دیا ہی مجھے ناتوان بہت
کیا جاؤن مین مدینے کو آفت رسیدہ ہون

جیسے ہلال عید مجھے دیکھین کیون نہ سب
بار فراق شاہ سے مین بھی خمیدہ ہون

شکر خدا ہی یہ کہ فدا ہون حضور پر
جز آپ کے ہر ایک سے دامن کشیدہ ہون

جز آپ کے نہین ہی مرا کوئی غمگسار
نوع بشر مین مین تو ہون لیکن جریدہ ہون

فرقت مین ای رسول ہوا ہی یہ میرا حال
سر پر پڑی ہی خاک گریبان دریدہ ہون

فضل خدا سے عرصۂ محشر کرونگا طی
میدان نعت شاہ مین آثم دویدہ ہون

مرض عشق محمد کا مزا لیتے ہین
دامن نعت کی ہر وقت ہوا لیتے ہین

ہی قیامت مین شفاعت کا سہارا ہمکو
بار عصیان کا جو ہم سر پہ اوٹھا لیتے ہین

اسکو کہتے ہین بصارت کہ بجاے سرمہ
خاک طیبہ کی ہم آنکھون مین لگا لیتے ہین

پڑھتے ہین وجد مین آکر تو مزہ ملتا ہی
خود ہی ہم نعت کے کہنے کا صلا لیتے ہین

کھاتے ہین جو غم شہ پیتے ہین ہر دم آنسو
زندگانی کا وہی لوگ مزا لیتے ہین

جمع کرتے ہین اونھین کیلیے مال اونکا
اغنیا سے جو زر و سیم گدا لیتے ہین

عیب سے کیون نہ مبرا ہو کلام آتش
حضرت ہوش کو وہ کہہ کے سنا لیتے ہین

محبوب سر بسر ہین پیمبر سے کیا کہین — عصیان بہت ہین شافع محشر سے کیا کہین
باغ جنان مین دھوم ہی رخسار شاہ کی — دیکھین جو بلبلین تو گل تر سے کیا کہین
ای پردہ پوش خلق ہمارا یہ ہے خیال — شافع ہین آپ خالق اکبر سے کیا کہین
ہوتا جو روے شہ کے مقابل تو دیکھتے — حیرت ہی آئینے کو سکندر سے کیا کہین
تارون کے آگے ذکر اگر ہو تو ہون خجل — دندان شہ کے نور کو اختر سے کیا کہین
ہم پر گذر رہا ہی جو واقف ہی اوس سے رب — شاکی ہون کیا فلک کے مقدر سے کیا کہین
مختار ہین وہ شربت دیدار دین نہین — ہم تشنہ لب ہین ساقی کوثر سے کیا کہین
خود ہی جو سنگ دل ہو تو ہادی کی کیا خطا — انسان ہو تو کچھ کہین پتھر سے کیا کہین
صبح شب وصال جو آئی تو ہو ملال — فرقت کی رات صبح کے اختر سے کیا کہین
رتبہ بڑھائین یا نہ بڑھائین بلا سے وہ — شاکی ہون کسکے خالق اکبر سے کیا کہین
ساقی جو چاہے تو ہمین دے بادہ طہور — محروم جو رکھے تو ساغر سے کیا کہین
چاہین جو آپ تو ابھی تسکین ہو ہمین — ہم دل کا حال خویش و برادر سے کیا کہین
مداح شاہ دین ہین ابھی ہی اپنا خبر — آتش نہ داد دے تو سخنور سے کیا کہین

چرچے جو نعت گوئی سے حسنِ بیان کے ہین
سب مدح خوان جہان ہین تمھی مدح خوان کے ہین

یارب دکھا دے جلد مدینہ کسی طرح
مشتاق ہم ازل سے اسی آستان کے ہین

اشعار ہین رسول کے کیونکر کٹین عدو
مشہور کاٹ و سہر مین تیغ زبان کے ہین

اک روز ہم بھی دیکھینگے صدقے شاہ کے
مشتاق اک زمانے سے باغ جنان کے ہین

معراج مین جو شان محمد نظر پڑی
بولے ملک الٰہی یہ سرور کہان کے ہین

لیجائین ہمکو نار مین یا خلد مین نصیب
آخر ہمی تو ساتھ مین عمر روان کے ہین

بڑھکر محل قدرِ محمد ہی عرش سے
رتبے بلند ایسے کہان لامکان کے ہین

آثم گناہ کیون کرین دوزخ کے واسطے
جائینگے ایک روز وہان ہم جہان کے ہین

ردیف واو

الٰہی مین جیون جبتک قریب روضہ مسکن ہو
جو موت آئے مدینے کی زمین مین میرا مدفن ہو

تمنا ہے یہ مجھ بلبل کی جو پہنچون مدینے مین
تو شاخ نخل گلزار مدینہ پر نشیمن ہو

مین کشتِ طبع مین بوتا ہون تخم وصف سرور کو
سخن میرا عجب کیا جلوۂ قدرت کا خرمن ہو

نہو تاریکی مرقد سے صدمہ مجھے اک ساعت
الٰہی قبر مین پرتو فگن وہ روے روشن ہو

مدینے کی صفت مین چپ ہو کیونکر بلبل خامہ
مقابل دشت طیبہ کے جہان مین جب نہ گلشن ہو

خدا سے بخشوا لینگے شفیع المذنبین بیشک
الٰہی روز محشر ہاتھ میرا اونکا دامن ہو

کرون کیا شاعری نعت محمد مین مگر جب ہی — غزل ہو عاشقانہ اور بیٹھا صاحب فن ہو

نہ ہے جب بیقراری صدمہ ہجر محمد سے
نہ ہر دم کس طرح آثم زبان پر میری شیون ہو

آتی ہو رحمت گیسو سے دہن مین خوشبو — کیا عجب ہی جو سراسر ہو سخن مین خوشبو
نکہت گیسوءِ احمد سے کہے نسبت دون — یہ نہ عنبر مین ہو نہ مشک ختن مین خوشبو
آے کہ بوسے عنبر مین جو ہی کوے لطیف — ہی وہ سنبل مین نہ گل مین نہ چمن مین خوشبو
جا کے طیبہ مین اگر میری قضا آئیگی — یاسمن کی صفت آئیگی کفن مین خوشبو

ہی فقط یہ اثر نعت نبی اے آثم
گل کے مانند جو آتی ہو سخن مین خوشبو

یا الٰہی افتخار دو جہان کا ساتھ ہو — دن قیامت کے شفیع عاصیان کا ساتھ ہو
یا الٰہی حشر مین ہو یہ ہماری آبرو — شاہ عالم سرور کون و مکان کا ساتھ ہو
سوے محشر قبر سے اوٹھ اوٹھ کے جب جانے لگین — یا الٰہی چارہ ساز بیکسان کا ساتھ ہو
یا الٰہی حشر کے دن صور جب پھکنے لگے — اہل بیت پاک شاہ انس و جان کا ساتھ ہو
جب لواے حمد ہو یارب علم میدان مین — ہو دعا پیغمبر آخر زمان کا ساتھ ہو
قتل آثم ہی ہماری بھی یہی ہر دم دعا — حشر کے دن سید پیغمبران کا ساتھ ہو

یارب مرا طیبہ مین کسی طرح گذر ہو — سنگ در حضرت پہ رکھا بندہ کا سر ہو

پہنچا دے مدینے مین کسیطرح الٰہی — جز تیرے کہین کس سے کہ کم درد جگر ہو

[illegible] ہو جو محشر — تاثیر یہ پیدا ہو کہ ہر لفظ گہر ہو

جز ذات الٰہی نہو توصیف محمد — گو وصف مین ہی حور و ملک جن و بشر ہو

جاتا ہی جو طیبہ کوئی تو ہم ہین یہ کہتے — وہ کونسا دن ہو کہ ہمارا بھی سفر ہو

کچھ ہو نہ سکے زلف و رخ شاہ کی تعریف — ہو صبح ہر اک شام ہر اک شام سحر ہو

ہو جاؤن مین محو ایسا محبت مین نبی کی — دنیا مین کسی چیز کی مجھکو نہ خبر ہو

کونین کی شاہی مجھے ہو جائیگی حاصل — جب روضۂ شاہ دوسرا پیش نظر ہو

آثم کا بھی دھو جائے سیہ نامۂ اعمال — تم رونے پہ طیار جو ای دیدۂ تر ہو

میرے اللہ نے بخشی ہی محبت مجھکو — کیون نہ لازم ہو محمد کی اطاعت مجھکو

مصحف روئے محمد کی ہی الفت مجھکو — فرض کیونکر نہو قرآن کی تلاوت مجھکو

ہند سے کعبے کو جاتا ہون دعا ہی یارب — ہو میسر کہین روضے کی زیارت مجھکو

تو جو دوزخ سے بچائیگا تو بچ جاؤنگا — ہی الٰہی خطر روز قیامت مجھکو

یہ دعا ہی کہ رہون زیست مین پیرو شہ کا — حشر کے روز میسر ہو شفاعت مجھکو

اغنیا کے نہین کچھ سامنے عزت میری
بخشی ہو رب نے مرے دین کی دولت مجکو

سر مرا اور مدینے کی زمین ہو اللہ
شہر کے کوچے مین ہون یہی ہی جنت مجکو

مین پس حمد کہا کرتا ہون نعت حضرت
بعد خالق کے محمد سے ہی الفت مجکو

مجکو تکلیف نہ دے گرمی خورشید ذرا
دن قیامت کے چھپائے رہے رحمت مجکو

مرے ہر شعر پہ سب کیون نہ پڑھین صل علے
حق نے بخشا ہی نیا ذوقِ طبیعت مجکو

غم نہین باغ جہان مین جو نہین ہو مین نہال
دے رہیگا کبھی پھل نخلِ محبت مجکو

سخت حیران ہون کیا جاؤنگا توشہ لیکر
حشر مین کثرت عصیان سے ہی دہشت مجکو

دم مرا ہند مین نکلیگا کہ طیبہ مین خدا
جانے دکھلائیگی کیا شومی قسمت مجکو

شاہ کے در کی گدائی تو عطا کر یارب
ہو بکھیڑون سے یہان کے تو فراغت مجکو

مدحت شاہ مین تحریر کرون کیا آثم
نہ زبان کو مری یارا ہی نہ طاقت مجکو

گنہگاران امت کا جو سرور ہو تو ایسا ہو
خدا سے بخشوائیگا پیمبر ہو تو ایسا ہو

بری معلوم ہو بو گلشن عالم مین ہر گل کی
دماغ جان کسی بو سے معطر ہو تو ایسا ہو

بچایا نار دوزخ سے چھڑایا ہر مصیبت سے
کسیکا جو شفیع روز محشر ہو تو ایسا ہو

ثنائی خط و خال مہوشان سے فائدہ کیا ہی
کرے تعریف حضرت کی سخنور ہو تو ایسا ہو

پسینا آپکا ٹپکے جہان پہ جان دے بلبل
چمن مین دہر کے جسم معطر ہو تو ایسا ہو

خدا سے بخشوا لے جو قیامت مین گنہ سبکے
گروہ امت عاصی کا رہبر ہو تو ایسا ہو

[redacted] پھر سر کبھی سجدے
خمیدہ آستان شاہ پر سر ہو تو ایسا ہو

مدینے کی زمین پر حشر تک سجدہ گذار رہون
میسر جو ہے آرام بستر ہو تو ایسا ہو

حباب آسا نظر آئے ہر اک کو گنبد گردون
فراق شہ مین گریان دیدۂ تر ہو تو ایسا ہو

مہ و خورشید جسکے واسطے پھرتے رہین ہر سو
جہان مین مومنو روئے منور ہو تو ایسا ہو

محمد کا رہے اسم مشدد ہر گھڑی لب پر
میسر جو مجھے قند مکرر ہو تو ایسا ہو

مین امت مین بھی ہون شیدا بھی ہون احمد کا ای آثم
زمانے مین کسیکا جو مقدر ہو تو ایسا ہو

نبی رکھتے نہ اپنے ساتھ کیون شیدا لوگونکو
لگاتے تھے وہ حق کی راہ مین جان و مالونکو

خدا سے بخشوا لینگے سمجھکر اپنا دیوانہ
عزیز آخر کرینگے ہم سے وہ آشفتہ حالونکو

خطا ہی میری سنبل سے اگر تشبیہ دون انکو
شرف ہی نافۂ تاتار پر حضرت کے بالونکو

مدینے مجھکو پہنچا دے گناہون نے سیہ کر دے
خدا مقبول کر لے تو مرے دونون نالونکو

تصور ابروؤن کا کرتے ہین جو ساتھ حجر کے
وہ اکثر دیکھتے ہین جلوہ خور مین ہلالونکو

ذرا ای تو سن ہجر محمد رحم کر ہم پر
برنگ سبزہ تو کیون نہ پامالی پیالونکو

نبی کا حسن اک پرتو ہی نور کبریائی کا — بھلا تشبیہ دون کیا اوس سے مین سفہا لونکو
زمین پر فرش ہو جائے ابھی تو چشمۂ گردون — اگر ہجر محمد مین نرد کون اپنے نالونکو
تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو چشم حضرت کا — کرون سجدے نہ کیون [illegible] لونکو
وہان سے متصل رہجائے جب وہ روضۂ اقدس — خوشی حاصل نکیونکر ہو حرم کے جانے والونکو

کیا پہلے عقیدہ ٹھیک پھر رحمت کرائی کی
کوئی پوچھیگا کیا آثم بھلا میرے کمالونکو

تمھارا وصف کیا شایان بیان ہو — تمھین سردار عالم بے گمان ہو
تمھین پر خاتمہ بخشش کا جب ہو — نہ کیونکر شان رحمت کی عیان ہو
تمھارے حکم مین عالم ہی سارا — تمھین واللہ شاہ انس و جان ہو
مین کیا ہون کر سکون جو وصف شہ کا — پئے مدح نبی حق کی زبان ہو
جو دم مین طی کرین ساتون فلک کو — مکان اونکا نہ کیونکر لامکان ہو
نظر آئے مجھے رویا مین جلوہ — جو مجھپر لطف شہ کا بیکران ہو
در غلمان کا ہو جائے یقین صاف — فراق شہ مین جو آنسو روان ہو
قدم جس جا پڑا ہو شاہ دین کا — مرا مدفن خداوندا وہان ہو
اگر جلوہ نظر آجائے شہ کا — تو زندہ ایک دم مین نیم جان ہو

گنا ہونسے ہون نادم مثل آثم
خطا مین بخش یا رب مہربان ہو

یاد و مدان مین ذرا چشم کو تر ہونے دو
آنسوؤن کو مرے اب رشک گہر ہونے دو

اک نہ اک روز مدینے مین بلا لینگے حضور
آہ و نالے کا ذرا میرے اثر ہونے دو

ثلمہ ملنے کا وسیلہ مرے ہاتھ آئیگا
عشق احمد کا مرے دل مین تو گھر ہونے دو

ہو منو گردش قسمت سے رہا مین پھرتا
اب مرا جانب طیبہ بھی سفر ہونے دو

عشق احمد مین جو گھر چھوڑون کہ منع تم
سو منو نفع ہو یا اسمین ضرر ہونے دو

ہونے دو عشق محمد مین مری جان فدا
حاصل ابلیس پہ اب فتح و ظفر ہونے دو

گو پریشان ہر وہ فرقت مین مگر کچھ نہین غم
حالِ آثم کی ذرا شہ کو خبر ہونے دو

شرمندہ نقش پا نے کیا ماہتاب کو
بے نور رخ شہ نے کیا آفتاب کو

شیدائے مصطفےٰ ہون مرا شغل نعت ہے
کچھ جانتا نہین مین عذاب و ثواب کو

رونے سے تنگ آ کے دعا مانگتا ہون یہ
اب دیکھون خواب مین بھی نہ چشم پر آب کو

اس می کا بعد مرگ بھی باقی رہے خمار
زاہد سے بھی کہو کہ پیے اس شراب کو

لوٹے مزے وہ خلد مین جا کر نہ کس طرح
عشق نبی مین کھوئے جو اپنے شباب کو

اسد ری شان شاہ تو جاتا ہین خدا کے پاس
تاب آگے بڑھنے کی نہ ہی ہمرکاب کو

تا مرگ جسم اوسکا معطر ہو جو ملے
نسبت نہین پسینے سے کچھ بھی گلاب کو

بہ جائے پانی ہوکے یقین ہی وہ کان سے
پارہ بھی دیکھلے جو [redacted] کو

عاشق رسول حق کے نکیرین ہم تو ہین
کچھ بھی نہین سمجھتے سوال وجواب کو

آتش کی آرزو ہی یہ ای رشک ماہ و مہر
دکھلائیے کبھی تو رخ بے نقاب کو

کیا کرتا ہون اکثر یادشہ کے روئے رخشانکو
شرف کیونکر نہو خورشید پر اس داغ پنہانکو

رہے ہی صبح و مسا نعت نبی کا شغل یارب
نہ دے تو دخل اسے دلمین ہرگز نفس شیطانکو

تمہارا نقش پا ای شاہ خوبان وہ منور ہی
کہ دیتا ہی خجالت بدر اور خورشید تابانکو

مجھے ای کنج تنہائی پسند ای آسمان ہر دم
کرونگا کیا مین لیکر دہر مین اس قصر و ایوانکو

نہ ہے قسمت سمجھتا ہون اوسے معبود مین اپنا
کیا ہی خلق جسنے حور و غلمان جن و انسانکو

گہر ہی ایک آنسو دانت ہین بیٹھے ستارون کے
بھلا تشبیہ دون کس سے حبیب حق کے دندانکو

بھلاتا ہون نہ خط و خال سرور کو کبھی مین
رکھا کرتا ہون ہر دم یاد مین مضمون قرآنکو

ہدایت کی دیا ایمان راہ راست بتلائی
قیامت تک نہ ہم بھولینگے شہ کے لطف و احسانکو

کہان یہ منہ کہ جو رتبے محمد کے مقابل ہو
کف پا نہ جب نسبت ہو اس مہر درخشانکو

بہار روز افزون کہتی ہی بڑھ بڑھکے مجھے
کوئی نسبت نہین کبھی بنی سے باغ رضوانکو

دعاے آثم دل خستہ ہی ہر دم یہی یا رب
طفیل پنجتن مقبول کر تو میرے دیوانکو

سے مجھے سونگھا دے تو اوس گلعذار کی خوشبو
صبا مدینے مین ہی جسکے بہار کی خوشبو

مدینے جاؤن نہ کیونکر کہ ہند ہی ویران
خوش آئے کیا مجھے اوجڑے دیار کی خوشبو

جہانمین موسم گل ہی کبھی خزان کا ہے
مدینے مین ہی ہمیشہ بہار کی خوشبو

ثناے گیسوے سرور بھلا کرون کیونکر
خجل ہی اوس سے تو مشک تتار کی خوشبو

لکھا جو وصف گل روے مصطفے مینے
تو آئی میرے سخن مین بہار کی خوشبو

گلے کا ہار جو گریہ ہو عشق احمد مین
تو آئے کیون نہین خوش گل ہار کی خوشبو

حبیب حق کو جو چاہے خدا اوسے چاہے
پسند حق ہو دل اعذار کی خوشبو

کھلی تھی نرگس شہلا کی آنکھ اے رضوان
جہانمین پھیلی تھی یہ انتظار کی خوشبو

مقابلہ کرے کیا طیب طیبہ سے جنت
وہان ہی پھیلی ہوئے مزار کی خوشبو

گلے کا ہار ہی عصیان عاصی آثم کی
سونگھانا تو نہ خدا ایسے ہار کی خوشبو

سر جھکانے ہی دم مدحت قلم تسلیم کو
حرف کل مثل الف استادہ ہین تعظیم کو

چشمۂ لبہاے احمد کا رہا ہون مدح خوان
حشر کے دن پاونگا مین کوثر و تسنیم کو

راستہ ہمکو شریعت کا بتایا شاہ نے
خضر بھی آنے نہ پاس اس موہ تعلیم کو

سر جھکایا راہ حق مین عید قربان ہو گئی
کیون خوشی حا[redacted] ابراہیم کو

ہی امید عفو بھی اوتنی ہی جتنا خوف ہی
تول لے جو چاہے میزان مین امید و بیم کو

کوچۂ شہ کے گدا کو ہی یہ استغنا حصول
لے نہ ہرگز مفت بھی خواہش سے ہفت اقلیم کو

سوچتا ہون مین یہی دونوں کی الفت مین اہم
یاد احمد کو کرون یا احمد بے میم کو

جلوۂ رخ سے نبی دیکھے جو آثم خواب مین
چونکتے ہی پھر نکیون استادہ ہو تعظیم کو

ردیف ہای ہوز

رہون ہر دم جو مین مداح گیسوے رسول اللہ
نہ کیون اشعار سے پیدا ہو خوشبوے رسول اللہ

معطر ہو دماغ جان حیات تازہ حاصل ہو
اگر مین خواب مین بھی سونگھ لون بوے رسول اللہ

فراق شاہ مین ہون جان بلب امید ہی یا رب
کہ ہو جائے مجھے پہلے سفر سوے رسول اللہ

قسم حوران جنت او سکے چہرے کی نکیون کھائین
نظر آجائے جسکو دہر مین روے رسول اللہ

کہان مشک ختن اور عنبر سارا مین خوشبو
جو خوشبو رکھتے ہین عالم مین گیسوے رسول اللہ

ہلال عید قربان صاف وہ حق مین ہمارے ہو
دکھائی دے کسی صورت جو ابروے رسول اللہ

بجا لاؤن نہ کیونکر حکم مین خلاق اکبر کا
میسر ہو جو مدفن کو سر کوے رسول اللہ

وہ ہین بے مثل آثم وصف بھی بے مثل اونکے ہین
کسیکا خلق کب ہو ہمسر خوے رسول اللہ

مدت سے مرے دلمین ہی ارمان مدینہ
اللہ دکھا دے کہین بستان مدینہ

اس رتبے کو پہنچے نہ کبھی عرش معلے
اللہ رے اوج و شرف و شان مدینہ

یہ رنگ کہان اور کہان ایسی بہارین
جنت سے زیادہ ہی گلستان مدینہ

وہ دن بھی خدا لائے کہ وحشت ہو زیادہ
پاؤن ہون مرے اور بیابان مدینہ

کیون کرتے نہ سب شاہ غلامئ محمد
مختار تھے کونین کے سلطان مدینہ

ہر وقت طواف در اقدس ہون کرتا
ہوتا ہون اسی چرخ مین قربان مدینہ

مقبول مرے شعر نہ کسطرح ہون آثم
رہتا ہون مین دن رات ثناخوان مدینہ

کیا کرون مین ثنا رسول اللہ
ہو تمھین مصطفے رسول اللہ

حق کی درگاہ مین شفاعت کی
مرحبا مرحبا رسول اللہ

اولیا انبیا جہان تک ہین
اونکے ہین پیشوا رسول اللہ

ہی تمنا پڑھون ہمیشہ درود
تیرے روضے پہ جا رسول اللہ

اوسکو اللہ نے عزیز کیا
جسکے لب پر رہا رسول اللہ

ہوں شرمندہ جاؤں نہیں جس دم
روبروے خدا رسول اللہ

نہو فرق آپکی اطاعت میں
حق سے ہی یہ دعا رسول اللہ

مدح خوان آپکے رہے ہر دم
جتنے تھے انبیا رسول اللہ

شاہ تم ہو نگاہ رحم کرو
میں بھی ہوں اک گدا رسول اللہ

خاک پاؤں جو آپکے در کی
ہو مجھے کیمیا رسول اللہ

اہل اسلام سنکے نام نبی
کہیں صل علے رسول اللہ

لینگے آثم بچا ثنا خوان کو
ہیں حبیب خدا رسول اللہ

ہر دم دعا یہی ہے مری التجا کے ساتھ
محشر کسیطرح ہو رسول خدا کے ساتھ

نکلے کبھی نہ کلمہ بیجا زبان سے
ای طبع رکھ ادب بھی تو وصف و ثنا کے ساتھ

کعبے سے سوے طیبہ جو ہم جائینگے کبھی
لبیک کہتے جائینگے صل علے کے ساتھ

حق جب بلائے سامنے تو ہے یہ آرزو
آؤں جناب شافع روز جزا کے ساتھ

آنکھیں دکھائیگا مجھے خورشید حشر کیا
شمس الضحی کے ساتھ ہوں بدر الدجی کے ساتھ

گھر سے براق پر جو محمد ہوے سوار
تھے جبرئیل راہ میں خیرالوریٰ کے ساتھ

آراستہ مکان شب معراج تھے تمام
اللہ کا تھا لطف بہت مصطفے کے ساتھ

اے دل جو چاہتا ہے رضا مندی نبی — تو انس رکھ ضرور تو آل عبا کے ساتھ

[illegible] دن بھی آئے کہ جاؤن مدینے کو — ہین زائران قبر حبیب خدا کے ساتھ

آثم گنہگار ہے اللہ بخش دے
درگاہ حق سے آئے اجابت دعا کے ساتھ

ہے آپ کی رحمت ہمین قلزم سے زیادہ — ہے بہر شفاعت نہ کوئی تم سے زیادہ

ذی رتبہ زمانے مین ہوئے گرچہ نبی سب — پر پیش خدا کوئی نہین تم سے زیادہ

شاہی کا مزا پاؤن جو مسکن ہو مدینہ — ہے خاک وہان کی مجھے قاقم سے زیادہ

کثرت سے کیے جاؤن نکیون وصف محمد — موجین مجھے مضمون کی ہین قلزم سے زیادہ

کیون آنکھین بہا دین نہ گنہ میرے کو نظر — ہے جوش سمندر کے تلاطم سے زیادہ

افزون ہے گلزار مدینہ کا تصور — دل چاک ہے غنچون کے تبسم سے زیادہ

جو نان جوین کھا کے کرے شکر وہ ہے خوب — دانا کے لیے جو بھی ہین گندم سے زیادہ

آثم مین ثنا خوان محمد ہون ازل سے
ہو کس کا بیان میرے تکلم سے زیادہ

عاشق ہون محمد کا تو شیدا ہے مدینہ — کس طرح مرے دل مین نہ ہو جائے مدینہ

یارب مجھے پہنچا دے مدینے کی زمین پر — دیکھون تو کسی طرح تجلائے مدینہ

محروم ہون مین ور چلے جاتے ہین زائر
کیونکر نہ بڑھے دلمین تمنائے مدینہ

پھر تو ذرا اقدس پہ گھسون اپنی جبین کو
اسعد ان آنکھون نے جو دکھلائے مدینہ

کیا ہند کے باغون کی کرون سیر بھلا مین
گلشن سے سوا مجکو ہی صحرائے مدینہ

کیونکر نہ کرون وصف مین گیسوئے نبی کا
ہی سر مین سمایا ہوا سودائے مدینہ

اوس جائے مقدس مین محمد کا ہی روضہ
فردوس ہو کسطور سے ہمتائے مدینہ

رہتا ہی تصور مجھے حضرت کا شب و روز
پھر مجکو نہ کسطرح سے یاد آئے مدینہ

مشتاق مدینے کا فقط ایک نہین مین
وہ کون ہی جسکو نہین پروائے مدینہ

افلاک سے رحمت ہی شب و روز برستی
دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے مدینہ

آثم تو دل و جان ہی قربان نبی پر
کیونکر نہ رکھے دلمین تولائے مدینہ

ردیف یای تحتانی

دھوم ہی عالم مین تنہا آپ کے اعجاز کی
آپ پر خود کھل گئی جو بات پائی راز کی

جب کرون مین مدح گل روئے نبی کرتی ہی مست
بلبلون کو حسن کیفیت مری آواز کی

سوختہ ہو کر جو نکلی آہ تو ثابت ہوا
اس دیار عشق مین بھی ہی نظر غماز کی

سایۂ احمد کو کیون رکھتین چھپا کر دلمین وہ
حورین جو ہوتین خبر ہو کی نازکے انداز کی

نعت سے مجکو نہو کیونکر جہان مین اعتبار
قدر ہوتی ہی زمانے مین ہر اک ممتاز کی

زور پر مرغ طبیعت نعت کے کہنے سے ہے
کیا عجب سیکھے روش کو بلبل شیراز کی

جلد آثم کو مدینے مین بلالو بہر حق
اب تو حالت ہے بری اس عاشق جانباز کی

یہ تمنا ہے مری اے شہ دین تھوڑی سی
کہ ملے دفن کو طیبہ مین زمین تھوڑی سی

آستان بوس کی خواہش ہے کرون کو مدام
پر نہ اکروز گھسی اوسنے جبین تھوڑی سی

جس روش چاہیے چلے طبع روان پل جائے
واسطے اوسکے بہت ہے یہ زمین تھوڑی سی

جو مرون طیبہ مین جاکر تو کہین سب خادم
اسکو دیجائے زمین اتنی یہین تھوڑی سی

کیون نہ مسرور رہین الفت شہ سے ہر دم
بادۂ عشق کی لذت تو نہین تھوڑی سی

مردم چشم ہی مانگتے رہتے ہین دعا
خاک ملجائے مدینے کی کہین تھوڑی سی

شاہ کھاتے تھے شکم سیر نہ ہوکر گاہے
نوش کرتے تھے کبھی نان جوین تھوڑی سی

ایک مدت مین رہا ہند مین اب ہے یہ دعا
جاؤن طیبہ کو کٹے عمر وہین تھوڑی سی

یارب اوس دم بھی بھرے شاہ کا دم یہ آثم
تن مین جب اوسکے رہے جان حزین تھوڑی سی

محبوب ہے اللہ کا اور تو نہین ہے
اس شان کا عالم مین پیمبر تو نہین ہے

اعجاز تھے ایسے جو ہوا ماہ دو پارہ
انگشت بنی تیغ دو پیکر تو نہین ہے

اوس در کی گدائی سے فقط نام ہین شاہ — کملی یہ فقیری کی مشجر تو نہین ہی

رضوان قد بے سایہ پہ ہو لوٹ نہ کیونکر — قامت سے یہ طوبی کہین بڑھکر تو نہین ہی

دل صاف ہوا پیتے ہی کیون جام محبت — اس جام مین کچھ بادہ اطہر تو نہین ہی

نازل رہے کیون رحمت اللہ نہ ہر دم — کچھ روضۂ شہ عرش سے کمتر تو نہین ہی

عشاق کے دلمین می الفت نہ بھرے کیون — اس می کے لیے دہر مین ساغر تو نہین ہی

صد شکر مجھے دیکھکے کہتا ہی زمانہ — جو جھوٹ کہے یہ وہ سخنور تو نہین ہی

دیوانہ گیسوے محمد ہی تو آثم — سودا ہے جس مین وہ ترا سر تو نہین ہی

کیا سوچتے ہو تم کہ نشیب و فراز ہی — ای عاصیو اوٹھو کہ در توبہ باز ہی

کیا طول وصف گیسو سرور بیان کرین — کوتاہ وقت اور یہ قصہ دراز ہی

محراب کعبہ ابروی حضرت ہی مومنو — سجدہ نکیون ادا ہو کہ جائے نماز ہی

وہ شکل صاف ہی نظر آتا ہی جسمین حق — ہی آئینہ نما عجب آئینہ ساز ہی

مین کیا تمام خلق کا کیا ذکر مومنو — عاشق مرے حضور کا خود بے نیاز ہی

فتنے ہزارون نفس اوٹھاتا ہی روز و شب — افسوس چشم دلمین بھرا خواب ناز ہی

پایہ ہمارے عشق کا عالم سے ہی جدا — محمود ہم عزیز نہ اپنا ایاز ہی

عشق نبی سے عشق خدا ہو نہ کیون حصول
سنتے ہین نردبان حقیقت مجاز ہی

شکر خدا کہ جنکو ہی ہر دم نبی کا دھیان
مانند شمع دل مین بھی سوز و گداز ہی

مداحے حبیب خدا کام ہی مرا
اس وجہ شاعرون مین مجھے امتیاز ہی

اثر کمر کو باندھ مدینے کی راہ لو
کیا ہند کی عبث یہ تمھین حرص و آز ہی

میری زبان پہ مدحت خیر الانام ہی
بڑھکر نہ مجھسے کوئی بھی شیرین کلام ہی

کیا ہو مری بساط مین بھیجونگا کیا صلوٰۃ
نازل خدا کا اونپہ تو ہر دم سلام ہی

کسطرح ہو سوال نکیرین سے خطر
دل پر ہمارے نقش محمد کا نام ہی

کہتے تھے سب ملک شب معراج مین یہی
لو شاہ بحر و بر سے خدا ہمکلام ہی

الطاف شہ کے عام ہین کچھ اسمین شک نہین
رحمت سے مستفیض ہر اک خاص و عام ہی

آگاہ کرتے کیون نہ شریعت سے شاہ دین
حق کے رسول ہین وہی اونکا کام ہی

مداح شہ کے تشنہ رہینگے نہ روز حشر
حضرت ہی کے تو ہاتھ مین کوثر کا جام ہی

کسطرح سے نہ دل ہو ہمارا ہمین عزیز
یہ بھی ازل کے روز سے شہ کا غلام ہی

کرتے ہین وصف رخ کا کبھی زلف کی ثنا
اثر ہمارا کام یہی صبح و شام ہی

کہتا ہوں نعت مین کرم ذوالجلال ہے
روشن ہے نام بدر سا حاصل کمال ہے

بھرتا ہے خامہ چوکڑی میدانِ نعت مین
شرمندہ اسکی چال سے آگے غزال ہے

یہ آرزو ہے بادۂ حب نبی پئے
ہر دم اسی شراب کا مجکو خیال ہے

بجلی اودھر گراتی ہے جاتی ہے جسطرف
شمشیر مصطفےٰ کی سی چال ڈھال ہے

دلمین خدا ہو اور زبان پر ہو نام شہ
منکر نکیر کا یہ جواب سوال ہے

ذی رتبہ یون تو سارے رسل ہین جہان مین
پر حق یہ ہے حبیب خدا بے مثال ہے

جلوے ہین دو طرح کے عیان ذاتِ شاہ سے
رخسار شہ قمر ہی تو ابرو ہلال ہے

کیون تیرگی کفر رہے پھیلی دہر مین
روشن جہان مین شاہ کا مہر جمال ہے

ہے کثرتِ گناہ عرق مین ہین غرق ہم
دہشت بڑھی ہوئی ہے ہمین انفعال ہے

طیبہ کی ایک روز میسر ہوئی نہ خاک
سرمہ ہماری آنکھون مین گرد ملال ہے

ثمرہ دیا ہے یہ چمن نعت نے ہمین
مضمون جو پھول ہین تو طبیعت نہال ہے

اثمؔ کو ہے نہ عشق حبیب خدا فقط
اوسکا بھی ہے غلام جو احمد کی آل ہے

بیزبانی کے سبب ناحق ہی رسوائی ہوئی
فیضِ نعتِ شہ سے حاصل اب تو گویائی ہوئی

حضرت عیسیٰ سے نہ کیا مرا آکر علاج
ختم ای سرور تمہارے لب پہ مسیحائی ہوئی

حق اگر پوچھو تو وہ ہین انبیا مین لاجواب
دونون عالم مین انھین پر ختم یکتائی ہوئی

آپ بار رحمت تو روان ہر سو ہوا ہی عین کرم
پھر عبث دل کی کلی رہتی ہے مرجھائی ہوئی

کیا ہو عصیان کی شکایت رحم کی ہے آرزو
یہ بلا سر ہو ہمارے نفس کی لائی ہوئی

ہم گنہگارون پہ ہو جائیگا جب ابر کرم
حشر کے دن آئیگی رحمت بھی شرمائی ہوئی

زائرو لائق وہان کے جو سمجھو پیکسنا
دشت مین طیبہ کے پھرتی لاش کفنائی ہوئی

عشق احمد مین وہ ہون بیتاب مین مرنے کے بعد
روح بھی پھرتی رہیگی میری گھبرائی ہوئی

قبر مین تصویر دیکھی تھا تصور زیست مین
مین وہ ہون ہم پھر حاصل مجکو تنہائی ہوئی

ابر چشم تر سے میرے ہے روان دریائے غم
ہے مرے دلپر گناہون کی گھٹا چھائی ہوئی

بعد مرنے کے بھی بیتابی نچھوڑیگی مجھے
خانۂ دل کی ہے یہ تو پرورش پائی ہوئی

اس دو روزہ زندگی پر پیٹھے ہو بیفکر کیون
جان لو یہ تم کہ سر پہ ہی اجل آئی ہوئی

نعت احمد کی لکھیگا کیا بھلا کوئی بشر
اور لکھی جس نے تو اوس کی خامہ فرسائی ہوئی

مثل احمد کا نظر آیا نہ مجکو دوسرا
چشم احول کی طرح حاصل نہ بینائی ہوئی

نعت احمد کے سوا کچھ بھی نہ ہو تمنے لکھا
یہ تو ای آثم بڑی ہی تمسے دانائی ہوئی

اندنون زخمی ہی دل اپنا الم کے تیر سے
یا نبی لینا سنبھال اسکو کسی تدبیر سے

بچے کے والد کو کہا حضرت نے لکھی اور دی
پھر نہ کیون الفت ہو مجکو شبر و شبیر سے

وصف جبہ نے گل بوٹے محمد کے کیے
گل ہوے سارے خجل رنگ گئے تقریر سے

دیکھکر رویا مین بیداری مین جلوہ دیکھلائن
کچھ نہو مطلب الٰہی خواب کی تعبیر سے

اسقدر عجلت نہ کر اے عاشق حضرت مدام
کام نکلیگا یہ تیرا صبر کی تاثیر سے

خاک ہی تھا اصل مین پھر خاک ہوگا آدمی
فائدہ کیا ہے پختگی قبر کی تعمیر سے

منحرف شرع نبی سے جو ہوے سارے ہنود
درحقیقت گر گئے وہ پایۂ توقیر سے

عشق حضرت مین ہو رسوا تو عزت بڑھ گئی
شہرہ اپنا ہو گیا عالم مین اس تشہیر سے

وہ رخ روشن دکھا دین تو یہ دل ٹھہرے مرا
طفل کے مانند اٹکے ہین بحال شیر سے

امت مرحوم سے پاتے ہین آثم کا شمار
یا الٰہی درگذر اسکی تو ہر تقصیر سے

دھوان دل سے اٹھا حیات النبی
جلا ہون سراپا حیات النبی

کہین کس سے جز آپکے ہم غریب
نہین کوئی تمسا حیات النبی

دم واپسین بھی ہو یاد حضور
یہی ہے تمنا حیات النبی

مرے حال پر لطف فرمائیے
نظر اک خدارا حیات النبی

رہون کھینچتا نقشہ زلف مین
یہی اب ہے سودا حیات النبی

ہمیشہ شکر کرون شکر پروردگار
کہ یہ دین پایا حیات النبی

مدینے ہین مجھکو بلا لیجیے
نہین اب گذارا حیات النبی

برای خدا مجھپہ کیجے کرم
ہون خادم تمہارا حیات النبی

ہی آثم کو دونون جہان مین فقط
تمہارا بھروسا حیات النبی

راہ نیکی کی نبی ہمکو بتاتے جاینگے
بھر بخشش پاس خالق کے بلاتے جاینگے

عشق احمد جو رہیگا جوش پر ای مومنو
تو سیہ کاری کا دھبا ہم مٹاتے جاینگے

تشنگی حشر سے کیا خوف ہی روز جزا
آب کوثر شافع محشر پلاتے جاینگے

ہم خیال جلوہ روی نبی سے مرتے دم
بخت خوابیدہ کو بھی اپنے جگاتے جاینگے

فرقت سرور مین رو رو کر جو دینگے جان ہم
تو تجھے ای آتش دوزخ بجھاتے جاینگے

حشر مین ہونگے پریشان ہم اگر ای مومنو
تو بھی بو زلف کی ہمکو سنگھاتے جاینگے

راستا عشق نبی کا جو ہمین مل جائیگا
دیکھنا اس راہ مین آنکھین بچھاتے جاینگے

ابروی شہ کا رہیگا دھیان جو آثم ہمین
تو ہمارے زخم دل پانی چراتے جاینگے

کیا معنبر ہو دہن شہ کی ثنا سے پہلے
بو نہو مدحت گیسوے دوتا سے پہلے

چاہیے کیونکر کرے فخر کا دعوی وہ بشر
آبرو پائے جو دانتون کی ثنا سے پہلے

دیکھکر روضۂ اقدس کو مرا دم نکلے
موت آجائے مجھے کاش تمنا سے پہلے

ناتوان الفت احمد مین ہین طیبہ کیطرف
اوڑ کے جا پونہچین گے ہم [redacted] سے پہلے

حق اگر پوچھو تو خلد آپ ہی کی ہے جاگیر
کوئی جا سکتا نہین آل عبا سے پہلے

جسکو خواہش ہو کہ ہو عشق محمد کا حصول
رکھے الفت وہ بشر آل عبا سے پہلے

عرض حضرت کی جو اللہ کو ہو جائے پسند
عفو ہون پھر تو گنہ روز جزا سے پہلے

اپنے محبوب کی خالق کو بڑھانی تھی جو شان
تو کیا خلق انہین ارض و سما سے پہلے

آپ دکھلاوین اگر خواب مین دیدار مجھے
پھر تو حاصل ہو شفا وقت شفا سے پہلے

نعت گوئی مین کرے پیچھے وہ انسان دعوے
مشق وہ کر لے فکر طبع رسا سے پہلے

ساتھ ایمان کے دن جان ہو دوزخ سے نجات
ہو اجابت مرے خالق یہ دعا سے پہلے

آپ ہین رشک مسیحا یہ نہین آپ سے دور
کہ جو حاصل ہو شفا مجکو دوا سے پہلے

انبیا حشر مین ہر اک سے کہین گے آثم
کہ مدد مانگیے محبوب خدا سے پہلے

مین درفشان ہون نکیون شاہ بحر و بر کے لیے
ملا ہے مال یہی مجکو عمر بھر کے لیے

ہمارے اشکون کو مردم سمجھتے ہین گوہر
صدف کا حکم بھی جاری ہے چشم تر کے لیے

رسول پاک کا جلوہ یہاں سے دیکھیں کیوں
نہیں حجاب کوئی صاحب نظر کے لیے

وہی ہے سارے رسولوں کو حکم پیش جناب
جو رو برو سے ذکا حکم ہے قمر کے لیے

کروں گا میں بھی جماعت ادا وہاں جاکر
زمین مدینے کی یارب ہے میرے سر کے لیے

ملک نے دیکھا جو معراج میں براق حضور
رکاب تھام کے بڑھے ادھر ادھر کے لیے

خدا کے بعد کرے بندگی محمد کی
قسم خدا کی یہ واجب ہے ہر بشر کے لیے

میں جانتا نہیں شاہی مدینے کی یارب
زمیں ملے مجھے کافی جو ہو گذر کے لیے

گدا حضور کے در کے ہیں سارے مستغنی
کبھی پھرینگے نہ عالم میں سیم و زر کے لیے

شب فراق کٹے دیکھوں جلوۂ حضرت
دعائیں مانگتا رہتا ہوں اس سحر کے لیے

ہوا مدینے کی آجائے اسطرف یارب
یہی بہت ہے عطا مجھسے مشت پر کے لیے

سوار موت ہے سر پر اٹھو اب لے آثم
ضرور چاہیے سامان کچھ سفر کے لیے

ماہ و خور میں نور ہے یوں آپکی تنویر سے
جیسے ذروں میں چمک ہے مہر کی تاثیر سے

موتی جھڑتے ہیں دم وصف نبی تقریر سے
ہوتی ہے سلک گہر پیدا مری تحریر سے

جلد جا پہنچوں مدینے میں کسی تدبیر سے
یہ بھی گل پھولے الٰہی گلشن تقدیر سے

بند آنکھیں ہوگئیں موسیٰ کی جس تنویر سے
نور وہ ظاہر ہوا شاہا تری تصویر سے

وصف حضرت جب رقم کرتا ہون کھینچے ہین عدو
ہوتی ہو خالی نہین تاکہ زبان تکبیر سے

چہرۂ انور کی مدحت جب بیان کرتا ہون میں
والضحیٰ کی شان ملتی ہو مری تقریر سے

عاشق احمد کی تربت پہ نکیون سیا آرہی
جب نہو خاک لحد کم [redacted]

الفت گیسوے شہ نے جب سے دیوانہ کیا
آہ پیچیدہ بڑھی کچھ حلقۂ زنجیر سے

ہون غلامان محمد سے خطا ہوگی شفا
خوف مجکو حشر مین کیا جرم کی تعزیر سے

ہین جو روشن طبع وہ میرے سمجھتے ہین کلام
لطف حاصل قند کا ہوتا ہو ملکر شیر سے

واہ رے عشق نبی روشن شب ہجران ہوی
ہوگئی مشعل فروزان نالۂ شبگیر سے

اسکی باعث ہوتی ہو شمع سخن روشن مدام
کم نہین میری زبان بھی مو گلگیر سے

نفس امارہ سے یارب ہون رہے مجکو گریز
رابطہ جیسے نہین ہوتا کمان کو تیر سے

نفسی نفسی سب کہینگے روز محشر انبیا
آپ ہی لینگے بچا ہر ایک کو تعزیر سے

نعت گو مشہور ہو یقین کیا مقابل ہو کوئی
کم نہین بہر عدو میری زبان شمشیر سے

حسن یوسف مین کہان تھا وہ جو پایا شاہ نے
یہ ہوا روشن ہمین والشمس کی تفسیر سے

کیون نہ مستغنی ہون ہم مشہور عالم مین بھلا
جب محبت مصطفیٰ کی بڑھ گئی ہو اکسیر سے

ہو صلے مین نعت کے شاہا عطا دو گز زمین
خاک طیبہ کی ہو بڑھکر خلد کی جاگیر سے

ہین سگ درگاہ حضرت ہون اسی کا فخر ہی
ملگیا ہی بخت میرا طالع تقدیر سے

دائرہ ہر حرف کا ہی اشرفی سے بھی سوا
کم نہین استاد کی خدمت مجھے اکسیر سے

دوست احمد کا ہی آتش کیا کریگا ہیر چرخ
خود ہی جل جائیگا اکدن آہ کی تاثیر سے

خواب مین جلوہ دیدار دکھانے والے
داغ حسرت کا مرے دلسے مٹانے والے

اونکا چہرہ ہو نکیون مہر کی صورت روشن
کعبے سے سوے مدینہ مین جو جانے والے

آنکھین دکھلائیگا کیا مہر قیامت ہمکو
زیر پاشہ کے ہم آنکھین ہین بچھانے والے

چار یارون پہ نکیون لطف نبی کا ہوتا
گمرہون کے تھے وہی راہ بتانے والے

ہم گنہگار نہ کیون آپکو ڈھونڈین ہر دم
آپ ہین نار جہنم سے بچانے والے

ذات پر آپکی کیونکر نہ بھروسا ہو ہین
آپ اللہ سے بیشک ہین ملانے والے

شربت دید سے فرمائیے مجکو سیراب
تشنہ کامون کی ہو تم پیاس بجھانے والے

وصف گیسوے محمد کا کرے کیا آتش
ہین یہ فردوس کو خوشبو سے بسا دینے والے

کی ہی یہ مدح شاہ کی جوش و خروش سے
اے سامعین سنو اسے تم دل لگا کے گوش سے

ہم بادہ محبت احمد سے مست ہین
کیا محتسب ہی کام ہمین مے فروش سے

مداح مصطفے ہون ملائک اوٹھائینگے
لاشہ اوتار دینگے جو احباب دوش سے

عشق نبی میں مجکو نہیں ایک جا قرار
جا سے قیام پوچھو نہ خانہ بدوش سے

پینے کو آب اشک ہی کھانے کو لخت دل
ہجر نبی میں کام نہیں نان و نوش سے

آثم ترا کلام نہ کسطرح ہو پسند
نسبت تلمذی کی تو رکھتا ہی ہوش سے

الفت ہی جنکو روی رسالت مآب سے
ڈرنے کے وہ نہیں تپش آفتاب سے

پردہ ہٹے جو زلف کا روے جناب سے
جانے ہر ایک مہر ہی نکلا سحاب سے

یہ داغ عشق پنجتن و چار یار کا
عالم میں کم نہیں ہی ذرا آفتاب سے

گل سے کہیں سوا ہی بہار رخ حضور
بڑھکر پسینہ چہرے کا پایا گلاب سے

یہ قدر و منزلت شب معراج پائی تھی
آنکھوں کو اپنی ملتے تھے قدسی رکاب سے

ہی ذات پاک آپکی بعد خدا بزرگ
ثابت ہوا ہی ہمکو خدا کی کتاب سے

کیا آگے کوئی شاہ کے دعوی کرے حسینؔ
نسبت ہو نقش پا کو نہ جب آفتاب سے

دیدار شاہ خواب ہی میں ہو مجھے نصیب
چھوٹوں الٰہی جلد کہیں اضطراب سے

وہ رند ہیں کہ بادۂ الفت سے مست ہیں
زاہد غرض نہیں ہی ہمیں کچھ شراب سے

ہشیار گو ہیں پر ہمیں غفلت ہی رات دن
بدتر ہی جاگنا بھی ہمارا تو خواب سے

جو شی ہی اس جہان کی فانی ہی لا کلام
دیکھو فلک کی ملتی ہی صورت حباب سے

ابتک گیا نہ سوے مدینہ تو کسلیے
پوچھے تو کوئی یہ دل خانہ خراب سے

صدقے مین اہل بیت رسالت مآب کے
یارب نجات ہو ہمین قہر عذاب سے

برباد میری خاک نہوگی پس فنا
الفت اگر رہیگی تجھے بو تراب سے

عصیان اگر بہت ہین تو رحمت بھی ہی فزون
گھبرا ئینگے کبھی نہ حساب و کتاب سے

اللہ اوس بشر کو نکیونکر رکھے عزیز
آثم ہو جسکو عشق رسالت مآب سے

جو زلف مین خوشبو ہی وہ عنبر مین نہین ہی
جو حسن ہی رخ مین وہ گل تر مین نہین ہی

دندان مبارک سے صفا پائی تھی جو کچھ
وہ آب وہ جلوہ کسی گوہر مین نہین ہی

ذرونکو مدینے کے مین انجم کہون کیونکر
یہ روشنی ہرگز کسی اختر مین نہین ہی

بوبکر و عمر اور بھی عثمان کی ہو الفت
کچھ لطف فقط الفت حیدر مین نہین ہی

ہی جلوۂ رخسار مین جو آپ کے تنویر
یہ نور شہا نیّر رخشا و رین نہین ہی

آجائے نظر خواب ہی مین جلوۂ حضرت
جانا جو مدینہ کا مقدر مین نہین ہی

جو دیدۂ پر اشک مین رہتا ہی مرے جوش
یہ جوش کسیطرح سمندر مین نہین ہی

اللہ تک ای شاہ ثنا خوان ہی تمھارا
ذکر آپکا بتلائیے کس گھر مین نہین ہی

کیون پیاس کی شدت کا تجھے خوف ہی آثم
کیا آب بھرا چشمۂ کوثر مین نہین ہی

حبیب حق کی جب مدح و ثنا کی — ہوئی نازل وہین رحمت خدا کی
ہوئی حاصل فضیلت امتون پر — ہین وہ دولت بیان عطا کی
وہ بہر چشم دل سرمہ ہو سرور — میسر خاک ہو جو کفش پا کی
ہے کون اوسکے سوا محبوب حق کا — فزون ہے سب سے عزت مصطفا کی
گناہون پر رہا راغب تو ائے دل — خدا سے بھی نہ کچھ شرم و حیا کی
خیال آتے ہی لب پے جان آئی — لب جان بخش ہے آیت شفا کی
عمل جب ایک بھی بہتر نہ پائین — نہ کیون پھر فکر ہو روز جزا کی
خدا قرآن مین جب مدح فرمائے — بشر سے کیا ثنا ہو مصطفا کی
خطائین ہین جو کثرت سے ہماری — تو رحمت بھی نہین ہے کم خدا کی

مدینے مین نہ آشم کو بلایا
نہ درد ہجر کی شاہا دوا کی

تو ہی خلاق عالم بے گمان ہے — خدایا دوسرا تجھسا کہان ہے
لکھون کسطرح مین تعریف تیری — زبان کو میری یہ طاقت کہان ہے
بزرگی ہو محمد کی بیان کیا — شرف قرآن سے جنکا عیان ہے
ہوا کوئی نہ ہوگا مثل ہرگز — محمد بادشاہ انس و جان ہے

مجھے کیا آفتاب حشر کا خوف | جگر مین داغ حب شہ کا نہان ہی
گدائی ہو میسر اوسکی مجھکو | کہ جس در کا گدا سارا جہان ہی
بشر سے ہو سکے کیا نعت احمد | کہ خود مدحت سرا حق کی زبان ہی
تڑپتا ہی دل بیتاب میرا | لبون پہ ہر گھڑی آہ و فغان ہی
ق
خدا کے واسطے صورت دکھا دو | کہ طاقت طاق ہی رخصت توان ہی
وہی ذرہ بنا ہی کوے شہ کا | خدا جسپر نہایت مہربان ہی

مدینے مین اسے بلوا لیجے آپ
کہ آثم ہجر مین اب نیم جان ہی

حبیب حق محمد مصطفے ہی | مقابل شاہ کے کب دوسرا ہی
گروای مومنو خوف خدا ہم | کہ سر پر بے گمان روز جزا ہی
بھلا رتبے مین اونکے شک رہے کیا | کہ جنکے حکم مین ارض و سما ہی
مجھے کیا گر سے محشر کا ہی ڈر | میرا دامن آل عبا ہی
گناہون پر نہ کیون ہو ناز مجکو | شفیع حشر فخر انبیا ہی
مین لکھتا وصف فخر انبیا ہون | زبان پر ہر گھڑی صل علی ہی
ولا خورشید کی ہی کیا حقیقت | تو محبوب خدا پہ شیفتا ہی

رخ حضرت کی کیا مدحت کرون مین | وہ آئینہ عجب اک حق نما ہی

مدینے مین بلالو اسکو شاہا
تمہارے در کا یہ آثم گدا ہی

پریدہ رنگ ہی جو ماہتاب کے بدلے | تو روز ہجر ہی داغ آفتاب کے بدلے
سمجھکے نیک جو کرتے ہین شرک و بدعت کو | پھینسنگے نار سقر مین ثواب کے بدلے
یہ زار عشق نبی نے کیا ہی اے گردون | کہ روز غش مجھے آتا ہی خواب کے بدلے
مین نعت گو ہون نکیرین سے ڈرون کیونکر | وہ جان لے نہین سکتے جواب کے بدلے

یہ عشق شاہ مین آثم بڑھی مری عزت
جنونی نام ہوا ہی خطاب کے بدلے

راہ سیدھی ہو عنایت مصطفے کے واسطے | ہاتھ مین ہر دم اوٹھاتا ہون دعا کے واسطے
یا الٰہی مین گناہون مین ہون بالکل مبتلا | رحم کر مجھ پر جناب مصطفے کے واسطے
ہین مریض عشق احمد کیون نہین راحت ہنوز | اے مسیحا کیون نہین تجھسے شفا کے واسطے
عزت کونین حاصل ہو مجھے اے میرے رب | فخر عالم مالک ہر دو سرا کے واسطے
کچھ نہ دے تکلیف مجھکو تیزیٔ خورشید حشر | اے محمد مصطفے آل عبا کے واسطے
یا الٰہی دولت ایمان بڑھے عصیان گھٹین | رحم کر تو شافع روز جزا کے واسطے

جلوۂ پر نور اپنا مجکو دکھلا دیجیے ای سراج رسالت والضحیٰ کے واسطے

ہی دعا آثم کی ای خالق یہی صبح و مسا
خاتمہ بالخیر ہو آل عبا کے واسطے

عشق احمد مین بیقراری ہی
مجکو ہر وقت آہ و زاری ہی

یا الٰہی نصیب ہو طیبہ
اب سکونت یہان کی بھاری ہی

مہربان وہ نہو تو آفت ہی
اونکی رحمت سے رستگاری ہی

عشق احمد کا داغ ہی دل پر
اشک خونی کی نہر جاری ہی

جا رہا ہی لیے ہوے اب شوق
مجکو کب حاجت سواری ہی

یا الٰہی مدینے جا کے مرون
موت مجکو وہان کی پیاری ہی

شب معراج بول اوٹھے جبریل
آج احمد پہ لطف باری ہی

سارا عالم مہک رہا ہی کیون
زلف حضرت نے کیا سنواری ہی

پیاسے ہم کیون رہینگے محشر مین
اک دہان بھی تو نہر جاری ہی

اب مدینے بلائیے حضرت
سخت آثم کو بیقراری ہی

یون انبیا ہین سرور ذیشان کے سامنے انجم ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

مصحف کے آگے اور صحیفوں کی قدر کیا
رتبہ ہو کیا زبور کا قرآن کے سامنے

کوئی نبی کے مثل نہیں ایک بھی چمن
کہدونگا حشر کو بھی رضوان کے سامنے

یون ہیں حسین جہان کے آگے جناب کے
ذرے ہوں جیسے مہر درخشان کے سامنے

گھل جائے روتے روتے نکیوں میں تمام
بنیاد کیا محل کی ہو طوفان کے سامنے

شرمندہ ہوں گناہوں سے کیا منہ دکھاؤنگا
جاؤنگا کس طرح سے میں یزدان کے سامنے

وہ دن بھی ہو نصیب کہ طیبہ میں جا کے ہم
استادہ دست بستہ ہوں دربان کے سامنے

آئے قضا سفر میں مدینے کے اے خدا
ہو اپنی قبر گور غریبان کے سامنے

کیا سامنا لبوں کا کرے لعل بے بہا
کیا ہو عقیق لعل بدخشان کے سامنے

ہوں خوشہ چین خرمن فیض جناب ہوش
آثم میں چپ نہ ہونگا سخندان کے سامنے

جب وصف زلف سرور میرے دہن سے نکلے
ہر گز نہ پھر جہاں میں نافہ ہرن سے نکلے

بھاگوں سوئے مدینہ پہنے کردن کفن کے
کام اپنا بعد مردن دیوانہ پن سے نکلے

نام حبیب خالق اوس دم بھی ہو زبان پر
جس وقت روح یارب میرے بدن سے نکلے

طیبہ سے آج روتا آتا ہوں یوں وطن کو
جیسے خزاں میں بلبل نالان چمن سے نکلے

وحشت کا جوش یارب باقی ہو بعد مردن
دست جنون نہ باہر جیب کفن سے نکلے

لیجائے گی کب مجھے دکھلانے کو روضہ ۔ مقصد کب اپنا یا رب چرخ کہن سے نکلے
حوریں بچھائیں آنکھیں سر راہ ہوں ملائک ۔ شیدا نبی کا جسدم اپنے وطن سے نکلے

جائے کہیں مدینے آرام ہو میسر
آثم کی یا الٰہی رنج و محن سے نکلے

خواب میں منہ دکھا دیا کسنے ۔ بخت میرا جگا دیا کسنے
نور ایمان عطا کیا کسنے ۔ داغ عصیاں مٹا دیا کسنے
مجھکو شیدا کیا محمد کا ۔ دین حق کو بتا دیا کسنے
پاس خالق کے لیگئے جبریل ۔ حق سے شہ کو ملا دیا کسنے
شب معراج لینے آیا کون ۔ سر کو در پہ جھکا دیا کسنے
کسکی پیدا ہوئی ہوا مجھکو ۔ دل کو سینے اوڑا دیا کسنے
مجھکو سودا تھا زلف حضرت کا ۔ طوق ناحق پنھا دیا کسنے
کیوں نہیں ہوتی ہے زیارت کی ۔ نفس پیچھے لگا دیا کسنے
کسنے رویا میں جلوہ دکھلایا ۔ دل کو کسکے بڑھا دیا کسنے
جان تازہ جو بخشدی مجھکو ۔ آب زمزم پلا دیا کسنے
آثم اک تو تھا اجل مشتاق ۔ اب سخنور بنا دیا کسنے

اپنا رسول مومنو حق کا حبیب ہی
جسکے سبب سے نعمت عقبیٰ نصیب ہی

کر میرے حال پر نظر مہر ای خدا
اب حال ہجر شاہ میں میرا عجیب ہی

درگاہ میں خدا کی دعا ہی یہ رات دن
دوزخ سے لے بچا تو خدایا مجیب ہی

سردار دو جہان کے جو در کا غلام ہی
بڑھکر نہ اوس سے کوئی شریف و نجیب ہی

حامی ترے سوا نہیں بندوں کا کوئی اور
عصیان کے درد کا تو ہی بہتر طبیب ہی

رکھتے خیال چہرۂ احمد ہیں رات دن
خورشید سے بھی بڑھکے ہمارا نصیب ہی

پایا جو اوج نعت سے کہنے لگا ہر ایک
مداح کی زبان بھی زبان خطیب ہی

ہجر نبی میں ہون کبھی نالان کبھی خموش
قصہ مرا غریب ہی حالت عجیب ہی

پھر خدا مدینے میں بلوائیے مجھے
اس ہند میں خراب عاجز غریب ہی

مہمان کوئی دم کا ہی فرقت میں شاہ کی
جنت ملیگی تجکو یہ آثم قریب ہی

زبان پر جسکے وصف شاہ دین ہی
میسر خلد اوسکو بالیقین ہی

بشر کیا ہیں بجا لائیں نہ جو حکم
کہ خادم آپ کا روح الامین ہی

رسالت ختم ہی شاہ رسل پر
حقیقت میں وہ ختم المرسلین ہی

وہان جا کر نہ کیون مشکل ہو پھرنا
جو ہی جنت وہ طیبہ کی زمین ہی

اونھین کے واسطے کی خلق دنیا ۔ اونھین کے واسطے عرش برین ہے

مثال احمد کے کیونکر ہو سکے خلق ۔ ہوا کوئی نہوگا اور نہین ہے

گنہ کرتے ہو تمپر ہو گی بخشش ۔ یہ رحمت خاص تمپر مومنین ہے

ورنہ سکے سوا جاؤن کدھر مین ۔ کہ اوپر آسمان نیچے زمین ہے

وہی محبوب خالق ہے جہان مین
جو آثم دہر مین سردار دین ہے

یاد جب چہرۂ انور کی ضیا آتی ہے ۔ اور بھی آئینۂ دلمین صفا آتی ہے

بوے گل بھر کے جو دامن مین صبا آتی ہے ۔ یاد اوسوقت مدینے کی ہوا آتی ہے

ماہ و خورشید نظر سے مرے گرجاتے ہین ۔ یاد جب صورت محبوب خدا آتی ہے

اے نبی بہر خدا مجھپہ کرم کی ہو نظر ۔ اب گنا ہون سے مجھے اپنے حیا آتی ہے

چاہتا ہون یہی اللہ سے دیکھون طیبہ ۔ اب مجھے اسکے سوا کچھ نہ دعا آتی ہے

شربت دید پلادو تو ابھی صحت ہو ۔ کب مسیحا کو بھلا میری دوا آتی ہے

واہ رے عشق کہ لیتا ہون بلا پر بیٹھکر ۔ ناز کرتی جو مدینے سے صبا آتی ہے

اپنی آنکھون مین جگہ دیتی ہین پریان اوسکو ۔ جسکی اے مومنو طیبہ مین قضا آتی ہے

شب عصیان کی سیاہی جو نگھیرا تو کھلا ۔ جسپہ آتی ہے یہ مانند بلا آتی ہے

مین وہ بیمار ہون کہتے ہین اطبا مجھسے
مرض عشق کی کب ہمکو دوا آتی ہے

رحم کرنے کے تو مشتاق ہین شاہ عادل
جور مطلق نہین آتا نہ جفا آتی ہے

الفت شافع محشر ہو تو پھر کیا غم ہے
مرے کانون مین ہر وقت صدا آتی ہے

وہ بھی دن آئین کہین دیکھے حال اسکا سب
اٹھو آثم کی مدینے مین قضا آتی ہے

کرم کرنا الٰہی مجھکو کعبہ سے تنگدستی ہے
مرے نزدیک دنیا کیا خراب آبادبستی ہے

جبھی کو اک فقط خواہش مین ہے حضرت کی
زیارت گوشہ عالم کی اک دنیا ترستی ہے

ملا کرتی ہے جسپر یاد سرور خواہش دل سے
خرید و مو مشو اسکو نہایت ہی وہ سستی ہے

خیال نعت احمد مین مجھے مصروف رکھتی ہے
طبیعت ہی جو میری کہ ہر وقت کستی ہے

مرے جی مین ہے جو زائر کے آئے اسکے گھر مین
بتا پھر سے خدا مجھکو مدینہ کیسی بستی ہے

تکبر سے اونچا یا جسنے سر وہ ہوگیا نیچا
عروج اسکو نہین کہتے جو ادنین پستی ہے

ہوا آثم مین شغل نعت حضرت سے یہ خوش قسمت
کہ بیہدہ مرگ حسرت پہ مری رحمت برستی ہے

دل ذکر محمد سے مرا شاد ہوا ہے
کس حسن سے ویرانہ یہ آباد ہوا ہے

ہر ہفتہ مین دو مرتبہ کھلتا ہے مرا حال
اچھا اثر نالہ و فریاد ہوا ہے

اک روز مری جان ہی لیگا غم عصیان
یہ نفس مرے واسطے جلاد ہوا ہی

ہوتے نہ اگر آپ تو اک شی بھی نہوتی
صدقے مین یہ سب عالم ایجاد ہوا ہی

اللہ تو کر رحم بچا نارِ سقر سے
دل نفس کے ہاتھونسے تو برباد ہوا ہی

کیا دور جو فرمائین مرے حال پہ وہ رحم
ان روز دن مرا و الب فریاد ہوا ہی

سب جن و بشر مجکو بھلاتے نہین دل سے
نام آپکا جسدنسے مجھے یاد ہوا ہی

دل کھینچتا ہی صورت پر نور کا نقشہ
وہ دہر مین اب ثانئے بہزاد ہوا ہی

کیونکر نہو آثم ترے اشعار کا شہرہ
تو فیض سے اب ہوش کے استاد ہوا ہی

کہون ای مومنو مین کیا عرب کی شان و شوکت ہی
اوسی جا پر پہنچتی ہر گھڑی خالق کی رحمت ہی

وہان جا کر نہین آتا کسی صورت دل مضطر
مدینے کی زمین ہی یا فلک کیا عین جنت ہی

کسی صورت سے مین دیکھون مدینہ یا مرے مولا
تمنا ہی یہی ہردم یہی اک دلمین حسرت ہی

دکھایا جلوہ حضرت خدا نے دونون عالم کو
اسیکا نام رحمت ہی اسیکا نام شفقت ہی

شب معراج قدسی منتظر تھے شاہ والا کے
اسیکا نام حرمت ہی اسیکا نام عزت ہی

نہین آئینہ ہو سکتا مقابل روے حضرت کے
اسیکا نام ہیبت ہی اسیکا نام صورت ہی

فقط اک مین ہی کیا مدح شاہ دین نہین کرتا
تمامی خلق مین مشہور سرور کی رسالت ہی

اوسیکو معرفت اللہ کی ملتی ہی عالم مین
مقدر مین لکھی ہی جسکے دوزخ کیا کرے کوئی

میسر جس کسیکو مومنو حضرت کی رویت ہی
مو شر در نہ سکے حق مین دور کی ہدایت ہی

مدینے کو چلا مین جب توکل کرکے خالق پر
تو آثم سب لگے کہنے اسیکا نام ہمت ہی

طبع کہتی ہی یہان کام کسیکا کیا ہی
نعت محبوب خداوند مین دعوا کیا ہی

جلوہ روے محمد سے جہان ہی روشن
واہ وا اصل سے علی نور سراپا کیا ہی

شب معراج جو جبریل امین لائے براق
ہنسکے شہ بولے مجھے حق نے بلایا کیا ہی

ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہوگی نصیب
مین ہون کیا چیز بھلا میرا ارادا کیا ہی

چاند سورج کو نہین روے نبی سے نسبت
مرحبا صل علی نور کا چہرا کیا ہی

ہی مرے سر مین بھرا عشق محمد کا جنون
پوچھے یہ کوئی مسیحا سے کہ بگڑا کیا ہی

توبہ کرتا ہی تو عصیان سے توای دل کرلے
موت نزدیک ہی جینے کا بھروسا کیا ہی

جسکا مداح خداوند جہان ہو آثم
اوسکی تحریر کرے نعت یہ بندا کیا ہی

نبی کیسا مسیحا ہی تو یہ ہی
الٰہی روضۂ احمد دکھادے

جہان مین ہمکو پیارا ہی تو یہ ہی
مرے دل کی تمنا ہی تو یہ ہی

ہوا ظاہر تڑپ سے دل کی ہم کو
اگر عالم میں پارا ہی تو یہ ہی

خدا کو بھولنا بے فکر رہنا
حقیقت میں جو دنیا ہی تو یہ ہی

رہوں کیونکر نہ محو نعت احمد
شفاعت کا سہارا ہی تو یہ ہی

خدا برحق نبی برحق ہی بیشک
ہر اک کے لب پہ کلما ہی تو یہ ہی

کبھی تو سونگھوں نہ بوئے زلف آتش
مرے سر میں جو سودا ہی تو یہ ہی

امید ہے مجھے ای شاہ جان نثار سے
نجات ہونگا کبھی دوزخ میں فضل باری سے

ہوس رکھیں گے مدینے کی جیتے جی تک
نہ باز آئینگے ہم اس امیدواری سے

ہمیں لحد میں نکیرین سونے دو دم بھر
رہا ہی آٹھ پہر کام بیقراری سے

مدینے کی ہو زیارت جو میری قسمت میں
تو ہوگی رنج نہیں سود اس آہ و زاری سے

نگاہ مہر کبھی تو رسول کی ہوگی
ہمیشہ کام ہی آتش کو خاکساری سے

یا الٰہی مری بخشش کی یہ صورت نکلے
مرتے دم احمد مختار کی مدحت نکلے

کیا عجب ہی کہ طفیل آپکے روز محشر
کلمہ پڑھتی ہوئی قبروں سے سب امت نکلے

ہوگئے آتش دوزخ سے وہ انسان بری
سارے عالم میں جو پابند شریعت نکلے

دو نون عالم کا کیا آپکو حق نے سردار
کام بندون کے سب آپہی کے بدولت نکلے

ہو تمنا کہ مدینے کو چلون سر کے بل
کسی صورت سے الٰہی مری حسرت نکلے

گرچہ ہون بندۂ ناچیز مگر عاشق ہون
کیون نہ ہر ایک کے منہ سے مری مدحت نکلے

نکلون مین ہند سے طیبہ کی طرف گر آثم
ساتھ دینے کے واسطے اللہ کی رحمت نکلے

پھیلا ہوا نبی کا زمانے مین نور ہی
ہر ایک شی کا اونکے قدم سے ظہور ہی

حق نے شفیع امت عاصی کیا تعین
محشر کے روز میری خبر بھی ضرور ہی

آثم نہین ہی حشر مین کچھ خوف باز پرس
شافع ہمارا شافع یوم النشور ہی

سب کفر دور ہو گیا حضرت کے سامنے
ظلمت تمام مٹ گئی رحمت کے سامنے

ہی یون تو ایک ایک نبی کا نسب درست
لیکن ہو کم نبی کی شرافت کے سامنے

تشبیہ کس سے دون قد اقدس کو ہی یہ فکر
طوبیٰ خجل ہو آگئے جو قامت کے سامنے

پابند ہون خدا کا خدا کے رسول کا
بدعت نہ چل سکیگی شریعت کے سامنے

وہ چاہینگے تو کچھ بھی نہ بگڑیگا حشر مین
کیا کثرت خطا ہی شفاعت کے سامنے

جو عاشق رسول ہین کیا اونکو احتیاج
کیا مال و زر ہی عشق کی دولت کے سامنے

منظور حق کو ہی تو مدینے کو جائینگے
سوتے ہوئے نصیب کو اپنے جگائینگے

جس دم حصول ہوگی زیارت رسول کی
آنکھوں میں خاک پائے نبی ہم لگائینگے

جا کر مدینے میں جو قضا آئیگی کبھی
زائر پڑے ادب سے جنازہ اوٹھائینگے

ہم تشنہ لب ہیں عشق محمد میں بیقرار
کعبے کے چشمے پیاس ہماری بجھائینگے

اللہ زندگی میں یہ ہوگا ہمیں نصیب
بستر کبھی مدینے میں ہم بھی لگائینگے

ای دل تو رہ مدام شریعت پہ مستعد
پیرو بنینگے ہم تجھے رہبر بنائینگے

آثم کی طرح گو ہیں مآثم میں مبتلا
پر نعت پڑھتے روبرو خالق کے جائینگے

کہتے تھے دیکھکے حضرت کے زمانے والے
ہیں نبی جلوہ خالق کے دکھانے والے

بخشوائینگے وہی روز جزا خالق سے
ہیں وہی آتش دوزخ سے بچانے والے

ہر بشر پر ہی محمد کی اطاعت لازم
حق تو یہ ہی وہ خدا سے ہیں ملانے والے

جو ازل سے تھے شقی لائے نہ ایمان مگر
حیف کچھ راہ پر آئے نہ ستانے والے

ہیں محمد کے جو پیرو وہی ہیں حق پہ فدا
راہ دین میں ہیں ہی گھر کے لٹانے والے

بخت سوتا ہی تو کچھ غم نہیں ای چشم کرم
ہیں نبی طالع خفتہ کے جگانے والے

بھیجوں کسطرح نہ حضرت پہ درود اور سلام
ہیں یہی دونوں غم و رنج مٹانے والے

کہتے تھے جلد فلک جلد بڑہو وصل سے — عرش پر آتے ہین معراج کو آنے والے

مال و زر اپنا رہ حق مین لٹا دیتے تھے — بڑھکے حاتم سے تھے احمد کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نام حضرت — مٹ گئے آپ ہی جو جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابوجہل ہو عاشق ہو ادیبر — جان اغیار دین دشمن ہین جھلانے والے

ہم ہین گریان غم احمد مین ہین خجے فہ کیا — نار دوزخ کو ہین اشکو نسے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہان کی رحمت — تھے نبی بگڑے ہوے کام بنانے والے

قدم پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ مگر — گرنے دیتے تھے نہ آنکھونکو بچھانے والے

پاے اقدس سے ہٹائیگا نہ سر حشر کو تو
لاکھ آثم کو ہٹائینگے ہٹانے والے

رحمت خدا کی عفو گناہی مین رہ گئی — کچھ کچھ سپیدی لگکے سیاہی مین رہ گئی

واپس نہ آئی مورد الطاف ہو گئی — درخواست جاکے داد گہ شاہی مین رہ گئی

بخشش کی تھی امید جو پوچھا فرشتون سے — ڈگری ہماری دل کی گواہی مین رہ گئی

جب اوسکے ہاتھ دامن توبہ نہ آسکا — رد کر خطا جناب الٰہی مین رہ گئی

دریاے عشق شہ سے نہ ہم پار ہو سکے — کشتی ہمارے دل کی تباہی مین رہ گئی

اللہ و مصطفے سے بہت کی ہو التجا — کوشش ذرا نہ عذر گناہی مین رہ گئی

طیبہ چلا تو موت نے لی راہ مین خبر
حسرت دل مسافر راہی مین رہ گئی

حامی ہر ایک جا ہین مرے شافع امم
مشکل نہ کوئی عفو گناہی مین رہ گئی

پونہچے مدینے بحر الم سے اوتر کے لوگ
کشتی مری حضور تباہی مین رہ گئی

پونہچا نہ جب مین طیبہ تو ظاہر یہ ہو گیا
جا کر دعا جناب الٰہی مین رہ گئی

آثم اگر ہی تجکو محبت رسول کی
پھر کتنی دیر فضل الٰہی مین رہ گئی

میرے دلمین نہ یہ ارمان خدا رہنے دے
عمر بھر کو جو درِ احمد مین پڑا رہنے دے

جاؤن روضے کی زیارت کو تو خادم کہینے
اسکو بھی در پہ تو ای شاہ پڑا رہنے دے

طبع کہتی ہی جہالت کا نکر پاس ذرا
سچ کر شاہ کی تو شرم وحیا رہنے دے

کیون نکرتا رہون ہر وقت شکایت اسکی
جب مقدر مجھے احمد سے جدا رہنے دے

تجکو ای دل ہو اگر سرور دین کی الفت
پیش اللہ تو سر اپنا جھکا رہنے دے

نامہ کیا خود ہی مین اڑ جاؤنگا ہو کر لاغر
اپنا احسان تو ای باد صبا رہنے دے

جو تصور نکرے وصل کا اوسکا ہی دل
تیغ فرقت سے تو تسمہ نہ لگا رہنے دے

کیا تعجب ہی جو دیدار محمد ہو نصیب
آثم آنکھون کو دم نزع کھلا رہنے دے

[illegible] قبول جو میرا اسلام ہو جائے
تو سارے مدح سراؤں میں نام ہو جائے

نصیب ہو جو گدائی حضور کے در کی
تو سر بلند یہ ادنے غلام ہو جائے

الٰہی کرتے رہیں مدح روز لطف نبی
بسر ہماری یوں ہی صبح و شام ہو جائے

خیال احمد مرسل ہمیں مدام رہے
اسی میں عمر ہماری تمام ہو جائے

الٰہی جب گھڑی تقسیم ہو شراب طہور
نصیب ہمکو بھی اک اوسکا جام ہو جائے

الٰہی پہنچے مدینے میں جب کبھی آثم
قبول درگہ شہ میں سلام ہو جائے

جان ہی شہ پہ فدا کوئی بشر کیا جانے
جو نہ بیمار ہو وہ درد جگر کیا جانے

حرمت سرور دین سے تھے صحابہ واقف
رتبہ اوس شاہ کا ہر ایک بشر کیا جانے

اشک بہتے ہیں جو فرقت میں محمد کے مدام
جانتا ہی مرا دل دیدۂ تر کیا جانے

گیسو و چہرۂ حضرت میں جو کچھ ہی خوبی
اوسکو اس دہر کی شام و سحر کیا جانے

مجھسے پوچھو کہ ہوں مداح نبی اور کوئی
جز مرے مدح سرائی کا ہنر کیا جانے

مجھسے اوس چہرۂ پرنور کی پوچھو تعریف
شمس حیران ہی داغی ہی قمر کیا جانے

اختر نور ہوں دندان مبارک جب صاف
کوئی وصاف بھلا انکو گہر کیا جانے

جسکو اللہ نہ دے عقل سلیم اے آثم
کفر و اسلام کا وہ نفع و ضرر کیا جانے

منظور حق گو ہی تو مدینے کو جائینگے
سوتے ہوے نصیب کو اپنے جگائینگے

جسدم حصول ہوگی زیارت رسول کی
آنکھوں مین خاک پاے نبی ہم لگائینگے

جاکر مدینے مین جو قضا آئیگی کبھی
زائر پڑے ادب سے جنازہ اوٹھائینگے

ہم تشنہ لب ہین عشق محمد مین بیقرار
کوثر کے چشمے پیاس ہماری بجھائینگے

اللہ زندگی مین یہ ہوگا ہمین نصیب
بستر کبھی مدینے مین ہم بھی لگائینگے

ای دل تو رہ مدام شریعت پہ مستعد
پیرو بنینگے ہم تجھے رہبر بنائینگے

آثم کی طرح گو ہین آثم مین مبتلا
پر نعت پڑھتے روبرو خالق کے جائینگے

کہتے تھے دیکھکے حضرت کے زمانے والے
ہین نبی جلوہ خالق کے دکھانے والے

بخشوائینگے وہی روز جزا خالق سے
ہین وہی آتش دوزخ سے بچانے والے

ہر بشر پر ہی محمد کی اطاعت لازم
حق تو یہ ہی وہ خدا سے ہین ملانے والے

جو ازل سے تھے شقی لائے نہ ایمان مگر
حیف کچھ راہ پہ آئے نہ ستانے والے

ہین محمد کے جو پیرو وہی ہین حق پہ فدا
راہ دین مین ہین وہی گھر کے لٹانے والے

بخت سوتا ہی تو کچھ غم نہین ای چشم کرم
ہین نبی طالع خفتہ کے جگانے والے

بھیجون کسطرح نہ حضرت پہ درود او سلام
ہین یہی دونون غم و رنج مٹانے والے

کہتے تھے جلد ملک جلد پڑھو صل علی
عرش پر آتے ہین معراج کو آنے والے

مال و زر اپنا رہ حق مین لٹا دیتے تھے
بڑھکے حاتم سے تھے احمد کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نام حضرت
مٹ گئے آپ ہی جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابو جہل ہو عاشق ہو اویس
جان اغیار دین دشمن ہون کھلانے والے

ہم ہین گریان غم احمد مین ہین خوش فہمی کیا
نار دوزخ کو ہین اشکو نسے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہان کو رحمت
تھے نبی بگڑے ہوے کام بنانے والے

قدم پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ مگر
گرنے دیتے تھے نہ آنکھونکو بچھانے والے

پاے اقدس سے ہٹائینگے نہ سر حشر کو وہ
لاکھ آثم کو ہٹائینگے ہٹانے والے

رحمت خدا کی عفو گنہ ہی مین رہ گئی
کچھ کچھ سپیدی آگئے سیاہی مین رہ گئی

واپس نہ آئی مورد الطاف ہو گئی
درخواست جاکے دفتر شاہی مین رہ گئی

بخشش کی تھی امید جو پوچھا فرشتون نے
ڈگری ہماری دو کی گواہی مین رہ گئی

جب اوسکے ہاتھ دامن توبہ نہ آسکا
رو کر خطا جناب الٰہی مین رہ گئی

دریاے عشق شہ سے نہ ہم پار ہوسکے
کشتی ہمارے دل کی تباہی مین رہ گئی

اللہ و مصطفٰے سے بہت کی ہی التجا
کوشش ذرا نہ عذر گناہی مین رہ گئی

طیبہ چلا تو موت نے لی راہ مین خبر
حسرت دل مسافر راہی مین رہ گئی

حامی ہر ایک جا ہین مرے شافع امم
مشکل نہ کوئی عفو گناہی مین رہ گئی

پونہچے مدینے بحر الم سے اوتر کے لوگ
کشتی مری حضور تباہی مین رہ گئی

پونہچا نہ جب مین طیبہ تو ظاہر یہ ہوگیا
جا کر دعا جناب الٰہی مین رہ گئی

احقر اگر ہی تجھکو محبت رسول کی
پھر کتنی دیر فضل الٰہی مین رہ گئی

میرے دلمین نہ یہ ارمان خدا رہنے دے
عمر بھر کوچۂ احمد مین پڑا رہنے دے

جاؤن روضے کی زیارت کو تو خادم کہین
اسکو بھی در پہ تو اے شاہ پڑا رہنے دے

طبع کہتی ہی جہالت کا نکر پاس ذرا
ہجر کر شاہ کی تو شرم و حیا رہنے دے

کیون نکرتا رہون ہر وقت شکایت اسکی
جب مقدر نہ مجھے احمد سے جدا رہنے دے

تجھکو اے دل ہو اگر سرور دین کی الفت
پیش اللہ تو سر اپنا جھکا رہنے دے

نامہ کیا خود ہی مین اوڑ جاؤنگا ہو کر لاغر
اپنا احسان تو اے باد صبا رہنے دے

جو تصور نکرے وصل کا اوسکا ہی دل
تیغ فرقت سے تو تسمہ نہ لگا رہنے دے

کیا تعجب ہی جو دیدار محمد ہو نصیب
احقر آنکھون کو دم نزع کھلا رہنے دے

ذرا قبول جو میرا سلام ہو جائے
تو سارے بیچ سرا کے نیک نام ہو جائے

نصیب ہو جو گدائی حضور کے در کی
تو سربلند یہ ادنے غلام ہو جائے

الٰہی کرتے رہیں بیچ روز و شب نبی
بسر ہماری یونہی صبح و شام ہو جائے

خیال احمد مرسل ہمیں مدام رہے
اسی میں عمر ہماری تمام ہو جائے

الٰہی جس گھڑی تقسیم ہو شراب طہور
نصیب ہمکو بھی اک اوسکا جام ہو جائے

الٰہی پہنچے مدینے میں جب کبھی آثم
قبول درگہہ شہ میں سلام ہو جائے

جان ہو شہ پہ فدا کوئی بشر کیا جانے
جو نہ بیمار ہو وہ درد جگر کیا جانے

عزت سرور دیں سے تھے صحابہ واقف
رتبہ اوس شاہ کا ہر ایک بشر کیا جانے

اشک بہتے ہیں جو فرقت میں محمد کے مدام
جانتا ہی مرا دل و دیدۂ تر کیا جانے

گیسو و چہرۂ حضرت میں جو کچھ ہو خوبی
اوسکو اس دہر کی شام سحر کیا جانے

مجھسے پوچھو کہ ہوں مداح نبی اور کوئی
جز مرے بیچ سرائی کا ہنر کیا جانے

مجھسے اوس چہرۂ پرنور کی پوچھو تعریف
شمس حیران ہو داغی ہو قمر کیا جانے

اختر نور ہوں دندان مبارک جب صاف
کوئی وصاف بھلا اونکو گہر کیا جانے

جسکو اللہ نے عقل سلیم ای آثم
کفر و اسلام کا وہ نفع و ضرر کیا جانے

حیف سب لوگ مدینے کو ہین آتے جاتے
ہم وہ بدبخت ہین رہ گئے ہین جاتے جاتے

آرزو یہ ہی کہ جاتے جو مدینے کی طرف
جا بے لبیک غزل اپنی سناتے جاتے

ہوتے اسطرح پریشان نہ سودا ہوتا
زلف اپنی ہمین سرور جو سلجھاتے جاتے

مرتبہ ہی یہ محمد کا کہ خادم اونکے
بے کہے قم کے ہین مردونکو جلاتے جاتے

فضل اللہ سے ہم مورد الطاف رہے
کیون کسی اور کا احسان و اُٹھاتے جاتے

ہوتی ای شاہ ذرا بھی نظر لطف اگر
داغ عصیان دل مجرمونسے مٹاتے جاتے

خواب مین بھی ہمین ہوتا جو نظارہ شہ کا
بخت خوابیدہ کو ہم پھر تو جگاتے جاتے

ہم گنہگار ہین اللہ سے شرمندہ ہین
نقش عصیان کو نہ کیون رو رو کے مٹاتے جاتے

طرقوا کی جو کبھی کان مین آتی آواز
ہم سر راہ ان آنکھون کو بچھاتے جاتے

ہاتھ آتی جو در شاہ کی خاک ای اثم
سوے طیبہ اوسے آنکھونسے لگاتے جاتے

وہی عدوے رسالت مآب رہتا ہی
خدا کا جسپہ جہان مین عتاب رہتا ہی

بڑھے نکیون ورق مہر کی مثال فروغ
زبان پہ وصف رسالت مآب رہتا ہی

حجاب ہی رخ شہ سے جو مہر گردون کو
تو نقش پا سے خجل ماہتاب رہتا ہی

نہ وہ بلاتے ہین طیبہ نہ موت آتی ہی
اسی سے دلکو مرے اضطراب رہتا ہی

مجھے یہ ظلمت عصیان بہلا ڈرا گئی کیا / تصور آپ کا ہر دم جناب رہتا ہی

مدینے جاکے بناتا ہی کیون نہین گھر تو / کہان پڑا ای دل خانہ خراب رہتا ہی

خیال مدح ہی لبہائے شکرین کا مجھے / زلال میرے دہن کا لعاب رہتا ہی

ہوا جو صورت بوجہل منکر حضرت / مدام اوس پہ خدا کا عذاب رہتا ہی

ہی اپنے وقت کا حسّان تو بھی ای آتش / سوال مدح مین حاضر جواب رہتا ہی

دلمین ہی عشق ذوق سر انہین مین ہی / وصف نبی کی چاشنی سے سخن مین ہی

ہین گیسوے رسول کو تشبیہ کس سے دون / عنبر مین یہ نہ بو ہی نہ مشک ختن مین ہی

کیون حُبِّ لعل لب ہین نہ دین فرشتے خون / کب یہ چمک یہ حسن عقیق یمن مین ہی

ابر کرم ہین آپ بلا لیجیے مجھے / فرقت نے ایتو آگ لگائی بدن مین ہی

غم بھی دیا خدا نے تو احمد کا غم دیا / عالم نشاط خانہ کا بیت الحزن مین ہی

قدسی پکارتے ہین کہ آتش نے کیا پڑھا / صل علے کا شور جو اس انجمن مین ہی

الٰہی لب پہ نالہ ہی فغان ہی آہ و زاری ہی / زیارت جلد ہو روضے کی بیحد بیقراری ہی

خدا و مصطفے کے حکم سے کوئی نہین منکر / ہر اک عالم مین دیکھا کلمۂ توحید جاری ہی

یہ جبریل امین ہنسکر شب معراج کہتے تھے
بلایا پاس حضرت پر نہایت لطف باری ہے

مدینے مین مرون جا کر تمنا ہے یہی میری
تماشا ہے وہانکی زندگی مرنے پہ بھاری ہے

دکھاؤن حشر مین کیا منہ سراپا غرق عصیان ہون
اوٹھا سکتا نہین سر کو نہایت شرمساری ہے

تکبر جو کوئی کرتا ہے مٹتا ہے وقار اوسکا
وہی ہے اوج پر جسمین طریق خاکساری ہے

کسی صورت پہونچ جاوے مدینے مین کے مولا
میان ہند رہنا اب تو اس آثم کو بھاری ہے

صفات شہ کو سنکر حق تعالی یاد آتا ہے
عطاے شہ کو پاکر لطف رب کا یاد آتا ہے

میسر ہو خدایا دولت دیدار اب مجکو
کہ ہر دم چہرۂ انور کا جلوا یاد آتا ہے

فلک پر دیکھتا ہون جب کبھی خورشید تابان کو
تو شہ کا مونہ و نقش کف پا یاد آتا ہے

ٹپک پڑتے ہین آنسو نکلے بید مشک کے قطرے
نبی کی زلف کا جسدم پسینا یاد آتا ہے

اوڑا لیچل صبا مجھ وحشیِ لاغر کو بھی اکدن
مدینے کا مجھے ہر وقت صحرا یاد آتا ہے

خدا کا نام لیکر بھیجتا ہون مین سلام اونپر
مجھے نام خدا اک یہ وظیفا یاد آتا ہے

مین طوبی دیکھتا ہون عالم رویا مین اکثر
تو مجکو آپکا یہ قد بالا یاد آتا ہے

نہین بھولا سما تا ہون کسیصورت مین جامے مین
شہا نام گرامی جب تمھارا یاد آتا ہے

خدایا جلد پہنچا دے مدینے مین تو آثم کو
نبی کا تیرے ہر دم اسکو روضا یاد آتا ہے

آثم ہوں کیا میں جاؤنگا داور کے سامنے
پھیلا رہیگا ہاتھ پیمبر کے سامنے

یہ آرزو ہی جا کے مدینے میں نکلے دم
مدفن ہو میرا روضۂ سرور کے سامنے

ٹکرا کے سر ہلاک میں ہو جاؤں یا رسول
ملجاؤں خاک میں گلی سرور کے سامنے

کیا منہ ہو ماہ کا جو مقابل ہوای فلک
شرمندہ مہر ہی رخ انور کے سامنے

آثم رکھیں گے راہ شریعت پہ جو قدم
محشر میں خوش وہ ہونگے پیمبر کے سامنے

نام حضرت ہم دم محشر سناتے جائینگے
کلمۂ طیب زباں پر اپنے لاتے جائینگے

آمد آمد حشر میں پائینگے جب شاہ کی
نقش پا کی خاک آنکھوں میں لگاتے جائینگے

راستہ عشق نبی کا جو ہمیں ملجائیگا
دیکھنا اس راہ میں آنکھیں بچھاتے جائینگے

ہم ہیں عاشق شاہ کے غم تیرگی سے کیا ہمیں
جس طرف جائینگے داغ دل دکھاتے جائینگے

عشق احمد رنگ لائیگا اگر ای مومنو
پھول تربت پر کے مرقد سی چڑھاتے جائینگے

تابش خورشید سے اندیشہ محشر میں نہیں
فرقت حضرت میں ہم آنسو بہاتے جائینگے

تشنگی حشر کا کیا خوف ای آثم ہمیں
آب کوثر آپ امت کو پلاتے جائینگے

مدحت ہو کس زباں سے جناب رسول کی
جو کی دعا نبی نے خدا نے قبول کی

بیدین ہو گئے جو محمد سے پھر گئے
گویا اونھون نے بات خلاف اصول کی

کیا جاہ کیا وقار ہی اللہ رے شرف
حوریں بھی ہین کنیز جناب بتول کی

جسنے خلاف شرع کہی نعت منھ [?]
حق تو یہ ہی کہ اوسنے مشقت فضول کی

کیا جائے شک ہی ہو چکا معراج مین طی
بے شبہہ بخشی جائیگی امت رسول کی

جب سے بندھی ہی اوس گل رخسار کی ہوا
عزت کہان ہی گلشن عالم مین پھول کی

آثم نبی کی مدح مین قاصر زبان ہی
تھوڑا بھی ہی بہت نہین کچھ کام طول کی [?]

مخمسات وغیرہ

تضمین غزل استاد زمانہ شاعر یگانہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی

روز ازل سے ہم ہین طلبگار مصطفیٰ
رہتے ہین اک زمانے سے بیمار مصطفیٰ
یارب دکھا دے جلوۂ رخسار مصطفیٰ
آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفیٰ
گوش آشنا ہے لذت گفتار مصطفیٰ

اعلیٰ ہی سارے شاہون سے سرکار مصطفیٰ
مشہور ہی زمانے مین دربار مصطفیٰ
ہر ایک ہی جہان مین طلبگار مصطفیٰ
کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفیٰ
خود صانع ازل ہی خریدار مصطفیٰ

اللہ نے نبی کو دیے تھے جو مرتبے
اونکا بیان ذرا بھی کسی سے نہو سکا

سارا جہان اُنھیں کی ہی خدمت کے واسطے　　مژگان کا شانہ لیکے چلی حور خلد سے
آئے نظر جو گیسوئے خمدار مصطفےٰ

کچھ اسمین شک نہین ہی وہ ہین کل کے مقتدا　　ہادی تمام خلق کے ہر اک کے رہنما
انسان کیسے جن و ملک کے ہین پیشوا　　کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا
کیا کرم ہی مدینے مین دربار مصطفےٰ

رتبہ ملائکہ سے بھی ہی آپ کا سوا　　اللہ نے حبیب کیا ہی شرف عطا
گردون کا آگے آپکے ہی پست مرتبا　　زائر ہوا جو آپکا وہ جنتی ہوا
جنت ہی زیر سایۂ دیوار مصطفےٰ

آثم بنا ہون مین بھی در شاہ کا فقیر　　ہون فضل رب سے بلبل سدرہ کا ہم صفیر
پیرو بھی اوسکا دہر مین رکھتا نہین نظیر　　کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون امیر
یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفےٰ

تضمین غزل شاعر شیرین مقال جناب کرامت علیخان شہیدی مرحوم

کیا ہو سکے وصف قد دلجوے محمد　　ہی غیرت گلزار ارم کوے محمد
بے مثل حقیقت مین ہی ہر خوے محمد　　ہی سورۂ والشمس اگر روے محمد
والیل کی تفسیر ہوے موے محمد

رخسار کی تنویر سے شرمائی تجلی
غش کر گیا میں خواب میں جو پائی تجلی
دیدار کی پھر تاب نہیں لائی تجلی
جب روے محمد کی نظر آئی تجلی
سمجھا میں شب قدر ہے گیسوے محمد

دیتی نہیں ہمکو تو کبھی اپنا نشان عید
بے چاند کے نکلے نہیں ہوتی ہے عیان عید
فرقت ہوئی جسدن سے لگی سہنے نہان عید
ماہ نو شوال سے عاشق کو کہان عید
جبتک نظر آجائے نہ ابروے محمد

ہے حسن میں احمد سے کہیں جو حسینان کم
ششدر ہیں فرشتے نہیں حیران فقط ہم
بھرتا رہے کیونکر گل رخ کا نہ ہر اک دم
کس طور اوٹھائے ہوئے ہیں بار دو عالم
ظاہر میں تو نازک سے ہیں بازوے محمد

جب نام سنو شہ کا کہو صل علی تم
کہتے ہوے لازم ہے چلو صل علی تم
ترک ایک گھڑی بھی نکرو صل علی تم
گلگشت گلستان میں پڑھو صل علی تم
ہر پھول کے پتے میں ہے بسی بوے محمد

حق کا وہ پیمبر ہو وہی حق کا ہے پیارا
کسطرح نہ مخلوق کی ہو آنکھوں کا تارا
فرقت نہیں اللہ کو اک دم کی گوارا
کعبے کی طرف منہ ہے نمازوں میں ہمارا
کعبے کا شب و روز ہے منہ سوے محمد

فردوس کا عالم مین مدینہ ہی نمونا
ہر نقش قدم میرے لیے گل ہی وہانکا
ہر اک چمن خلد سے بڑھکر ہی وہ کوچا
ہر نخل بیابان عرب مجکو ہی طوبا
ہون شیفتہ قامت دلجوے محمد

ہو میری بھی آثم کی طرح بات شہیدی
ہو جائے جو پر نور مری ذات شہیدی
پیدا ہو ملائک سے ملاقات شہیدی
رضوان کے لیے پھلون سوغات شہیدی
جو ہاتھ لگے خار و خس کوے محمد

تضمین غزل شاعر بیعدیل و بے نظیر جناب خواجہ وزیر مرحوم و منفور لکھنوی

ہین آبروے ابر کرم موے محمد
حوران جنان شیفتہ روے محمد
بڑھکر مہ نو سے کہین ابروے محمد
اللہ رے حسن رخ نیکوے محمد
ہی چشم خداوند جہان سوے محمد

عصیان کے سبب جو ہین خلل تل لیے ہین
بدکار جو ہین روز ازل تل لیے ہین
کیا عاصی ہین کفار کے دل تل لیے ہین
نظرون مین شفاعت نے عمل تل لیے ہین
پلے پہ ہی امت کے ترازوے محمد

افلاک سے گذرے شب معراج جو حضرت
امت کے گنہ عفو ہوئے شہ کی بدولت
تو پاس خدا کے گئے دونی ہوئی عزت
بخشش مین ہین مصروف یہ سرگرم شفاعت

اللہ سے ملتی ہوئی ہی خوے محمد

غفلت ہی جو کچھ ہمکو کرین اوسکا بیان کیا
روزی سے ہین محروم عبادت سے بہلا
آثم ہی مگر پاس رسول عربی کا
کرتی ہی گنہ خلق خدا کچھ نہین کہتا
واقف ہی کہ نازک ہی بہت خوے محمد

تضمین غزل استادی معظمی حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب ہوش رئیس بریلی

کیا کیجیے وصف رخ نیکوے محمد
کیونکر ہو ثنائے قد دلجوے محمد
سب خلق کی رہتی ہی نظر سوے محمد
ہر سر مین ہی سودا لیے سر موے محمد
سارا ہی جہان بستہ گیسوے محمد

ہی پرتو نور خدا چہرۂ سرور
وہ دیکھے چمکتا ہوا ہو جسکا مقدر
ہو قرب خدا شہ کی اطاعت سے میسر
اللہ سے واصل ہو جھکائے جو کوئی سر
آغوش خدا ہی خم ابروے محمد

کیا گلشن عالم مین کھلے اوسکی حقیقت
ہر باغ کے پھولونسے جدا جسکی ہو نکہت
رضوان بھی کہے دیکھکے بے رو رعایت
رنگ گل وحدت ہی بہار رخ حضرت
اللہ کی بو دیتی ہی خوشبوے محمد

ہم وہ ہین کہ مشتاق ہماری ہوئی جنت
حضرت ہی کے باعث سے یہ حاصل ہوئی عزت
اسکی رہتی ہی ادہر چشم عنایت
نکلے ہین جو رحمت کے تو ہی مرغ شفاعت
اوڑتا ہوا آتا ہین ترازوے محمد

لازم ہی زبان دہلکے محمد کا مین لون نام
شایستہ ہی مدح و ستایش ہی وہ گلفام
ہر جنبش دم وصف نظر آئے نکیون خام
موسی کی جہان شمع نظر نے نہ دیا کام
اوس شمع کے راکھے ہین دو بازوے محمد

وہ کون ہی کرتا نہین جو دل سے اطاعت
کس شیشۂ دل مین یہ نہین بادۂ الفت
ہر ایک کا کیونکر نہو میلان طبیعت
جب عین خدا کی ہو ادہر چشم عنایت
پھر کسکی نظر ہی جو نہو سوے محمد

آثم سے ہو کیا حسن محمد کا بیان ہوش
صورت ہی کہ اللہ کی قدرت ہی عیان ہوش
کب رخ کے مقابل ہو گل باغ جنان ہوش
کیا حورون کی تزئین کا ہی ذکر بیان ہوش
عرفان ہی آئینۂ زانوے محمد

تضمین غزل عالم عدیم المثال نازک خیال جناب مولوی کفایت علی کافی مرحوم مغفور مرادآبادی

کہنچے ہی ہر دل نکیون سوے محمد
ہی خوبی قد دلجوے محمد

ہے سنبل خلد کا موے محمد | بہار خلد ہے روے محمد

شمیم جان فزا بوے محمد

ہواے شہ سے ہو گیا کوئی خالی | عجب صورت ہے حضرت نے نکالی

وہ ابرو ہین کہ یا بیت ہلالی | نہین سرو ریاض بے مثالی

قد رعناے دلجوے محمد

نہ لینگے ہم کوئی ہمکو دے فردوس | نہین دل چسپ ہے طیبہ سے فردوس

مدینے سے نہ دیکھین جاکے فردوس | نہ دیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس

وہ آکر دیکھلے کوے محمد

کوئی نقشہ بنا ایسا نہ ہوگا | کسی کا نقش پا ایسا نہ ہوگا

کوئی حاجت روا ایسا نہ ہوگا | کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا

عدیم المثل ہے خوے محمد

سمجھتے بادشہ کو ہین عبادت | ہمین ہے خاک پاے شہ کی حاجت

جہان بیٹھے وہان ہین محو رویت | ہمین ہے وہ جگہ محراب طاعت

جہان ہے ذکر ابروے محمد

کسی صورت مدینے مین جو جاتا | وہان جاکر ذرا آرام پاتا

یہان تو دھیان ہی جب شہ کا آتا | دل وحشی ہی زنجیرین تڑاتا
بہ شوقِ یادِ گیسوے محمد

ہوا آثم کی صورت اشتہ بیتاب | ہی مضمون وصف شہ کا در نایاب
ہوا کیا جو کہا بھی رشک مہتاب | بس اب کافی ہی آگے جا بے آداب
کہان تو ہی کہان روے محمد

تضمین غزل شاعر بے بدل جناب فقیر محمد خان گویا مرحوم لکھنوی

لکھون کعبہ ہوا ایوان محمد | ہون جب جبریل دربان محمد
بنون کیا مین ثناخوان محمد | فلک ہی زیر فرمان محمد
بڑی ہی عرش سے شان محمد

عجب عالم مین ذات مصطفے ہی | کہ مثل اوسکا نہین پیدا ہوا ہی
رخ روشن تجلی خدا ہی | بیان اوسکا بیان کبریا ہی
کلام حق ہی فرمان محمد

ہوا سارا جہان دیوانہ جسکا | فضای عرش ہی کاشانہ جسکا
شعاع مہر ہی نذرانہ جسکا | چراغ ماہ ہی پروانہ جسکا
وہ ہی شمع شبستان محمد

وہی ہے سامع فریاد عالم
اوسی سے ہوتی ہے امداد عالم
اوسی کے دم سے ہے بنیاد عالم
ہوا وہ باعث ایجاد عالم
ولا ہے سب پہ احسان محمد

بشر سے ہو ثنا کب ہے یہ امکان
ہے فخر انبیا محبوب سبحان
عجب بخشی ہے حق نے شوکت و شان
کہوں کیونکر نہ میں بان کو صنوان
کہ جنت ہے گلستان محمد

پڑے ہل چل جہان برباد کل ہو
مثال اک تیغ کے دوزخ پہ پل ہو
قیامت آگئی پیدا یہ غل ہو
چراغ آسمان اک دم میں گل ہو
نہ ہو جو زیر دامان محمد

جو وہ چاہیں شفا پیدا ہو سم میں
رہے نام مرض باقی نہ ہم میں
رہیں پھر کیوں پھنسے اندوہ و غم میں
مسیحا کی ہوئی امت کو دم میں
جلا دیں غلامان محمد

ثنا سے شاہ کی کیونکر لب سے کہیے
مدد کے واسطے اب رب سے کہیے
اونھیں پیدا جہاں کا سبب کہیے
خدا سے کم زیادہ سب سے کہیے
یہی کلمہ ہے شایان محمد

کروں کیونکر صفت میں مصطفے کی
زبان لاؤں کہاں سے کبریا کی

یہاں ہی عقل حیران اصفیا کی
محمد سے صفت پوچھو خدا کی

خدا سے پوچھیے شانِ محمد

ترے محبوب پر اور تجپر ایمان
میں لایا دل سے ہوں ای خالقِ جان

میں اس دنیا میں ہوں جسطرح شادان
رہوں محشر میں بھی یا رب میں خندان

برائے چشم گریانِ محمد

ہوا میں شکر میں کیونکر نہ ہم لب
کہ تیرا لطف کم ہم پر ہوا کب

تو شل آثم کے اپنے فضل سے اب
گنہ گویا کے یا رب بخشدے سب

بحق آل و یارانِ محمد

تضمین غزل خود

حقیقت میں یہاں کی جو بلندی ہی وہ پستی ہی
خدا کی خلق آفت کے لیے ہر دم ترستی ہی

مری صورت کو غمگین دیکھکر مخلوق ہنستی ہی
کرم کر یا الٰہی مجکو گھیرے تنگدستی ہی

مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہی

ہمایون بخت ہی جسنے مدینے کی زیارت کی
وہاں کی جو گلی ہی وہ فضا رکھتی ہی جنت کی

اوسی سمت آنکھ رہتی ہی لگی شرقت مسرت کی
مجھی کو اک فقط خواہش نہیں دیدار حضرت کی

زیارت کو شہ عالم کی اک دنیا ترستی ہے

الٰہی یہ تمنا ہے کبھی طیبہ مین جا پہنچون — مین نقشہ لوح دل پر روضۂ پرنور کا کھینچون
ہوے اشتیاق مین اڑجاؤن جہتک آنکھ سے دیکھون — مرے جی مین ہے جو زائر کہ آئے اوس سے مین پوچھون

بتا بہر خدا مجکو مدینہ کیسی بستی ہے

حقیقت مین غضب ہے اک بلا انگیز یہ دنیا — چلن سے اوسکے سب ناخوش ہین خوش کوئی نہین اصلا
رہون اس سے جدا اسکی محبت ہے بہت بیجا — تکبر سے وٹھایا جسنے سر وہ ہوگیا نیچا

عروج اسکو نہین کہتے ہین تو عین پستی ہے

ہمیشہ سے رہی مجہ پر مرے اللہ کی رحمت — مرے کام آگئی الفت مرے کام آگئی الفت
مٹی ہرگز نہ مرکر بھی رہی باقی وہی صورت — ہوا آتش مین شغل نعت احمد سے یہ خوش قسمت

کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہے

ترجیع بند

کیا تاب نعت پاک ذرا ہو سکے رقم — لکھے جو کچھ زبان قلم ہو ابھی قلم
تجسا نہین ہے دوسرا ای شافع امم — کہتا ہون اس سبب سے دم نعت دمبدم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تجہ پر تو خاص فضل خدائے قدیر ہے — تو شاہ دین ہے صاحب تاج و سریر ہے

ہر ایک خاکسار کا تو دستگیر ہے ۔ دونوں جہان میں ایک تو ہی بے نظیر ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کیا اسیر سے آگے رتبہ کسیکا دو چند ہو ۔ مضمون کسیکا کب سرے آگے بلند ہو
ممکن نہیں زبان جو دم نعت بند ہو ۔ مرغوب سبکو یہ سخن دل پسند ہو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ادریس و شیث و یوسف و یعقوب و خضر ۔ ایوب و نوح و عیسیٰ و اسحاق نامور
یہ سب تھے اہل رتبہ زمانے میں ہاں مگر ۔ لیکن تمھیں کو حق نے بلایا بکروفر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حق ہے یہ اسمیں شک نہیں اے شافع امم ۔ میکال و جبرئیل ہیں عالم میں ذی حشم
انکے سوا بھی اور ملائک ہیں محترم ۔ لیکن قسم خدا کی کہے جائینگے یہ ہم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ظاہر تمھارے چہرے سے ہے قدرت اکبر ۔ اللہ نے کیا ہے دو عالم کا بادشاہ
محشر میں بخشوائینگے امت کے جب گناہ ۔ سب انبیا کہینگے کہ اے شاہ دین پناہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو خیل انبیا کے سلطنت کا امام ہے ۔ جتنا شرف جہان کا ہے تجھ پہ تمام ہے

تو آخر زمان کا نبی لاکلام ہی | نازل ملائکہ کا تجھی پر سلام ہی

بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر

ہر ایک بزم دہر مین پروانہ ہی ترا | ہر شمع کی زبان پہ افسانہ ہی ترا
آتش گناہگار بھی دیوانہ ہی ترا | کہتے ہین نقد جان ہے نذرانہ ہی ترا

بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر

حلیہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ الحمد سے چمکنے کو ہی میری تقدیر | جلوہ گر ہونے کو ہی مہر عرب کی تنویر
دل پہ کھنچنے کو ہی اب مصحف رخ کی تصویر | پیدا ہونے کو ہی ہر شعر مین طلعے تفسیر

ہین اوترنے کو مضامین فلک سے مجھپر
شہرہ ہونے کو ہی حسان سے میرا گھر گھر

حلیہ کرتا ہون بیان سنکے پڑھین صل علیٰ | واہ ری شان خدا نے کہا لولاک لما
خالق ارض وسما آپ کا ہی مدح سرا | دعوی مدح سرائی کرون کس منہ سے بھلا

تم جو چاہو تو طبیعت مین روانی ہوجائے
منکشف مجھپہ ہر اک راز نہانی ہوجائے

آپکا وصف کرے کیا ہی مجال انسان | جز خدا اور کسیکو نہین مدحت شایان

لال پاتے ہین یہان ہم تو فرشتونکی زبان
آپکے حسن کا جلوہ تو ہر اک جا ہی عیان

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپکے وصف سے کاغذ کو ہوئی ہی رونق
آپکے حکم سے سینہ ہوا مہتاب کا شق
غیرت مہر بنا ہی مرے دیوان کا ورق
آپ واللہ جہان مین ہین نبی بر حق

آپکے نور سے معمور ہی عالم سارا
آپکے خلق کا کس جا پہ نہین ہی چرچا

آپکے روی منور کی کرون کیا مین ثنا
دیکھ پائے تو نہ بے نور ہو کیون مہر سہا
سورہ والشمس کا ہی مدح مین اوسکی آیا
آپکے جلوۂ رخسار سے نسبت ہے اوسکو کیا

سورۂ نور کے ہین معنی یہ تنویر نہین
زلف کو کیون کہین واللیل کی تفسیر نہین

سر انور ہی کہ برج فلک شوکت ہی
نور پیشانی اقدس ہی کہ اک قدرت ہی
فضل اللہ سے ہر سر پہ اوسکے عظمت ہی
طاق ابرو ہی وہ کعبہ کہ فدا خلقت ہی

چشم مین سرمۂ مازاغ ہی ماشاء اللہ
واہ خود دیکھتا ہی اوسکا تماشا اللہ

عندلیبان چمن ہین رخ حضرت پہ نثار
لعل آگے لب لعلین کے ہی بالکل بیکار

گل زنبق مین کہان ہی گل بینی کی بہار
سامنے دانتون کے بے آب ہی در شہوار

یہ زبان دیکھکے سحبان کی فصاحت گم ہو
لب اعجاز سے اظہار صدائے قُم ہو

دونون شانون کی کرون شان بیان کیا ہی مجال
نور کے ہین وہ ستون جنکو کبھی ہو نہ زوال

گردن پاک کی کیونکر ہو صراحی سے مثال
بادۂ حسن و لطافت سے ہی یہ مالا مال

کب پری کا ہی گلو حور کی گردن ایسی
بزم عالم مین کہان شمع ہو روشن ایسی

ہاتھ وہ ہاتھ کہ مثل انکا نہ پایا یکسر
پس کف دست سے شرمندہ ہو وہ مثل قمر

ہو کسی دن جو مقابل ید بیضا آکر
پنجہ بھی پھیرے خورشید کا پنجہ اکثر

واہ یکدست نظر آگئی اللہ کی شان
انگلیون پر جو ہے تار شعاعی قربان

بخدا مخزن ہر علم و ہنر سینہ ہی
نام کو اوسمین سیاہی ہی نہ کچھ کینہ ہی

پاک و شفاف صفائی کا اک آئینہ ہی
دولت راز الٰہی کا وہ گنجینہ ہی

کیون نہو اوس سے بھلا قدرت یزدان ظاہر
ہوتی ہو دیکھکے ماہیت عرفان ظاہر

وہ کہ ہو نظر آتا نہیں جسکا سایہ
پشت کا مہر نبوت سے ہوا اعلے پایہ

دیکھ سکتے نہیں واللہ آدمی کم مایہ
ہو وہ انسان جو آنکھوں سے نہاں ہمسایہ

سرزد اعجاز نہیں ہوتے ہیں کب آنکھوں سے
صاد اونپر نہیں کرتے ہیں سب آنکھوں نے

پانون کا قدر مین ہی عرش سے بڑھکر پایا
اونکی مدحت جو بشر کوئی زبانپر لایا

مرتبہ انکا کسیکو بھی نہین ہاتھ آیا
اوسنے فردوس مین وہ رتبہ برتر پایا

دیکھکر جسکو پڑھا صل علے حورون نے
نعت گو ہی یہ محمد کا کہا حورون نے

جاہ و اجلال کا ہو آپکے کس منہ سے بیان
سب رسولون پہ ہے فخر آپکو اے شاہ زمان

آپکی شان پہ ہوتے ہین ملائک قربان
پائینگے حشر کے دن آپ ہی کے دم سے امان

وہی تھا حکم خدا آپ جو فرماتے تھے
آپکے پاس تو جبریل امین آتے تھے

توہی مالک ہے سوا تیرے نہین کوئی رفیق
ہے توہی بحر کرم بحر عطا بالتحقیق

دے مدینے کے چلے جانے کی ہمکو توفیق
پار کیا ہون کہ یہ دریا مصیبت ہے عمیق

کر کرم اپنے گنہگار ترا خادم ہے
یہ بھی اک بندۂ ناچیز ترا آثم ہے

مسدس در بیان شب معراج مسمی بہ نور عرش

معراج مصطفے کی صفت ہوتی ہی کہیں
حق نعت کا ادا کرے ایسا کوئی نہیں
تھا آسمان جلوہ نما پرضیا زمیں
کہتے تھے سب ملک کہ ہی معراج شاہ دیں
پرنور تھی وہ رات قدرت رب انام سے
رحمت کے ساتھ نور برستا تھا شام سے

خورشید شام ہوتے ہی فورا نہاں ہوا
گردوں پہ ماہتاب کا جلوہ عیاں ہوا
گھر عیش و انبساط کا ہر آسمان ہوا
کثرت سے ہر مکین فلک شادماں ہوا
اللہ جانتا ہی جو تھی پر بہار شب
کمتر تھی جسکے سامنے ستر ہزار شب

تھا حکم حق فلک نہ پھریں اب ٹھہر رہیں
اور اپنی اپنی جا پہ یہ شمس و قمر رہیں
حوریں ہیں جتنی عیش میں وہ رات بھر رہیں
استادہ کل فرشتے ادھر اور ادھر رہیں
آتی ہے اب سواری ہمارے حبیب کی
چومے قدم جو خوبی ہو انکے نصیب کی

حکم خدا سے پھر ہوا جبریل کو خطاب
جنت سے لے براق جو ہو سب میں انتخاب
کوثر کے پانی سے اسے نہلا کے تو شتاب
لیجا سوار شاہ کو کر تو ہو ہمرکاب

تاکید جان امین فی راہمیں نہ دیر ہو
طبع حبیب سیر سے قدرت کی سیر ہو

سوتے تھے اتھانی کے گھر شاہ مصطفے
اوٹھو کہ بخت جاگتا ہے سوتے ہو کیا
جبرئیل جا کے بولے کہ اے فخر انبیا
پھر ملکے اپنے پر کف پا سے جگا دیا

اوٹھے جو وہ سلام کیا یہ دیا پیام
مشتاق ہے لقا کا خدا اے شہ انام

پھر لائے جبرئیل بڑے آب و تاب سے
بڑھکر تھی اوسکی بو کہیں مشک و گلاب سے
طشت طلا بھرا ہوا کوثر کے آب سے
دھوئی سیاہی صدر رسالت مآب سے

چھوکی طلائی ایک ہاں لاکے پھر دھری
چھاتی نبی کی نور سے ایمان کے بھری

چھوکی سے بعد غسل اوٹھایا جناب کو
سر پر رکھا عمامہ سجایا جناب کو
اور حلہ بہشت پنہایا جناب کو
نوری ردا اوڑھا کے بٹھایا جناب کو

نعلین سبز و پاک جو زیر قدم ہوئی
گردن سر غرور کی فی الفور خم ہوئی

پٹکا مرصع شاہ کے زیب کمر کیا
پھر ایک تازیانہ زمرد کا لادیا

مسجد سے نکلے جلوہ کناں فخر انبیا
تھا سیکڑوں فرشتوں کا دونو طرف پرا

تھا ادب یہ جناب کا سب خاص عام مین
سارے ملک تھے فکر ادائے سلام مین

اسّی ہزار داہنے جانب فرشتے تھے
ہاتھوں مین شمعیں نور کی تھے سب لیے ہوے
ستر ہزار بائین طرف کو بھی تھے کھڑے
شمع جمال پاک پہ پروانے تھے بنے

لبیک کہتے جاتے تھے جملہ حضور مین
صلِّ علے کا شور تھا نزدیک و دور مین

جام آئے تین اونمین تھا اک شیر سے بھرا
مملو شراب ناب سے ساغر تھا تیسرا
اور دوسرے پیالے مین شفاف شہد تھا
پھر مصطفےٰ نے شیر تھا جسمین وہ پی لیا

آیا سرور آنکھوں مین دل آئینا ہوا
شوق لقاے خالق باری سوا ہوا

جبریل نے نبی سے یہ کی عرض ایکبار
عقبے ہی شیر نیک ہین سب آکے خواستگار
دنیا ہی جام مے تو زمانہ ہی بادہ خوار
پیتے نہین شراب کو جتنے ہین ہوشیار

مطلق غرض نہین ہی اونھین کائنات سے
اونکو ہی کام خالق اکبر کی ذات سے

پیش حضور آکے جو حاضر ہوا براق
سرور ہوئے سوار گیا صدمۂ فراق
خوش ہو گیا کہ تھا اوسے حضرت کا اشتیاق
بولا زہے نصیب یہ ہی حسن اتفاق
کی عرض اس غریب کی بھی سنیے گفتگو
محشر میں بھولیے نہ مجھے ہی یہ آرزو

کیا دخل وصف اوسکا جو آئے زباں تک
صرصر کی چال اڑائی تو بجلی کی لی چمک
جسدم چلا وہ حکم خدا سے سوئے فلک
گرد اوسکے آگے عنبر سارا کی تھی مہک
پھر کتنے طرفہ جو ہزار دن ملک تھے چلے
انجم عروج بخت کے اونکے چمک چلے

حکم خدا سے آئی یہ جبریل کو ندا
جبریل نے نقاب جو رخ سے اوٹھا دیا
ستر نقاب نور میں سے تو اب ایک لے اوٹھا
جلوے سے پھر تو آپکے روشن جہاں ہوا
پھر روشنی مجمل تھی محمد کے نور سے
گردوں بھرے تھے قدرت رب غفور سے

خوش خوش رسول مسجد اقصی میں آئے جب
حاضر تھے انبیا وہاں پہلے سے سب
پڑھنے پے نماز عشا سید عرب
اک ایک نے وضو کیا پھر صلوٰۃ رب
ہر ایک کو نبی کی زیارت کا شوق تھا
آنکھوں کو انتظار بہت دلکو ذوق تھا

اک مرتبہ صفین ہوئین آراستہ تمام — تکبیر کی پھر اک نے ادا با صد احترام
سب مقتدی کھڑے ہوے لیکر خدا کا نام — آگے ہوے صفون کے کھڑے شافع انام

سب نے حضور دل سے ادا جو نماز کی
رحمت جہان مین پھیل گئی بے نیاز کی

جب دونون ہاتھ اوٹھا کے نبی نے کی دعا — آنسو بھر آئے آنکھون مین بیحد الم ہوا
با عجز و انکسار یہ اللہ سے کہا — امت کو میری بخشدے اے میرے کبریا

آئی ندا ملول نہ تم اے حبیب ہو
شافع ہو روز حشر مین ہمسے قریب ہو

مسجد سے پھر سوار ہوے شاہ دین پناہ — حضرت کے ساتھ ساتھ ملک کی چلی سپاہ
پہلے فلک پہ پہونچے وہ ہمصورت نگاہ — آدم کو دیکھا بیٹھے ہوے تکتے ہین راہ

حضرت نے ہاتھ اوٹھائے جو تسلیم کے لیے
آدم بھی اوٹھ کھڑے ہوے تعظیم کے لیے

پھر دوسرے فلک پہ گئے شاہ بحر و بر — دربان نے جا کے حضرت یحیی کو دی خبر
آئے محمد عربی سید البشر — تعظیم پہلے دیجیے پھر کیجیے نظر

ذی مرتبہ اسطرح کا کوئی بھی بشر نہین — یکتا ہین ثانی انکا جہان مین مگر نہین

پھر تیسرے فلک پہ گئے سید الامم — تعظیم کو وہاں کے ملک بھی اوٹھے بہم
پھیلی خبر کہ آتے ہیں سلطان محترم — یوسف یہ بولے عین عنایت زہے کرم

آنے سے آپکے مری عزت بڑی ہوئی
فضل خدا سے حل ہوئی مشکل اڑی ہوئی

پھر چوتھے آسمان پہ پہونچے شہ انام — ادریس و مسیح اوٹھے با صد احترام
آنکھوں کے آگے پھر گیا تسلیم کا مقام — دونوں نے بڑھ کے فرط ادب سے کیا سلام

دیکھا جو نور دور سے اوس دین پناہ کا
کلمہ پڑھا پس اشہد ان لا الہ کا

پھر پانچویں فلک پہ جو وہ سید عرب — پہونچے تو اوٹھ کھڑے ہوئے قدسی پئے ادب
رکھے قدم تو سبکے خوشی کا ہوا سبب — ہارون ہنسکے بولے کہ آئے حبیب رب

خوبی نہ یہ فقط مرے بخت رسا کی ہے
ہے یہ کرم خدا کا عنایت خدا کی ہے

پھر پہونچے آسمان ششم پر حبیب حق — پھولا خوشی سے مثل گل اوس چرخ کا ورق
عیش و سرور ہی تھا نہ تھا نام کو قلق — صلوا علیہ حضرت موسیٰ کا تھا سبق

آگے رکھا قدم جو رسول کریم نے — آنسو بہائے آنکھوں سے اپنے کلیم نے

پھر ساتوین سپہر پہ پونہچے شہ زمان
گلزار نقش پا سے بنایا وہ آسمان
شادی کا تھا ہجوم خوشی تھی جہان جہان
تسلیم کی خلیل نے پھر ہو کے شادمان

فرمایا یون کہ آج ہمارے کھلے نصیب
کب شکر ہو ادا ہے قسمت خوشا نصیب

پھر پونہچے عین سدرہ پہ وہ فخر انبیا
دیکھا تو آ گئی نظر اک قدرت خدا
شاخین زمردین ہین تو پتے ہین ضیا
پھل پھول لعل و گوہر و یاقوت خوش نما

اوس پیڑ پر ظہور جو ہی نور نے کیا
چارون طرف شجر کے ہو جلوا گھرا ہوا

شرمندہ شاخ شاخ سے ہوتی ہے کہکشان
روح الامین کے رہنے کا بھی ہو وہی مکان
بیٹھے ہوے ہین اور فرشتے بھی شادمان
انجم کی طرح گنتی سے باہر ہین بیگمان

بیٹھے ہین سب نبی کی سواری کے ذوق مین
آنکھین کھلی ہوئی ہین زیارت کے شوق مین

پونہچی وہان سواری شاہنشہ انام
اک ایک نے ادب سے کیا شاہ کو سلام
کی عرض ہنسنے کی ہو عبادت جو صبح و شام
دیتے ہین اجر آپکی امت کو وہ تمام

یہ سنکے پھر تو شاد رسول خدا ہوے
رخصت سبھون نے ہو کے پھر آگے جو کچھ پڑا

بولے یہ جبرئیل کہ اے سید البشر
اسدم ہے اس غریب کو گھیرے غم و خطر
آگے ذرا بڑھوں تو جلیں میرے بال و پر
رخصت یہاں سے کیجیے قرباں ہوں آپ پر
شہ نے کہا کہ ایسے میں بھائی نہ چھوڑ تو
تنہائی میں غضب ہے منہ مجھ سے موڑ تو

رخصت کیا نبی نے جو اس عذر خواہ کو
میکائیل آکے بولے چلو کاٹیں راہ کو
تب چھوڑ کر چلا وہ حبیب اِلہ کو
پھر لے چلے پروں پہ رسالت پناہ کو
حضرت کو آگے لے چلے میکائیل اک گھڑی
طے کیں وہ ایکدم میں جو تھیں منزلیں کڑی

پھر جھک کے مصطفٰے سے یہ کی عرض شاہ دیں
گو چاہتا ہے امر نہیں ہے دل حزیں
آگے بڑھوں پر دیتی نہیں طاقت مرے تئیں
رخصت کا خواستگار ہوں اے فخر مرسلیں
لیکن اجازت شہ عالم پناہ لی
بھیجا سلام آپ پر اور اپنی راہ لی

راہی جو وہ ہوئے تو سرافیل نامدار
بعد اوسکے بازو دئیے پہ بٹھا کر وہ ذی وقار
بھر طواف شہ کے پھرے گرد چند بار
لیکر اوڑے مثال ہوا شہ کو ایکبار
جتنے حجاب تھے وہ برابر دکھانے سب
شہ نے بھی لطف شان خدا کے اٹھائے سب

حد تک جو اپنے پہنچے سرافیل نامور
مجبور اتھو مین بھی ہون آگے نہین گزر
کرنے لگے یہ عرض کہ ای شاہ بحر و بر
رخصت یہانسے کیجیے فدوی کو بے خطر

رخصت کا حکم پاکے رسالت مآب سے
راہی ہوے وہ خدمت عالیجناب سے

بعد اسکے رفرف آیا محمد کے واسطے
آئی ندا کہ بیٹھو اب [illegible] کے واسطے
آئی سواری خوب ہی احمد کے واسطے
ہی یہ حریر آپکی مسند کے واسطے

جھالر ہے موتیون کی یہ ہے اک ردا نور
وہ لے اڑا نبی کو یہ ہے قدرت غفور

رفرف پہ شاہ بیٹھکے پہنچے جو عرش پر
دیکھا جو غور سے تو پڑے شاہ کو نظر
پایا وہان پہ نور عجب ایک جلوہ گر
ستر ہزار پردے تو ستر ہزار در

پھرتے تھے جو ملائکہ اوس وقت رک گئے
دیکھا جو شاہ دین کو تو اکبار جھک گئے

مانند ابر ایک ہوا نور پھر عیان
جسنے کہ ہست و بود کا کچھ بھی نتھا نشان
وہ لے گیا جناب محمد کو پھر وہان
آئی صدا قریب ہو ای فخر جہان

اک اک قدم پہ رتبہ حضرت فزون ہوا
جو کچھ سوا خدا کے تھا دلسے برون ہوا

اکدم مین پھر دنیٰ فتدلیٰ مین آگئے — پایا شرف مقام معلیٰ مین آگئے
قوسین سے چلے حد ادنیٰ مین آگئے — کس شان سے مقام فاوحیٰ مین آگئے

قرب خدا مین پھر تو وہ مسند نشین ہوئے
اسرار احد کے جلوہ مین خلوت گزین ہوئے

بعد اسکے ما و من کا نہ پھر دخل کچھ رہا — نور خدا سے جا کے ملا نور مصطفیٰ
راز و نیاز ہونے لگے پھر تو برملا — دونون کے بیچ مین تھا فقط پردہ نور کا

شافع کیا تمام کا راضی خدا ہوا
بخشین نمازین علم لدنی عطا کیا

واپس پھرے وہان سے جو سلطان دو جہان — آداب تھا رکاب مبارک سے ہم عنان
جنت کی سیر کو بھی چلے ہو کے شادمان — رضوان کو حکم پہنچا کر آراستہ جنان

حورین رہین سنگار برابر کیے ہوئے
غلمان ہون بربین جامہ خوشتر کیے ہوئے

آتا ہی سوے گلشن رضوان مرا حبیب — دیکھیگا ہر مکان کو جا جا کے وہ قریب
خوش ہوگا دیکھکر وہ مری قدرت عجیب — اوسکے قدم سے تو ہو مشرف خوشا نصیب

اندر جنان کے آئین جب سلطان محترم — غلمان و حور آنکھین ملین چوم لین قدم

اتنے میں پہنچے شاہِ اُمم خسروِ زماں
دیکھیں بہت لدی ہوئی پھولوں سے ڈالیاں
رکھا قدم جو شاہ نے تازہ ہوا جناں
پائی نئی بہار سے ہر شاخ گلفشاں

چلتی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کس بہار سے
ہوتا تھا تازہ قلبِ حزیں اس بہار سے

پرتو فگن ہوا جو رخِ پاک ایک بار
جب چشمِ حور جلوۂ شہ سے ہوئی دوچار
ہر سو دو چند ہو گئی گلزار میں بہار
بلبل کی طرح ہو گئی بیتاب و بیقرار

حوروں کو جب حضور کی صورت نظر پڑی
کہنے لگی تجلیِ قدرت نظر پڑی

جتنے تھے پھول رنگ خوشی کا جماتے تھے
غنچے تمام صلِّ علیٰ لب پہ لاتے تھے
پھولے نہ اپنے جامۂ تن میں سماتے تھے
جتنے تھے برگ گوہرِ شبنم لٹاتے تھے

فوارے نہروں کے تھے برابر تلے ہوئے
ہر ایک قصر کے تھے دریچے کھلے ہوئے

نرگس کو نور دیکھ کے حیرت سوا ہوئی
دیکھا جو چہرہ گل کی نزاکت سوا ہوئی
نہرِ رواں کی اور لطافت سوا ہوئی
نسرین و نسترن میں بھی نکہت سوا ہوئی

جتنے تھے مصطفےٰ کے قدم چومنے لگے
شادی سے پھول ڈالیوں میں جھومنے لگے

جنت کو دیکھکر جو پھرے سو در زبان	دوزخ کی آگ پانی نہایت شرر فشان
دیکھا طرح طرح کا عذاب اوسکے درمیان	تشریف لائے پھر شہ دین جانب مکان

زنجیر در مین تھا وہی جنبش کا سلسلا
گرمی وہی تھی بستر راحت پہ بر ملا

اثیم خستہ کو طول نہ دے حق سے کر دعا	مان باپ میرے اور اعزا و اقربا
استاد و خاندان و احباب و آشنا	ان سب کو بخشنا تو پے ذات مصطفے
والمین سوا تیرے نہ کبھی جا بغیر ہو	ایمان کے ساتھ خاتمہ سبکا بخیر ہو

تقاریظ و قطعات تاریخ ترتیب و طبع دیوان ہذا

از طبع عالی رشک ہلالی و جلالی عالم با عمل شاعر بے بدل استاد یگانہ یکتائے زمانہ ناظم و ناثر بے نظیر حضرت منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد جناب والا خطاب حاجی حرمین شریفین نواب کلب علیخان بہادر

مرحوم مغفور والی ریاست دار السرور رامپور

حضرت کی مدح مین جو کیا ہے رقم اثیم	مطبوع خاص و عام ہو دیوان حضور کا
ہاتف سے سال طبع جو پوچھا امیر نے	بولا کلام نعت شہنشاہ کا چھپا

۱۳۰۴ ھ

از افکار عالی وقار جہاندیدہ روزگار شاعر نازک خیال عدیم المثال

مشہور زمانہ مجدد رنگ عاشقانہ جناب نواب محمد مرزا خان صاحب داغ دہلوی

ہو گیا ہے جناب آثم سے
داغ کیا اہتمام نعت شریف
ہے یہ تاریخ طبع کا مصراع
جان دل ہے کلام نعت شریف
۱۳۱۲ھ

از علامۂ زمان فہامۂ دوران شہسوار عرصۂ فصاحت یکہ تاز میدان بلاغت جناب نواب حافظ مولوی عبدالعزیز خان صاحب عزیز وکیل عدالت ضلع علیگڈھ

شاعر نامی حضور احمد چو کرد
جمع دیوانے بمضمون لطیف
بہر سال طبع او طبع عزیز
گفت یک مجموعۂ نعت شریف
۱۳۱۲ھ

از شاعر لا ثانی فخر انوری و خاقانی محقق زمان معجز بیان جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز متوطن حافظ آباد عرف سیلی پھیت

ای حضور احمد من باد ترا
بہرہ یابی بحضور احمد
بہر دیوان تو گفتم تاریخ
بہرہ یابی بحضور احمد
۱۳۱۲ھ

از جناب شاعر عالی فکر فخر زمان مولوی حکیم عنایت اللہ خان صاحب قیس متوطن علیگڈھ

خوش رقم این نسخۂ رنگین سواد
ریختہ از خامۂ عنبر فشان
مشتمل نعت رسول زمن
فخر جہان خاتم پیغمبران

سہرو نقش چمن گل نو تازہ رنگ — غیرت آرایش باغ جنان

نزہت و سیر لبے مضمون تر — ساختہ در جدولش آب روان

جلوۂ نیرنگ سواد و بیاض — رونق ہنگامۂ چشم بتان

لفظ و حروفش بصد اول نشین — رنگ معانی بدادل نشان

سلسلہ انگیز طراز سخن — مرسلہ آویز گلوے بیان

رنگ فروز دل اہل ہنر — مصقلۂ خاطر لطیفانیان

یافت چو ترتیب بہ آئین نیک — خواستہ تاریخ دل طالبان

قیس رقم کرد خوشا مصرعے — طبع شدہ نعت رسول زمان

۴ ۱۳ھ

از نازک خیال شیرین مقال جناب میر اکبر علیصاحب تمیز تلمیذ با تمیز نواب عاشور علیخان مرحوم لکھنوی

دیوان کہا نعت مین کیا کام کیا ہے — سچ یہ ہے حضور آپنے خالق کی خوشی کی

تھی فکر کہ دیوان کی تاریخ ہو مرقوم — اور دھیان تھا یہ بھی کہ نہو ایسی کسی کی

ہاتف نے کہا کان مین کہدے یہ تمیز اب — مقبول ہے کل پیش خدا مدح نبی کی

۴ ۱۳ھ

از شاعر خوش بیان شیرین زبان جناب منشی امداد حسین صاحب شوق بریلوی ابن شیخ محمد بخش صاحب سبا و رسیر محکمہ کلکٹری کپتانی

آگرہ شاگرد جناب استاذی مکرمی حضرت ہوش یمین بریلی مدظلہ العالی

کیا ہی آثم نے باغ عالم مین	گل نعت نبی کھلایا ہی
حق تو یہ ہی طفیل حضرت ہوش	تازہ اس گل نے رنگ پایا ہی
بندش صاف سے ہی آئینہ	گل خورشید اسکا سایا ہی
اور رنگینی مضامین نے	لطف فردوس کا دکھایا ہی
پھر تاریخ شوق آثم سے	کہدے مرآت خلد پایا ہی
	۱۳ھ

از فصیح زمن جناب مولوی محمد حسن رضا خان صاحب حسن

بریلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

ہی یہ دیوان اوسکی مدحت مین	جسکی ہر بات ہی خدا کو قبول
جسکے قبضے مین دو جہان کا ملک	جسکے بندے ہین تاجدار شمول
جسپہ قربان جنان جنان کے چمن	جسپہ پیارا خدا خدا کے رسول
جسکے صدقے مین اہل ایمان پر	ہر گھڑی رحمت خدا کا نزول
ق جسکی سرکار قاضی حاجات	جسکا دربار معطی مامول
یہ ضیائین اوسکے دم کی ہین	یہ سخائین اوسیکی ہین معمول
دن کو ملتا ہی روشنی کا چراغ	شب کو کھلتا ہی چاندنی کا پھول

اوسکے در سے ملے گدا کو بھیک … اوسکے گھر سے ملے دعا کو قبول
ای حسن کیا حسن ہی مصرع سال … باغ اسلام کے کھلے کیا پھول
۱۳ھ

دیگر

آثم نے نعت مین وہ دیوان کیا مرتب … ہر شعر جسمین ہی اک دیوان کا خلاصہ
کلک حسن نے اوسکی تاریخ یون سنائی … وصف نبی رب ہی ایمان کا خلاصہ
۱۳ھ

از شاعر خوش فکر جناب میرزا رستم بیگ صاحب قیصر خلف الصدق
مرزا عباس بیگ صاحب ناظر بریلوی شاگرد جناب عزیز حسین بریلی

کردیا حسان کو محجوب آپنے … مدح لکھی ہی خوش اسلوب آپنے
یون کہا ہاتف نے قیصر وقت فکر … نعت لکھی بے بدل خوب آپنے
۱۳ھ

حافظ خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل عدالت ضلع پیلی بھیت
شاگرد جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز حافظ آبادی

دیوان ہی یہ دلیل بخشش … آثم کو ہی کفیل بخشش
تاریخ اگر ہی اسکی لکھنا … حافظ لکھو سبیل بخشش
۱۳ھ

از فکر صائب جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید ساکن کرت پور
ضلع بجنور ملازم محکمہ فوجداری علی گڑھ

حضور احمد خدا حافظ تمھارا
تمھارا ہر سخن ہی دل کو مرغوب

یہ دیوان نعت کا ہی سبکو مطبوع
ہوا مطبوع بھی کتنا خوش اسلوب

سناتا ہی مجید اب طبع کا سال
لکھی ہی نعت احمد واہ کیا خوب

۱۳ ھ

از نتائج فکر عالی جناب محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز دہلوی خلف الصدق غلام رسول خان مرحوم تلمیذ داغ دہلوی

تخلص آپکا آثم حضور احمد نام
اور آپکے پدر نامور ہین جعفر خان

بیان خلق و محبت کا کسطرح مین کرون
جو مل گئے تو مجھے لگتے ہی وہ شادان

لکیون ہو عقل سا اور انکی فکر بلند
جناب ہین کے شاگرد ہین وہ عالی شان

کہا جو نعت کا دیوان تو مجھے ہاتف نے
کہا کہ ماؔدہ وہ کہئے جو ورد زبان

کہا یہ مصرع تاریخ پھر تو مین نے عزیز
چھپا ہی نعتیہ دیوان یہ گہر افشان

۱۳ ھ

از شاعر خوش فکر جناب مولوی سید حسین صاحب مراد آبادی وکیل عدالت شاگرد جناب داغ دہلوی

مجھے کسطرح غل نہ حصل سے ملے کا
چھپا نعت مین ہی یہ دیوان عجائب

ہوئی فکر تاریخ مجکو جو سید
نہ آئی لکھے کلام غرایب

۱۳ ھ

از نازک خیال شیرین مقال جناب محمد سعادت یار خانصاحب

عاشق بریلوی تلمیذ باتمیز مرزا عباس بیگ نادر مرحوم و حضرت ہوش رئیس بریلی

شد طبع چو دیوان رقم کردۂ آثم
در سلسلۂ نظم دُرِ نعت بسفتہ

عاشق پئے تاریخ چو بے پاست مسیحا
در عیسوی سن گو چمن نظم شگفتہ

ایضا در سنہ ہجری

لکھا آثم نے جو یہ دیوان نعت
فکر ہی کس سے اوسے تشبیہ دون

ولین ہی عاشق پئے تاریخ طبع
بوستان شاعری اوسکو لکھون
۱۳ھ

از طبع عالی منشی شمشاد علیخان حقیر تاجر متوطن کلکتہ شاگرد مصنف

وہ کیا دیوان آثم نے تمام
سیر جسکی اہل دل کا چین ہی

فیض پایا ہی جناب ہوش سے
خوب نعت قبلۂ دارین ہی

لکھدے بہر سال یہ مصرع حقیر
وارث عالم شہ کونین ہی
۱۳ھ

از طبع عالی جناب منشی تفضل حسین صاحب راغب بریلوی

کیا جب نظم وصف سید ابرار آثم نے
جہاں مین شور اوٹھا ہر طرف اللہ اکبر کا

بڑھی رغبت سے یہ سال طبع لکھا کلک راغب نے
عجب دیوان یہ موزون ہوا ہی نعت کوثر کا
۱۳ھ

ایضا

چو نعت احمدی از فکر آثم | مرتب ہمدرین ایام گردید
برای سال طبع از شوق رہ عیب | بگو مشتاق خاص و عام گردید
۱۳۱۴

از سخنور والا گہر ذکی الطبع جناب شیخ محمد حسن صاحب ضبط ساکن قصبۂ کانٹ ضلع شاہجہانپور شاگرد جناب نواب حکیم محمد اسمعیل خانصاحب فصیح رئیس بلی

ہو گیا خلق مین مشہور کلام آثم | نعت گوئی سے بڑھا رتبہ و نام آثم
واہ ری طبع رسا واہ رے مضمون بلند | شاعری تنگی ہی ہو ایک غلام آثم
نعت وہ نعت کہ جس نعت کا کیا کہنا ہی | آئین حسّان یہان بہر سلام آثم
ضبط اس نظم کا جب لطف ملے پائے تو آپ | گل جنّت سے سوا ہی یہ کلام آثم
۱۳ھ

از شاعر خوش فکر محمد واحد یار خانصاحب صادق تلمیذ جناب محمد سعادت یار خانصاحب عاشق بریلوی من زمرۂ تلامذۂ حضرت ہوش رئیس بریلی

خوب آثم کا چھپ گیا دیوان | جسکا صادق ہی چار سو شہرا
جسم جنت کا سے لیکے لکھ تاریخ | کیا ہی دیوان بے نظیر ہوا
۱۳ھ

از فکر عالی محمد مظفر علیخانصاحب فیض شاگرد جناب قیصر بریلوی

نہیں کچھ بھی آثم کو خوف گناہ	کہ ہو نعت فردوس آگے کی راہ
کہا فیض ہاتف نے ہنگام فکر	لکھی نعت احمد ہے کیا خوب واہ ۱۲ھ

چکیدۂ قلم اعجاز رقم جناب فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری
شاگرد رشید جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

ہوں عاشق دیوانہ جو محبوب خدا کا	غل نالۂ زنجیر میں ہے صل علےٰ کا

صبح کا سہانا وقت ہے افق پر ہلکی ہلکی سفیدی پھیلی ہوئی نظر آتی ہے تارے چھپتے چلے ہیں شمعیں جھلملا رہی ہیں جدھر دیکھو نور کا عالم ہے ہر شجر پر تجلی طور کا عالم ہے دریا صافی کی طرح نشۂ محبت میں لہریں لے رہا ہے اشجار کا صوفیوں کی طرح حال وجد میں جھومنا عجب کیفیت دے رہا ہے گلشن پر جوبن پھٹا پڑتا ہے ہر طرف ایک نئی بہار ہے باد صبا عجب نزاکت و دل فریبی کے ساتھ روشوں پر اٹکھیلیاں کرتی پھرتی ہے پھولوں کی لہک خوشبوؤں کی مہک مشام جان کو معطر کر رہی ہے غنچے چٹک چٹک کر شادیانے بجا رہے ہیں مرغان چمن خوش ہو ہو کر مبارکباد گا رہے ہیں طوطی کے دلاویز نغمے بلبل کے فرحت انگیز ترانے دلوں کو بیچین کیے دیتے ہیں رنج والم دنیا سے مفقود ہے سامان عیش و عشرت ہر جگہ موجود ہاں آج خمخانۂ سخن کے متوالو عشق نبی میں نالے کرنے والو مژدہ ہو آج وہ شاہد مراد جسکی آمد جان نواز

کے لیے تم چشم براہ وگوش برآواز تھے جسکی تمکو مدت سے تمنا تھی جسکے تم برسون سے خواستگار وطلبگار تھے جلوہ گر ہونے والا ہی یعنی دیوان فصاحت عنوان جناب حافظ مولوی حضور احمد خان صاحب متخلص بہ آثم بریلوی شاگرد جناب مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب ہوش رئیس بریلی کا جو نعت سرور کائنات علیہ الصلوات مین ہی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر تمہاری آنکھون مین روشنی بڑھائیگا سبحان اللہ دیوان ہی یا فصاحت کی جان دیوان ہی یا بلاغت کا ایمان دیوان ہی یا متانت کا خزینہ دیوان ہی یا رزانت کا گنجینہ الحق کہ جسطرح زبانین مدح ممدوح باری مین عاری ہین اسیطرح وصف موصوف کے اوصاف مین عاجز و مجبور فیروز حضرت خالق مین بتوسل جناب مخبر صادق دعا کرو الٰہا بادشاہا جبتک زمین پر آسمان آسمان پر چاند تارے چاند تارون مین روشنی جلوہ گر رہے یہ دیوان مقبول خاص وعام ہو مولف و راقم سطور کا نیک انجام ہو آمین آمین آمین تاریخ

حضور احمد آثم نے وہ کہا دیوان — کہ جسکی وجہ سے دنیا مین نام آثم ہی
جو فکر سال ہوئی غیب سے ندا آئی — کلید گنج سخا وہیت کلام آثم ہی
۱۳

از نتائج طبع عالی جناب سید واجد علی صاحب واجد خلف الصدق سید اولاد علی مرحوم متوطن قدیم لکھنؤ حال ساکن اورنگ آباد ضلع بلندشہر تلمیذ حضرت ہوش رئیس بریلی

وہ دامن خیال پہ رنگ بہار ہی — جسکا فضا ہی گلشن رضوان کو خار ہی

ہزار بلبل خامہ چمن حمد نخل بند باغ عالم اور گلشن نعت گل گلزار رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم مین ترانہ سنجی کا رنگ جمائے لیکن غنچہ مراد ہزار شگفتگی پر
نہ آسکے یہ خار صحراے جہالت یعنی واجد علی ابن سید اولاد علی مرحوم
لکھنوی تو ایک ضعیف البیان ہو کیا حقیقت ہو اس مقام پر بے فروغ
ہر ایک کا حسن بیان قابل مذمت ہو کیا مین کیا میری بساط جب کچھ رنگ نہ جما
تو نئی لہر آئی سودے نظم طبیعت مائل پائی استاد کی تلاش مین ہر طرف
وجوانب کی سیر کی میزان چشم انصاف سے ہر ایک کی جنس استعداد
بخوبی تول لی حسب اتفاق شہر بریلی مین جسکی شان مین کسی نے کہا ہو شعر

لکھنؤ شرق غرب دہلی ہو	دونون شہرون کا دل بریلی ہو

وارد ہوا اور بے بخت سے استاد زمانہ سخنور یگانہ ارسطوے دوران علامۂ
جہان ناظم و ناثر با جوش و خروش حضرت مولوی حکیم نواب زادہ احمد خان
صاحب ہوش نبیرۂ مکرم الدولہ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر
نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ ارشد تلامذۂ جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک
منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی خدمت
فیض درجت مین پہونچا سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ جمیع صفات
ظاہری و باطنی مین ادا کرکے یہ زبان پر لایا ع الحمد ہر آن چیز کہ خاطر
میخواست ❊ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید ❊ پھر تو بے تامل سر عقیدت
[illegible] و یا لیس اوسوقت تک بکا تھا ملاحظے مین لایا حضرت
[illegible] نے حال زار پر عنایت فرمائی مربیانہ شفقت فرما کر ہر طرح عزت بخشی

پھر تو گاہ گاہ اورنگ آباد ضلع بلند شہر سے حاضر ہو کر خرمن فیض سے
خوشہ اور خوان کرم سے توشہ پاتا رہا۔ بے تکلّفی نظم و نثر کی مشق بڑھاتا رہا ان
روز ون جو آیا عجب باغ شگفتہ پایا جسکے ہر گل کے پتے پتے سے ہوا اے
خوش اسلوب آتی تھی بے تکلف غنچۂ خاطر کھلاتی تھی چشم غور سے جو دیکھا
تو معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہ چمن کیا ہے ایک نعت کا دیوان ہے قدسیون
کی جان اہل دل کا ایمان ہے مضامین تازہ انوکھی بہار دکھاتے ہین لحاظ
نعت شریف ہزارہا گلہاے فردوس شگفتہ نظر آتے ہین نشستِ الفاظ و شوکتِ
معانی خیال ہلالی کو موزون اور حسن بندش بیت جمالی کو مفتون کر رہی ہے
تشنگی آبِ کوثر کا دم بھر رہی ہے مصنف کریم الاشفاق عمیم الاخلاق خندہ رو
خوش خو نازک خیال شیرین مقال مولوی حافظ حضور احمد خانصاحب
آثم ابن حاجی حرمین شریفین حافظ محمد جعفر خانصاحب تاجر اعلیٰ
بریلوی شاگرد استادی حضرت ممدوح الصدر نظر آئے پھر تو وسعتِ دلمین کچھ بی شادمانی
نے پاؤن پھیلائے سال ترتیب دیوان کا خیال آیا ہاتف غیبی نے یہ قطعہ سنایا

کیا ہی دیوان لکھا ہے آثم نے	روح کی جو غذا ہے اے واجد
سال پوچھے جو کوئی تو کہدے	کیا ہی لذت فزا ہے اے واجد ۱۳ھ

تاریخ طبع از نتائج فکر سید سخندان جناب حافظ محمد ابو سعید خانصاحب سعید سلمہ اللہ تعالیٰ

زہی شد طبع این دیوان مصفا	تو گوئی گوہر شہوار نعت ست
ہمہ مضمون او از تازہ بندش	بہار گلشن جنان نعت ست
چرا از سر نہ چشم ناظرین را	سواد سرمۂ دیدار نعت ست

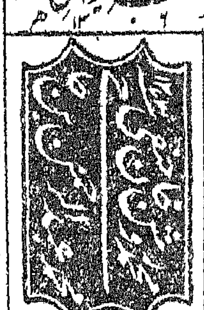
ز ذوقِ معنیِ شیرین بیانی	زبان را لذتِ گفتارِ نعت ست
سعید از بہرِ سالِ انطباعش	بگو بوسے گلِ گلزارِ نعت ست ۱۳ ھ

ایضاً از نتائج طبع گرامی مولوی محمد عبد العلیم صاحب آسی آروی مہتمم مطبع نظامی

بحمد اللہ کیا دیوان چھپا ہی نعتِ حضرت مین	ہو جسکی نظم پر دیوانہ دل ہر اک ناظم کا
نہ کیونکر اسپہ ہو دیوانہ ہر دل بلکہ پروانہ	بیان ہو شمع سان ہر شوق مضمون ہی مراتم کا
سبب دو ہین خفیف اسمین تو ایک آیا وتد مجموع	دوبالا ہو گیا لطفِ ہزج اس بحرِ سالم کا
نہان تاثیرِ اکسیر اسکی ہی ہر نورِ معنی مین	عیان ہو نارِ مین جیسے اثر سیماب قائم کا
نہین دیکھا کلام ایسا کسیکا نعتِ حضرت مین	نہ شاعر کا نہ ناثر کا نہ منشی کا نہ عالم کا
دلِ افسردہ ہست نہ کیون ہو مثلِ گل خندان	چلے لیکے شفاعت ہو اک جھو کا نسائم کا
جب آنحضرت ازل اہنی شفاعت کے لیے آئے دون	تو پھر کیا خوف ہو ہمکو قیامت مین مآثم کا
چھپا نعتِ حضورِ احمد مین دیوانِ حضورِ احمد	یہ ہو احسن نتیجہ حسنِ فکرِ طبعِ ناظم کا
وہی ہو سال چھپنے کا جو از روحساب آئے	کہو آسی چھپا کیا خوب ہو دیوان آثم کا ۱۳ ھ

ایضاً از طبع عاجز کلیل الخاطر محمد عبد الرحمن خان شاکر

بخلبندِ کن فکان کے فضل سے	کیا ہی یہ پھولا پھلا بستانِ نعت
طبع کا سن ہے تکلف صاف صاف	کہدو شاکر نسخہ دیوانِ نعت ۱۳ ھ



مع مہر و دستخط مہتمم مطبع

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی کانپور مین چھپی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

اشتہار

عاجز

حافظ حضور احمد متخلص بہ آثم ساکن

شہر بریلی مصنف دیوان ہذا بخدمت جمیع

صاحبان مطبع التماس کرتا ہے کہ یہ دیوان منشی مطبع نظامی

مین طبع کرایا ہے کوئی صاحب بدون اجازت عاجز کے

قصد طبع کا نہ کرین و بجائے نفع نقصان نہ اوٹھاوین

جن حضرات کو خواہش ہو عاجز سے طلب کرین ویا مطبع نظامی

کانپور سے پتہ میرا یہ ہے شہر بریلی محلہ ملوک پور متصل

مکان

بہادر سنگھ صراف

قیمت ۸